فیصلہ

مورخہ ۲۳- جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۹۴ سنہ عیسوی

پمفلٹ کے معاملات پر

جسکو

حسب الحکم حضور پرنور سرکار عالیہ

یعنے

ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دامت سلطنتہا کرون آف انڈیا-

جی- سی- ایس- آئی- سی- آئی-

کُھلی ہوئی عدالت مین تحقیقات کامل کے بعد

ہز اکسلنسی محمد سید امتیاز علی خان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال نے صادر فرمایا

اور سرکار عالیہ نے بعد منظوری حکم طبع کا صادر فرمایا معہ مسل کی

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قائد علیخان صوفی کی اہتمام سے طبع ہوا

فہرست کاغذات فیصلہ

تمت بالخیر

فیصلہ

مورخہ ۲۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۹۴ عیسوی

پمفلٹ کے معاملات پر

جسکو

حسب الحکم حضور پُرنور سرکار عالیہ

یعنے

ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دامت سلطنتہا کرون آف انڈیا۔

جی - سی - ایس - آئی - سی - آئی -

کھلی ہوئی عدالت مین تحقیقات کامل کے بعد

ہز اکسلنسی محمد سید امتیاز علی خان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال نی صادر فرمایا

اور سرکار عالیہ نے بعد منظوری حکم طبع کا صادر فرمایا معہ مسل کی

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

روبکار اجلاس ہز اکسلنسی سید محمد امتیاز علیخان صاحب بہادر وزیر ریاستِ بھوپال

مورخہ ۱۳ جمادی الاولی ۱۳۱۱ ہجری قدسی

آجکل ایک پمفلٹ زبان انگریزی و اُردو مین چھپکر کسی مطبع سے شائع ہوا ہے جسمین مطبع کا نام مندرج نہین ۔ بجائے نام کاتب کے ضیاء الحق لکھا ہے ۔ اِس پمفلٹ مین بعض معزز اہلکارانِ ریاست بھوپال کی نسبت مختلف قسم کے الزامات و شکایات درج کیئے گئے ہین ۔ اور بعض اہلکارانِ ریاست کے نام بزمرۂ شاہدان و گواہان شکایات کے تحریر کیئے گئے ہین جس سے بادی النظری ملاحظہ مین اشخاص ناواقف کو یہ احتمال پیدا ہوسکتا ہے کہ شاید شکایات مندرجہ پمفلٹ کی کچھ اصلیت ہو ۔ اِسواسطے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِسکی ہم خود اپنے اجلاس مین علی رؤس الاشہاد تحقیقات عاملانہ کرین اور جن گواہون کے اسمین نام درج ہین اُنکے اظہارات بغرضِ انکشافِ حقیقت ہم خود قلمبند کرین اور علاوہ اُن گواہون کے اور بھی بعض اشخاص کے اظہارات ضروری لین ۔ اور ضیاء الحق نیز اون اشخاص کو جو شرکاء ضیاء الحق یا بانی مبانی تحریر و طبع پمفلٹ کے ہون یا کسی قسم کی شکایت رکھتے ہون جو درج پمفلٹ ہوئی ہین اُن سب کو موقع پیش کرنے وجہ ثبوت و شہادت و حاضری اجلاس کا دین لہذا

حکم ہے

کہ مسودہ اشتہار کا جو انگریزی مین مرتّب کیا گیا ہے بذریعہ ڈاکٹ انگریزی خدمت مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کے بھیجکر التماس کیا جائے کہ یہ اشتہار ۔ پایونیر ۔ و بمبئی ٹائمس و اسٹیٹ مین

و دیگر مشہور و معزز اخبارات مین جنکو صاحب بہادر موصوف مناسب سمجھین چھپوا کر اشتہار دیا جاے۔ کہ ضیاء الحق یا جو کوئی شخص مضامین مندرجہ پمفلٹ کے متعلق کچھ ثبوت دینا چاہے تو وہ بغیر کسی پس و پیش کے ہماری اجلاس مین حاضر ہو کر ثبوت پیش کرے۔

تاریخ اس اجلاس تحقیقات کی نہم ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء سے پانزدہم ماہ مذکور تک مقرر کیجاتی ہے۔ اس زمانہ مین روزانہ اجلاس بغرض اس تحقیقات کے ہوگا۔ اور اگر اس مدت مین تحقیقات ختم نہوگی تو اسکے بعد بھی تا اختتام تحقیقات مسلسل کارروائی جاری رہے گی۔ جس شخص کو کچھ ثبوت پیش کرنا ہو تواریخ مصرحہ صدر مین حاضر ہو۔ اور اطلاعنامجات بنام گواہان مندرجہ پمفلٹ جاری ہون کہ وہ لوگ تواریخ مصرحہ بالا پر ہماری اجلاس مین حاضر ہو کر شہادت ادا کرین اور علاوہ گواہان مندرجہ پمفلٹ کے اشخاص مفصلہ ذیل کو بھی باضابطہ اطلاع دیجاسے کہ وہ ہماری اجلاس مین حاضر ہو کر شہادت نسبت امور مستفسرہ کے ادا کرین۔

سیٹھ چھنی لعل صاحب خزانچی ریاست بھوپال	عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم
فیاض حسین خان برادرزادہ منشی صاحب مرحوم	منشی نعیم خان برادرزادہ منشی صاحب مرحوم

منشی بشیر الدین تحصیلدار شاہگنج۔

اور سواے گواہان مذکورین کے اثناء تحقیقات مین ضرورت جن اشخاص کی شہادت لینے کی پیش آیگی اونکے نام اطلاعنامجات جاری ہو کر وہ لوگ بھی طلب کیے جائین گے۔ اصل روبکار دفتر مین رہے احکام تعمیلی جاری ہون فقط مورخہ صدر۔

———— ٠)*(٠ ————

از محکمہ وزارت بھوپال

—— ✻ ——

اعلان

ایک پمفلٹ بھوپال اسٹیٹ کے متعلق انگریزی و اُردو مین ضیاءالحق کے نام سے شائع ہوا ہے
جسمین مرزا عنایت علی بیگ اور مرزا افضال علی بیگ و نیز ہمارے بعض ماتحت افسران پر مختلف
قسم کے چند الزامات قایم کیے گئے ہین - پمفلٹ پر مطبع کا نام جسمین وہ چھپا ہے درج نہین ہے اور
یہ سمجھنا مشکل ہے کہ آیا ضیاءالحق کوئی صحیح نام ہے یا فرضی ہے - پمفلٹ مین بعض گواہون کے نام بھی
درج کیے گئے ہین - جنسے دیکھنے والے کو شبہے پیدا ہوسکتے ہین - ان تمام باتون پر غور کرکے ہمنے
تحقیقات کا قصد کیا ہے اور جو نام معزز گواہون کے درج پمفلٹ ہین اُنکی شہادتین ہم کھُلی عدالت
مین لینگے - اِس اعلان کے ذریعہ سے اِس بات کی عام اطلاع دیجاتی ہے کہ ضیاءالحق یا کوئی شخص
جسکو کچھ ثبوت دینا ہو وہ بغیر کسی پس وپیش کے ۱۰ - دسمبر سے ۱۵ - دسمبر تک ہمارے اجلاس پر
حاضر ہوکر ثبوت پیش کرے - اگر ۱۵ - دسمبر تک کُل شہادت ختم نہو جائیگی تو بعد ۱۵ - دسمبر کے بھی
تا اختتام شہادت مسلسل کے کارروائی جاری رہیگی - یہ تحقیقات عالمانہ ہوگی اور درصورتیکہ کسی شخص
کی نسبت ایسا ثبوت بہم پہنچیگا کہ بادی النظر مین مقدمہ قایم کرنے کی ضرورت ہو تو مقدمہ عدالتانہ
تحقیقات وانفصال کے واسطے سپرد فوجداری کردیا جائیگا تاکہ بمقابلہ مدعا علیہ کے کارروائی ضابطہ
عمل مین آئے - فقط

آغاز کارروائی اظہارات

اظہار منشی محمد مقصود علیخان معین صدر المہام

نمبر (۱) مقصود علیخان ولد محمد ولی خان قوم پٹھان بارک زئی متوطن شاہجہان پور ممالک مغربی وشمالی عمر تخمیناً ۵۸ سال پیشہ نوکری - مین ۱۶ - سال سے ملازم ریاست بھوپال کا ہون - ابتداے زمانہ مین ملازمت انگریزی کی پھر ریاست گوالیار مین نوکری کی - اس ریاست مین پہلے نائب ناظم مقرر رہا پھر ریلوے مجسٹریٹ مقرر رہا پھر نیابت نظامت پر واپس ہوا پھر کوتوال خاص شہر بھوپال کا مقرر ہوا پھر مجسٹریٹ شہر بھوپال مقرر رہا بعد اُسکے قایم مقام معین صدر المہام مقرر رہا پھر مستقل عہدہ نظامت اشٹہ پر کیا گیا نظامت کا عہدہ مساوی کلکٹر مجسٹریٹ ضلع ممالک انگریزی کے اختیار مین ہوتا ہے اوس عہدہ پر ۵ سال تک رہا اب ڈیڑھ سال سے عہدہ معین صدر المہامی وصدر الصدوری پر جسمین اختیارات اسسٹنٹ سول وسشن جج کے برتے جاتے ہین مستقل مقرر ہون -

مین مرزا عنایت علی بیگ و مرزا افضال علی بیگ کو جانتا ہون جب سے اس ملک مین آیا ہون اُسی قریب زمانہ سے - مین نے ذاتی علم سے کوئی برائی اونکی نہین جانی نہ کسی معتبر شخص کی زبانی جسکا بیان مین قابل اعتبار سمجھتا کوئی بات اُنکی برائی کی سُنی نہ میرے اوپر کسی مقدمہ مین دباؤ ناجائز مرزایان نے ڈالا کہ کوئی مقدمہ حسب منشاء اونکے مین ناجائز طور پر فیصلہ کرون -

میرے اجلاس مین ایک مقدمہ گنپت سنگھ کا پیش ہوا جو مفروری گنپت سنگھ کا حراست جائز سے تھا

جبکہ وہ بحکم ناظم صاحب ضلع مشرق حراست مین تھا اور حراست سے بھاگ کر پھر گرفتار ہو کر میری اجلاس مین چالان ہوا تھا مین نے بہ ثبوت جرم گنپت سنگہ کو قید چھ ماہ کی دی دوسرا مقدمہ گنپت سنگہ قیدی کا میرے اجلاس سے فیصلہ ہوا جسمین قیدی مذکور نے بنا راضی فیصلہ نظامت مشرق اپیل کیا تھا ناظم صاحب نے قیدی کو دو برس میعاد قید کی سزا دی تھی اور مین نے وہ سزا بحال رکھی دونون مثلین موجود ہین - مقدمہ جسمین دو برس کی سزا ے قید گنپت سنگہ کو ناظم صاحب ضلع نے دی اور مین نے سزا بحال رکھی - یہ تھا کہ گنپت سنگہ نے مخبری کی کہ مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی پسر مرزا عنایت علی بیگ نے ایک شخص کو قتل کرڈالا ہے اور بروقت تحقیقات مطلق ثبوت پیش نکر سکا اور جن لوگونکا واقف ہونا مخبری سے گنپت سنگہ کی پایا جاتا تھا اونکے بھی اظہارات ناظم صاحب نے تحریر کیئے تھے مگر کچھ ثبوت نہ ہوا بلکہ اُن لوگون نے خلاف گنپت سنگہ کے بیان کیا تھا اسوجہ سے آخرکار گنپت سنگہ مجرم جھوٹھی خبر دینے ایسے جرم کا قرار پایا جسکی سزا بحالت سچ ہونیکے موت ہوسکتی تھی اوسپر دو سالہ قید کی سزا گنپت سنگہ کو دیگئی - اِس مقدمہ کے سوا اور کوئی مقدمہ مجھکو معلوم نہین ہے جسمین الزام قتل کا دونون مرزا یا آنکی اولاد پر لگا یا گیا ہو مجھکو یاد نہین ہے کہ اِس مقدمہ مین علاوہ ایک الزام کے اور بھی الزامات شجاعت علی بیگ یا دیگر مرزایان پر گنپت سنگہ نے بیان کیئے تھے یا نہین مثل موجود ہو ملاحظہ کیجائے -

مین جب ناظم ضلع مغرب تھا جسکا صدر مقام آشٹہ ہے منشی فصیح الدین صاحب بہادر مہتمم بندوبست اُس ضلع کا بندوبست کرتے تھے دو پرگنون کا یعنی آشٹہ و جاورکا بندوبست خاص مقام آشٹہ مین ٹھہر کر کیا تھا نرخ اراضی کا تصفیہ مین نے بشمول دیگر معتبرین و عہدہ داران ضلع و ہر دو پرگنہ کیا تھا جسمین علاوہ میرے او مہتمم بندوبست صاحب کے تحصیلداران و مہاجنان و مستاجران

وقانون گویان محال وجاگیرداران وکاشتکاران معتبر شامل تھے بطور پنچایت کے تجویز ہوئی تھی مطابق اُسکے پٹہ جات تقسیم ہوئے تھے پٹون پر میرے بھی دستخط ہوئے تھے - یہ پٹہ جات آسامی وار تھے بحساب کل پرگنون کے بمقابلہ جمع کمپاسی بندوبست بیست سالہ سابق حال کی جمع کم تجویز کیگئی تھی لیکن مجھسے صدر مقام آشٹہ مین یا دورہ پر کسی متنفس نے نہین بیان کیا کہ مہتمم بندوبست نے کوئی روپیہ رشوت مین لیا ہو نہ کوئی عرضی شکایت رشوت ستانی محکمہ بندوبست کی میرے اجلاس مین گذری -

سوال - کسی تحصیلدار نے آپسے بیان کیا یا دوسری طرح آپکو یہ علم حاصل ہوا کہ جس تحصیلدار کی ترقی تنخواہ ہوئی اوسنے ایک ہزار روپیہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو دیا ہے -

جواب - نہ مجھسے کسی تحصیلدار نے بیان کیا نہ مجھکو عام یا خاص طور پر ایسا علم حاصل ہوا کہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو ایک ہزار روپیہ بابت ترقی تنخواہ کسی تحصیلدار کے دیا گیا -

سوال - مستاجران ضلع مغرب مین سے کسی شخص نے جو مستاجری پر بحال رہا آپسے بیان کیا کہ اُسنے پانسو روپیہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو دیا ہے تب بحال رہا یا آپکو اس بات کا علم دوسری طرح حاصل ہوا -

جواب - نہ مجھکو کسیطرح علم حاصل ہوا نہ کسی نے مجھسے ایسا بیان کیا -

سوال - جو مستاجر آشٹہ جاورہ وغیرہ کے آپکے ضلع مین نکالے گئے وہ کس علت مین نکالے گئے -

جواب - یا بوجہ باقیداری و نادہندی کے نکالے گئے یا بوجہ سنے تردی گانؤن کے جس سے سرکاری جمع گھٹتی تھی -

ضلع مین کوئی معاملہ ایسا نہین ہوا جسمین کوئی رشوت ستانی ہوئی ہو نہ کوئی مقدمہ کسی جاگیردار یا متمول یا رعایا کا ایسا ہوا جسمین کوئی موقع رشوت ستانی کا نظر آتا نہ مرزا یان کا کوئی تعلق کسی جنگل سے ہے ۱۸ - ۱۹ غیر متعلق میرے ماتحتون کی بھی ترقیان ہوئین اور میری بھی ترقی ہوئی لیکن نہ مرزا یان کو نہ نائب وزیر صاحب بہادر یال کو کچھ دیا گیا - ترقیان جو ہوئین وہ بعوض کارگزاری کے ہوئین - علی روس الاشہاد دربار عام مین بروقت پیش ہونے رپورٹ سالتمام کے جسکی کارگزاری اچھی دیکھی گئی اوسکو ترقی مطابق حیثیت کارگزاری کے ہوئی نہ کسیکی سفارش سے اور یہ ممکن نہین تھا کہ ترقی تحصیلداران کی کسی کی سفارش سے یا رشوت دیکر ہوتی اور مجھکو اپنے ضلع کے تحصیلدارون کے حال سے اطلاع نہوتی اسیطرح تھانہ دارون کی نسبت جو میرے ضلع مین ہین معلوم ہونا اصلیت کا ضرور تھا اگر کوئی تھانہ دار رشوت دیکر یا ناجائز سفارش سے ترقی یا انعام پاتا مجھکو معلوم ہوجانا لازم تھا مین کہہ سکتا ہون کہ اس قسم کی کوئی کارروائی نہین ہوئی مولوی بدرالحسن جو آپ منتظم پولیس ہین میرے ضلع مین ایکسال تک انسپکٹر ضلع رہے ہین اونکا چال چلن مینے اچھا پایا کبھی کوئی آدمی گرفتار ہوکر قید ہوا یا اُس سے رشوت لیگئی -

جواب - میرے ضلع مین تو کوئی ایسا معاملہ نہین ہوا نہ کوئی رشوت ستانی ہوئی فقط

العبد

دستخط محمد مقصود علیخان معین صدر المہام بقلم خود - مین نے پڑھ لیا

گواہ نے خود حرف بحرف پڑھکر تصدیق کیا اور اپنے دستخط میرے سامنے کردیئے - ۱۰ دسمبر ۱۸۹۳ء

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

یا بوجہ دینے اُس رقم کے بحال رہا ہے مجھکو ضرور ہی علم حاصل ہوتا اگر مرزایان کی جانب سے یا بنابت مال سے کوئی کارروائی ہوتی یا جس معاملہ مین کہ مینے حکم دیا ہے کوئی دباؤ خلاف ڈالاجاتا تو مین محکمہ وزارت یا سرکار عالیہ مین ضرور اطلاع کردیتا - نمبر ۲۶ قسط چہارم کا غلّہ بموجب حکم بنابت مال لیا گیا بہ نرخ بازار کسی پر سختی نہین ہوئی - میرے ضلع کے دیہات و محالات پرگنات مین کوئی تعیّن خریداری غلّہ کا مرزایان سے نہین پایا گیا - جب مرزا محمد علی بیگ خلف مرزا فضال علی بیگ تحصیلدار رایسین کے تھے تب جو غلہ بحیثیت تحصیلدار اُنکے ذریعہ سے خرید ہوا تھا اوسکی بھی کوئی شکایت نہوئی تھی رایسین صدر مقام نظامت و تحصیل کا ہے کوئی بات میرے علم سے خارج نہین رہ سکتی تھی دو روپیہ فی مانی کسر کا بیان بھی غلط ہے کیونکہ غلّہ لیا گیا غلّہ اسامیون کو دیا گیا یا کوٹھے سرکاری مین بھوپال بھیجا گیا اسیطرح مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی کی کارروائی بھی دربابِ خرید غلّہ کے ہین نے صاف پائی غلّہ لیا گیا اور غلّہ اسامیون کو دیا گیا پھر بلا کسر و بھاڑے کے واپس لیا گیا اور جو کوٹھے سرکاری مین بھیجا گیا وہ غلّہ برابر بھیجا گیا کوئی کسر باڑہی نہین لیگئی نہ نقد سے تبادلہ غلّہ مرحوم کا - نہ وہ متعلق میرے ضلع کے ہے نہ مین واقف ہون اور مقدمہ نمبر ۲ سے بھی ناواقف ہون - مقدمہ نمبر ۳ جاگیر چونوٹیا کا جو میرے ضلع کا ہے مین کہہ سکتا ہون کہ وہ صحیح نہین ہے - ابتک اُس جاگیر کا کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ کسی کو قبضہ دیا گیا ہے - جاگیر بوجہ وفات جاگیردار متوفی کے قرق و زیر انتظام سرکاری ہے اور نسبت ترتیب گرنٹ متعلقہ جنگل کے جو کارروائی عام ہوتی ہے بموجب قانون عام کے ہورہی ہے کوئی تخصیصی بات اُس جاگیر کے جنگل کیواسطے نہین ہوئی نمبر ۴ و ۵ متعلق میرے ضلع کے نہین ہے نمبر ۶ بھی دوسرے ضلع کا ہے اسیطرح نمبر ۷ و ۸ بھی غیر متعلق ہین اسیطرح نمبر ۱۶ تک غیر متعلق ہے نمبر ۱۷ نسبت عام جنگلون کے ہے - میرے

اونکے پاس تھا اونکو شجاعت علی بیگ نے باتفاق ولاور حسن ہندی نگار تحصیل مارڈالا اور مال و متاع سب چھین لیا۔ اور یہ بھی کہ ایک آدمی مرزا ندکور نے بحالت تحصیلداری اسلام نگر بھی مارڈالا تھا جب وقت تحقیقات ثبوت طلب کیا گیا تو کوئی ثبوت پیش نہین کیا سوداگرون کے نام بھی نہین بتا سکا بلکہ ایک واقعہ اوسنے بیان کیا کہ ایک عورت ہندی نگار ولاور حسین کے پاس تھی جب اوس سے لڑائی ہوئی تو وہ کہتی تھی کہ تمنے دو سوداگرون کو مارڈالا اور سب اسباب چھین لیا ہے مین مخبری کرونگی۔ مین راہ راہ جاتا تھا اور عورت اندر مکان کے بیان کرتی تھی مینے اسطرح پر یہ خبر قتل کی پائی ہے اور کچھ ثبوت نہین ہے۔

نسبت قتل پسر بہاری لعل کے تحقیقات مین جو اظہار خود بہاری لعل کا تحریر ہوا خود اوسنے بیان کیا کہ میرا لڑکا بیمار تھا بخار آتا تھا عارضہ بخار مین مرا ہے نہ کسی نے قتل کیا۔ ویگر واقفکاران و متعلقین سے دریافت کیا گیا تو بھی بعارضہ بخار مرنا ثابت ہوا۔ چونکہ یہ مخبری دروغ تھی اور نسبت ایک سخت جرم قتل و ہلاکت کے تھی گنپت سنگھ پر مقدمہ قایم کیا گیا وہ حراست سے بھاگا سکایت پیش نہین ہوئی نہ خارجاً ایسا معلوم ہوا کہ وہ رشوت لیتے ہین یا کچھ جبر و ظلم کرتے ہین۔ جو بیان نسبت جبر و ظلم و ڈاکہ ڈلوانے مولوی بدرالحسن کے پمفلٹ مین لکھا ہے اور جو نسبت انسپکٹر موگیان کے لکھا ہے و دیگر انسپکٹران و تھانہ داران کی نسبت لکھا ہے وہ سب لغو ہے۔

نسبت نمبر ۲۵ کے میرا یہ بیان ہے کہ میرے ضلع مین خام تحصیل دیہات بہت کم ہین اور مستاجر بہت کم نکالے گئے ہین جو نکالے گئے ہین وہ بوجہ باقیداری یا نادہندی کے نکالے گئے لیکن خواہ مستاجر نکالا گیا یا مقرر ہوا وہ سب میری رپورٹ یا حکم سے ہوا ہے مرزایان کی کوئی مداخلت اس کارروائی مین نہین ہوئی نہ کسی مستاجر نے ایسا بیان کیا کہ بوجہ پانچ سو روپیہ نذر نہ دینے کے نکالا گیا ہے

عدالتانہ کارروائی کرنے مین کسی ایسے شخص کی ناراضی کا بھی خوف نکرنا جسکا توسّل مجھکو ہوتا نمبر ۲۸
غیر متعلق ہے نمبر ۲۹ چھوٹے رام کا مقدمہ ہے میرے ضلع کا لیکن اس پمفلٹ مین ناتھورام
لکھا ہے اس مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات مین نے بحیثیت مجسٹریٹ ضلع کی تھی اُسی تحقیقات
مین صرف خفیف سے احتیاطی کا مجھکو خیال پیدا ہوا تھا نہ بالارادہ قتل کا نسبت محمد رشید خان تحصیلدار
رائسین کے مقتول کی روایت نسبت معاملہ گھی کے کسیطرح ثابت نہین ہوئی نہ کوئی کاغذ ملا اور جو کچھ
شکایت مقتول نے کی تھی وہ بھی نسبت محمد رشید خان کے تھی مرزایان سے نہ کچھ واسطہ تھا
نہ مقتول نے مرزایان کا کوئی ذکر کیا تھا نہ میری دانست مین کوئی موقع رشوت ستانی کا اُن لوگونکو
اس مقدمہ مین حاصل ہوا تھا جنکا نام پمفلٹ مین لکھا ہے۔ مقدمات قتل کا فیصلہ قاضی صاحب
و مفتی صاحب کے فتواے شرعی و تجویز عدالتہاے بالا سے بمنظوری یا تجویز مختتم سرکار عالیہ کے
ہوا کرتا ہے ایسا ہی اس مقدمہ مین بھی حکم آخر سرکار عالیہ کے اجلاس سے ہوا ہے۔ نمبر ۳۰ و ۳۱
غیر متعلق ہے میرے ضلع مین پرگنات دیوری و جتھیاری کا بندوبست مہتمم بندوبست حال منشی
کا پھر ہوا گنپت سنگہ قیدی نے البتہ مجھسے نسبت شجاعت علی بیگ کے شکایت کی تھی کہ ایک عم ہے ہیر
زر کسر کی وصول کیگئی ہے لیکن مینے تحقیقات کی تو کوئی اصلیت پائی نہین گئی نہ کوئی ثبوت ملا۔
گنپت سنگہ نے جو عرایض شکایات محکمہ ایجنٹی و دیگر محکمہ جات مین بھیجی تھین واسطے تحقیقات کے
بحیثیت حاکم ضلع میرے سپرد ہوئی تھین اور منتظم صاحب پولس بھی اس کار خاص کیواسطے ضلع مین
آئے تھے تحقیقات سے کوئی شکایت صحیح نہین پائی گئی اہم ترین شکایات مین یہ معاملہ تھا کہ پسر
بہاری لال مستاجر سوڈرپور پرگنہ سلوانی کو مرزا شجاعت علی بیگ نے اسقدر زد و کوب کیا کہ اُسکے
صدمہ سے وہ مرگیا اور دو سوداگر کہین سے آئے تھے بہت متمول تھے لاکھون روپیہ کا جواہرات

اظہار مولوی سید محمد علی ناظم ضلع جنوب

نمبر ۳۔ سید محمد علی ولد سید احمد علی قوم سید پیشہ نوکری متوطن فرخ آباد عمر للعہ سال نے بقول صالح بیان کیا
کہ مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑھا ہے تخمیناً مین ۲۲ سال سے نوکر اس ریاست کا ہون اور مین ابتدا ً
مہتمم سایر ضلع مغرب مقرر ہوا پھر تحصیلدار اور تحصیلداری سے ناظم مقرر ہوا روز تقرری سے ضلع جنوب مین نظامت
کا کام کرتا ہون اس پمفلٹ مین بہت سی باتین ایسی درج ہین جن سے مجھکو علم نہین نہ میرے ضلع کے
متعلق ہین لیکن نمبر ۴ کنور دلیپ سنگھ کا مقدمہ میرے ضلع کا ہے مین نے دورہ مین بار بار بھوپال سنگھ
پسر دلیپ سنگھ سے ملاقات کی جب میرے پاس آئے کوئی ذکر اس قسم کا نہین کیا کہ مین نے بیس ہزار روپیہ
مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر یال کو دیا ہے جاگیرات کا اخیر فیصلہ
خود حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے اجلاس سے ہوا کرتا ہے نہ کسی دوسرے محکمے سے مقدمے کا فیصلہ اخیر
اب تک سرکار عالیہ سے نہین ہوا بالکل عقل کے خلاف ہے کہ قبل فیصلہ کے ایسی بڑی رقم کوئی شخص دیکے
اور اوس شخص کو جو فیصلہ قطعی نہین کر سکتا میرے پاس کوئی حکم آخر سرکار عالیہ کا واسطے دخل دہانی کے
اب تک نہین آیا ہے اس سبب سے مین کہتا ہون کہ فیصلہ نہین ہوا نمبر ۱۱ مین جو نسبت سیتل داس مستاجر
سابق کے ذکر ہے اوسکی نسبت میرا یہ بیان ہے کہ سیتل داس عملداری انگریزی کا رہنے والا ہے اوسنے
بحالت مستاجری خود دیہات کے کاشتکارون پر بہت مظالم کیے اراضیات مقبوضہ کاشتکاران اون سے
نکال کر اپنی سیر مین داخل کر لی کاشتکاران اکثر ویران ہو کر گھر چھوڑ کر مفرور ہو گیے مین نے ایک نقشہ
تعداد اراضی کاشت زمانہ بندوبست سابق و تغیرات مابعد کا بنا کر اور تعداد کاشتکاران سابق و حال کا مع
اراضی سیر سابق و حال مستاجر مذکور مرتب کر کے بشکایت مظالم مستاجر مذکور نیابت مال مین بھیجا اوسی بنیاد
پر وزارت تک مقدمہ پہنچا اور چونکہ میعاد پٹہ مستاجری بھی ختم ہو گئی تھی محکمہ وزارت سے اخراج مستاجری و بیدخلی

سیتل داس اور اوسکے برادران کا جو شریک بطور شکمی یا اسم فرضی تھے حکم ہوا اس طریقے سے اوسکی بیدخلی ہوئی ہے سیتل داس مقروض بھی تہا سیٹھہ دہن روپ مال باگمال سیٹھہ کی ڈگری بھی ہوئی تھی اور سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی نالش مین قرقی بھی سیتل داس کی ہوئی تھی ان وجوہ سے وہ ناقابل اعتبار ہوگیا تہا۔ یہ بیان بالکل غلط ہے کہ مرزایان نے مال مویشی سیتل داس کے لیکر ساتہہ نائب وزیر صاحب مال کے تقسیم کرلیا اجراے ڈگری و قرقی جن مہاجنون کی طرف سے ہوئی اونکا تو مطالبہ وصول نہین ہوسکا بلکہ علاقہ غیر کو مال سیتل داس نے منتقل کردیا نمبر ۲ مین جو بیان نسبت رشوت کے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے میرے ماتحت تحصیلدارون کی ترقیان ہوئین وہ دربار عام مین بروقت سالتمام جب کارگزاری تحصیلداران کی ثابت ہوئی اور نقشہ کارگزاری و رپورٹ سالتمام مین مین نے اونکی کارگزاری درج کی تب اونکی ترقیان ہوئین اور میری بھی ترقی بلحاظ کارگزاری کے ہوئی۔

سوال - کسی تہانہ دار نے آپ سے ذکر کیا نسبت ترقی پانے کے کہ وہ رشوت دیکر مستفید ہوا ہے۔

جواب - مجھہ سے کسی نے نہین کہا اگر ایسا ہوتا تو غالبا مجھکو میرے ضلع کا حال معلوم ہوجاتا۔ میرے ضلع مین خام تحصیل بہت کم ہے اور جسقدر گانون خام تحصیل ہوئے ہین وہ بوجہ باقیداری یا بدچلنی مستاجران کے خام ہوئے ہین کوئی دباؤ واسطے دینے رشوت کے نہین ڈالا گیا یہ بات بھی غلط ہے کہ جو مستاجر اب تک بحال ہین اون سے میرے علم مین کوئی مطالبہ پانچ سو روپیہ فی مستاجر نہین کیا گیا کل پرگنات ضلع جنوب کی میعاد بندوبست ختم ہوگئی ہے اور اس وجہ سے زیر بندوبست سمجھے جاتے ہین چار پرگنون مین کام بندوبست کا جاری ہے آودے پورہ بریلی باڑی شاہگنج لیکن اب تک پنچایت ہوکر نرخ اراضی کا قائم نہین ہوا نہ کوئی تجویز ہوئی ہے کمی یا بیشی جمع کے نہ کسی کاشتکار یا مستاجر یا اہلکار بندوبست یا اہلکاران تحصیل و نظامت کو علم حاصل ہے کہ کیا تجویز ہوگی لہذا نمبر ۳۱ مین جو شکایت لکھی ہے کہ عہ ۵ فیصدی

مہتمم بندوبست نے کاشتکاران سے بریلی وادوے پورہ کے وصول کرلیا یہ بالکل غیر ممکن ہے نمبر ۲۶ مین
جو شکایت درج ہے وہ غلط ہے بلا شک قسط چہارم کے مطابق غلہ خوش خرید بنرخ بازار لیا جاتا ہے کاشتکاران
دیہات خام تحصیل کو بلا بار ہی دیا جاتا ہے اوسیقدر تول کر واپس لیا جاتا ہے بروقت پیداوار کے اور کسیقدر
صرفہ کوٹھہ سرکاری کے واسطے بھوپال بھیجا جاتا ہے اور کبھی قدر واسطے مصارف خیرات و رفاہ عام کے
بھوپال بھیجا جاتا ہے کچھ فوج جدید و قدیم کے مصارف کے واسطے بھی خریدا جاتا ہے لیکن غلہ ہی لیا جاتا ہے
اوسکی تبدیلی نقدی کے ساتھ مع ۵/ فیصدی کسرات کے نہین کی جاتی ہے نہ مرزایان کا تعلق خریداری سے
کسی پرگنہ کے ہوا نہ وصول قیمت و فروخت غلہ سے اور جب کبھی ضرورت سے غلہ بیچ گیا اور نوبت فروخت کی
آئی تو مطابق نرخ بازار کے فروخت ہو کر روپیہ سرکار مین بھیجا گیا کوئی جبر و ظلم میرے علم مین نہین ہوا نہ میرے
یہان کسی نے نالش کی اگر کوئی جبر ہوتا تو ضرور استغاثہ ہوتا میرے اوپر مرزایان نے نہ کبھی دباؤ ڈالا کسی
مقدمے مین نہ کبھی سفارش کی عنقریب ۲۰ سال کا عرصہ ہوا جب سے مین اونکو پہچانتا ہون میری سماعت
مین کبھی اونکی بدچلنی نہین آئی میری ماتحتی مین اونکا ایک بیٹا مرزا محمد علی بیگ تحصیلدار رہے پہلے پرگنہ
اودوے پورہ مین تھا اب بریلی مین تبدیل ہوا ہے وہ بہت متدین آدمی ہے اور تعمیل حکم بھی خوب کرتا ہے
مقدمات جنگلات مین جو ہوتے ہین وہ خلاف ورزی قوانین جنگل کے ہوتے ہین اکثر ادنی آدمی جو چوری سے
لکڑی کاٹتے ہین اونکو محافظان جنگل گرفتار کرکے چالان کرتے ہین مطابق روئداد کے تحصیل یا نظامت سے
فیصلہ ہوتا ہے بہت خفیف مقدار کے مقدمات ہوا کرتے ہین مین نے کسی قسم کی دست اندازی مرزایان کی
اوسمین نہین پائی نہ مرزایان کا کوئی تعلق پایا وہ بھوپال مین رہا کرتے ہین کوئی مقدمہ کسی جاگیردار یا متمول
آسودہ مہاجن یا کسی دوسرے شخص کا میرے اجلاس مین یا میرے ماتحتون کے اجلاس مین ایسا نہین
ہوا جسمین موقع بھی لاکھون کا کیا ذکر سیکڑون روپیے کی رشوت کا بھی ہو سکتا لہذا یہ بیان مندرجہ

پمفلٹ غلط ہے ایک مقدمہ سرقہ میاں کا بنام اونکار مستاجر سابق موضع ڈیوٹیا کے میرے نائب ناظم کے اجلاس مین دائر ہوا تھا یہ مقدمہ مالیتی دس روپیہ کا تھا جسکو مہتمم صحرا سے گنور نے چالان کیا تھا وہ بوجہ عدم ثبوت خارج ہوگیا تھا اوسمین بھی کوئی تعلق مرزایان کا نہین تھا یہ سب سے بڑا مقدمہ ایک ایسے شخص کا تھا جو کچھہ مقدرت رکھتا ہے۔

مین نے پڑھکر دستخط کیے
العبد
سید محمد علی رضوی ناظم ضلع جنوب

گواہ نے خود حرف بحرف پڑھکر اپنے دستخط کیے اور تصدیق کیا — ۱۰ - دسمبر ۱۸۹۳ء

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری سرکار

نمبر ۴ محمد حسن ولد حکیم عبد السمیع قوم شیخ فاروقی عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری متوطن قدیم رامپور منہاران پھر کھا کانالہ ضلع مظفر نگر نے بقول صالح بیان کیا کہ مین تیس سال سے ملازم اس ریاست کا ہون مین نے شادی بھی منشی جمال الدین خان مرحوم سابق مدار المہام ریاست کے نواسی سے کرلی اور سکونت بھی اس ملک کی اختیار کرلی ہے پہلے مین پیشدست نائب ناظم کا مقرر ہوا پھر تھانہ دار ہوا پھر بخشی مفصلات کا عہدہ پایا پھر نائب بخشی فوج کا ہوا پھر مہتمم تحقیقات روبکاری سرکار مقرر ہوا اور اوسی حالت مین میری تعیناتی واسطے کار بندوبست کے مدار المہام صاحب کے اجلاس مین ہوئی وہ کام بھی کرتا رہا اب میرے متعلق آٹھہ سال سے تحقیقات بقایا سنوات ڈیوڑھی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی ہین زیادہ تر قیام میرا شہر بھوپال مین بحالت کل ملازمت مذکورہ بالا رہا صرف تین سال مجھکو باہر رہنے کا اتفاق ہوا۔

سوال- پمفلٹ مین جو آپ کے سامنے ہے اور جسکی عبارت صفحہ ۲۷ و ۳۷ - اردو کی پڑھ کر سنائی جاتی ہے اومین حسب ذیل لکھا ہے -

آخر مین نہایت ہمدردی و خیرخواہی کے ساتھہ وزارت کی خدمت مین عرض کیجاتی ہے کہ اگر ان امور کی تحقیقات کرنا چاہیئے اور بمغالطون اور دہوکون کی اصلیت کو بھی معلوم کرنا چاہتے ہو اور ساتھہ ہی اسکے یہ بھی شوق ہو کہ اوسکو ہٹانے کے لیے کس کس نے مشورے کیے اور کیا کیا منصوبے باندہے تو اوسکو اُن امور اور مظالم مزایان و نائب مال وغیرہ کی تحقیقات کے لیے ان ان ملازمان و جاگیرداران سے مدد لینی چاہیے -

جناب شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری - جناب دیوان ٹھاکر پرشاد سابق مہتمم دفتر حضور جاگیردار ریاست -
جناب منشی مقصود علی خان سابق تحصیلدار نظیر آباد حال منصب دار - جناب حکیم محمد رضا خان صاحب نائب وزیر فوجداری - جناب منشی مقصود علی خان صاحب معین صدر المہام - جناب منشی عبد القیوم صاحب نائب ناظم -
جناب منشی محمد اسحق صاحب ناظم مشرق - جناب منشی محمد علی صاحب ناظم جنوب - جناب منشی عبد الرحمن خان صاحب نائب ناظم -

چونکہ فہرست مدد دینے والون مین آپ کا بھی نام ہے لہذا دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ کن امور سے واقف ہین جن سے واقف ہون بیان کرین -

جواب آٹھہ برس سے کوئی کام ریاست کا مجھہ سے متعلق نہین اور نہ کوئی کاغذ ریاست کا میرے پاس آتا جاتا ہے نہ مین کسی اہلکار کے پاس جاتا ہون نہ کوئی اہلکار میرے پاس آتا ہے نہ کوئی اہل مقدمہ میری پاس آتا ہے مجھکو کوئی کیفیت اِس پمفلٹ کی معلوم نہین ہے - پڑھکر دستخط کیے -

العبد
محمد حسن مہتمم تحقیقات

گواہ نے خود حرف بحرف پڑھنے کے بعد دستخط کیے اور تصدیق کیا - یکم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ
دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی سید علی حسین ناظم ضلع شمال

نمبر ۵ علی حسین ولد قاسم علی قوم سید نقوی عمر تخمیناً ۵۴ سال متوطن بلند شہر پیشہ نوکری نے بقول صالح بیان کیا کہ مین ۲۶ سال سی کچھہ زیادہ نوکر سرکار انگریزی کا رہا آخر عہدہ نائب سررشتہ داری مال کا ضلع کانہہ پور مین باجلاس صاحب کلکٹر بہادر تہا اور کبھی کبھی جنٹ مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس مین کام کرتا تھا اوس عہدہ سے آٹھہ برس کے قریب ہوا کہ پنشن لی اور سات برس چھہ مہینے سے ملازم اس ریاست کا ہون مجھکو کرنیل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق اس ریاست نے مقرر کیا تہا جب مین پہلے مقرر ہوا ابتداءً میر منشی صیغہ مال وزارت کا مقرر ہوا اگر ڈیڑہ سال سے اب مین ناظم ضلع شمال کا اس وزارت مین مقرر ہوا ہون۔

سوال آپ نے پمفلٹ ضیاء الحق کے نام سے جو چہپا ہے پڑہا۔

جواب۔ ہان مین نے پڑہا۔

سوال۔ اوسکی نسبت آپ کا کیا بیان ہے۔

جواب نمبر مین ایک معاملہ چودہری بہوانی سنگہہ جاگیردار خاص پرگنہ بیرسیہ کا لکہا ہی کہ مرزایان نے بارہ ہزار روپیہ چودہری بہوانی سنگہہ مستاجر پرگنہ بیرسیہ سے معافی بقایا کے عوض لیا اور نائب وزیر مال کے ساتہہ تقسیم کرلیا۔ یہ واقعہ بالکل غلط ہے تہوڑی سی جاگیر چودہری بہوانی سنگہہ کی ہے جو تخمیناً ایک ہزار سال کے قریب ہوگی اوسمین اوسکے برادران بھی شریک ہین یہ چودہری ایک مستاجر کا ضامن تہا وہ چند ہزار روپیہ کا باقیدار گھہر العلت باقی مستاجری شکست ہوئی جایداد قرق ونیلام ہوئی مطالبہ باقی رہا تب اس چودہری بہوانی سنگہہ ضامن کی بہی جایداد قرق ونیلام ہوئی لیکن مطالبہ سرکاری پہر بھی سب ادا نہ ہوسکا اب اوسکی جاگیر کا گانون قرق تحصیل ہے اب تک کوئی باقی معاف نہین ہوئی۔ نمبر ۲ مین جو بیان لکہا ہے وہ بھی غلط ہے میرے ضلع کے جن تحصیلدارون کی ترقی سال گذشتہ مین ہوئی تھی اون سے

کوئی حبہ نہ مرزایان سے نے لیا نہ نائب مال نے لیا اگر لیا جاتا تو بلاشک تحصیلدارون سے مجھکو کسی تذکرے
مین حال معلوم ہوجاتا اور اگر دباؤ ڈالکر رعایا سے کچھہ وصول کیا جاتا تو مجھپر مخفی نہ رہتا مین برابر ضلع کے پرگنات و
دیہات کا دورہ کرتا رہتا ہون اور ہر قسم کے حالات دریافت کرتا ہون چنانچہ ۲۲ موضعے پرگنے بیر کے جن
مین ہنگام تقسیم غلہ تخم گندم فی مانی ایک روپیہ کے حساب سے سزاولان و پٹواریان نے لیا تھا مجھکو معلوم ہوگیا
مین نے تحقیقات کرکے رپورٹ کیا اور مقدمات عدالت مین سپرد ہوئی بخوبی تدارکات ہوئے -
اگر ایسی بڑی رقم لیجاتی اور کوئی بھی لیتا تو ضرور کھل جاتا مرزایان کو مین نے اپنے عہد میر منشی گری وزارت مین
کبھی اجلاس عدالت مین آتے نہین دیکھا نہ اون کا کوئی تعلق پایا جیساکہ پمفلٹ مین لکھا ہے نہ مرزایان
نے کبھی مجھپر دباؤ ڈالا نہ کسی معاملے مین سفارش کی عہد نظامت یا میر منشی گری مین مجھہ سے کبھی ملاقات
بھی نہین کی مین نے صرف دور دور سے اونکو دیکھا ہے اور ایک مرتبہ کسی تقریب مین جب عموماً سب
لوگ گئے تھے مین بھی شریک دعوت ہوا تھا نمبر ۲۱ مین نسبت تھانہ داران و منتظم پولس کے جو لکھا ہے
وہ بھی غلط ہے اگر کوئی ایسا امر عام طور پر ہوتا تو مین حاکم ضلع ہون مین ضرور واقف ہوتا - دربارہ قسط چہارم غلّہ کے
جو لکھا ہے بالکل غلط ہے کسی شخص سے کسر کے ۶ ر فی مانی نہین لیا گیا بلکہ غلّہ جسکے پاس تھا اوسنے غلّہ دیا
جسکے پاس غلّہ نہین تھا اوس سے نقدی روپیہ لیا گیا کوئی جبر اِس معاملے مین نہین ہوا ناصر خان کے مقدمہ
کا جو ذکر درج ہے مین نے دورے مین اوسکی بابت کوئی شکایت نہین سُنی اگر کچھہ وجود ہوتا تو ضرور
مجھکو خبر ملتی مقدمہ میرے عہدہ نظامت پر مقرر ہونے سے پہلے کا ہے اوسکا حال مثل سے معلوم ہوسکتا
ہے نمبر ۶ مین ایک مقدمہ اسلام نگر کے پرگنے کا ذکر ہے مین نے قبل ملاحظہ پمفلٹ کے اِس مقدمے
کا ذکر کبھی نہین سُنا جنگل کے باب مین جو مندرج پمفلٹ ہے بالکل غلط ہے لکڑی کاٹنے اور خلاف ورزی
قواعد جنگل کے باب مین کبھی کوئی متمول اور آسودہ آدمی نہین پکڑا جاتا نہ ایسے ذی عزت آدمی ایسا ناقص کام

کرتے ہین اگر ہو تو شاذ ہی جواب تک میرے اجلاس مین کوئی مقدمہ پیش نہین ہوا نہ میرے ضلع مین ہوا
لیکن چھوٹے چھوٹے مقدمے ہوا کرتے ہین جو ادنی آدمی خلاف قانون لکڑی کاٹ کر پکڑے جاتے ہین
اور مقدمات مین خفیف سزائین ہوتی ہین مرزایان یا نائب مال کا اون مقدمات سے کوئی تعلق نہین ہوتا۔

العبد
علی حسین بقلم خود پڑھ کے مین نے دستخط لکھے

گواہ نے حرف بحرف پڑھ کر دستخط کیے اور تصدیق کیا۔ یکم جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی قدرت علی ناظم مغرب

نمبر ۲ قدرت علی ولد اکبر علی قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۳۷ سال پیشہ نوکری متوطن بھوپال خاص نے
بقول صالح بیان کیا کہ میرے دادا سید امجد علی اس ملک بھوپال مین شجاعلپور ملک گوالیار سے آئے
تھے وہ نوکر انگریزی تھے رزیڈنٹی مین میر منشی بھی رہے اور پرگنہ بیرسیہ جب انتظام انگریزی تھا
سپرنٹنڈنٹ بھی رہے پھر نوکری چھوڑ کر بھوپال مین آبسے۔ اونکے دو بیٹے تھے بڑے سید اکبر علی جنکا مین
بیٹا ہون چھوٹے منشی عبد العلی خان جو منصرمی دفتر حضور کا کام کرتے ہین۔ مین پہلے سررشتہ دار عدالت
فوجداری کا ہوا پھر تحصیلدار اب ناظم ضلع مغرب کا ڈیڑھ سال سے ہون۔ پمفلٹ میرے پاس بھی ڈاک
پر پہونچا مین نے پڑھا نمبر ایک مین مقدمہ منشی حسین خان کا ہے مجھکو اوسکا حال معلوم ہے منشی حسین خان
نے اپنی حیات مین ایک وصیت نامہ لکھکر سرکار عالیہ کو دیا تھا اوسمین منشی نجیب خان برادر خود کو وصی
و متولی مقرر کیا تھا اور عظیم اللہ خان کو اس کام سے محروم رکھا تھا بوجہ بدوضعی عظیم اللہ خان کے مطابق
اوس وصیت نامہ کے سرکار عالیہ نے فیصلہ فرمایا مرزایان خواہ نائب وزیر مال کی کوئی مداخلت

نہین تھی کہ اوسمین وہ روپیہ لیتے ـ نمبر ۳۔ مقدمہ بحالی جاگیر دلیپ سنگہ کا ہے جسوقت دلیپ سنگہ فوت
ہوئے مین تحصیل دار مردان پور کا تہا جسمین وہ جاگیری علاقہ واقع ہے اور کچھہ بہرونڈے کی تحصیل مین بھی ہے
مین واقف ہون کہ دلیپ سنگہہ نہایت مقروض تھے دہامنڈہ پرگنہ اچھاور کے ایک مستاجر کا جو ساہوکاری
بھی کرتا ہے چالیس ہزار روپیہ دلیپ سنگہ پر قرضہ تہا اور ایسا ہی سونٹیاوا کے مستاجر و مہاجن کا قرضہ
دلیپ سنگہ پر تھا دیگر ساہوکاران کا بھی قرضہ تھا سرکاری باقی بھی بہت سی اوسپر تھی اور ڈیوڑہی سرکار
قدسیہ صاحبہ مرحومہ کا بھی مطالبہ اوسکے ذمے باقی تہا اوسکی سقیم الحالی و مقروضی ایسی بڑہی ہوئی ہے
کہ رہٹی خاص مین کسیقدر اراضی خود کاشت کرتا تھا اور کسیقدر اراضی موضع آنولی کی بھی خود کاشت کرتا تھا
اوسکا عمل بھی ادا نہ کرسکتا تھا مستاجرون نے نالشین کین اور یہ قرقی جاگیر ادا ے کا حکم مین نے دیا تہا
جسکی ایسی حالت ناداری ہو اوسکے وارث اسقدر زر کثیر کہان سے دے سکتے ہین جو پمفلٹ مین لکھا
ہے اسواسطے یہ بیان غلط ہے نمبر ۱۴۔ پر بیس ہزار روپیہ کا دینا مہتمم تعمیرات محمد اسحاق خان مرحوم کا
مرزایان کو لکھا ہے مہتمم مرحوم سے اور مجہہ سے از حد دوستی تھی جہانتک مجھکو معلوم ہے مین یقینی طور پر
کہہ سکتا ہون کہ یہ بیان رشوت دینے کا بالکل جہوٹا ہے ـ محمد اسحاق خان نے کچھہ نہین دیا نمبر ۱۷۔
جنگل کی نسبت ہے بہت سے مقدمات خفیف جنگل کے ہوا کرتے ہین کوئی ایسا بڑا مقدمہ مین نے نہین دیکھا
جسمین کوئی شخص ایسی رشوت دے سکے مقدمات جنگل مین مرزایان کا کیا تعلق ہے ـ غربا جو کبھی کسی
خلاف ورزی قوانین جنگل لکڑی کاٹنے مین پکڑے جاتے ہین اونکو خفیف سزا ہوا کرتی ہے ـ
صرف ایک مقدمہ امراؤ سنگہ جاگیردار نموٹا کا میرے اجلاس مین پارسال پیش ہوا تھا ـ جسمین
سرکاری گرنٹ بن جانے کی خبر پاکر وہ جنگل جو محاذی علاقہ جاگیری کے تہا اوس سے بہت
لکڑی عمارتی کٹوا کر تالاب مین چہپوادی تھی جسکو تہانہ دار چہپانیر نے برآمد کیا اوس مقدمے مین صرف لکڑی

نیلام کرنے کی تجویز مین نے کی تھی اور کوئی سزا نہین دی تھی اوس مقدمے مین نہ مرزایان کا کوئی دخل تہا
نہ کچہہ واسطہ تھا مجہہ سے مرزایان نے کبھی نہ سفارش کی نہ کوئی دباؤ ڈالا کہ کوئی مقدمہ اونکی مرضی کے
موافق فیصلہ کیا جاوے نہ اونکو کسی قسم کا دخل وزارت یا نیابت مال مین ہے نہ بندوبست نہ کسی عدالت مین
نہ کوئی ذاتی رسوخ سرکار مین ہے نمبر ۲۰ مین جو لکہا ہی وہ بھی غلط ہے - مین خود تحصیلدار رہا - مدت تک
مین نے کبھی اونکو کچہہ نہین دیا نہ کسی تحصیلدار کا دینا مین نے سُنا اگر ایسا ہوتا تو مجہپر مخفی نہ رہتا دیگر تحصیلداران
مین بعض میرے دوست ہین بعض عزیز بھی ہین وہ ضرور ذکر کرتے یا کچہہ صلاح لیتے میری ترقی ہوئی پہلے
تحصیلداری مین تنخواہ کا اضافہ ایک دربار مین ہوا یہ دربار دویم تھا - دوسرے سال کے دربار مین آنے سے
پہلے نظامت پر میری ترقی ہوئی اور سب سے اوّل دربار مین مجہکو نیکنامی کا پروانہ ملا تھا نہ مین نے کسی سے
سفارش کرائی نہ کسی کو کچہہ دیا بعوض کارگزاری و پسندیدگی کام کے سب ترقیان ہوئین اسیطرح اور سب
لوگون کی بھی حالت ہے - ۲۱ نمبر مین جو نسبت تہانہ داران کے ذکر ہے کہ فی تہانہ دار پانچ سو روپیہ
لیا جاتا ہے - مرزایان و منتظم پولیس تقسیم کرتے ہین یہ بھی غلط ہے مین نے کسی تہانہ دار سے یہ بات
نہین سُنی نمبر ۲۵ - مین مستاجرون سے رشوت لینے کا جو ذکر ہے وہ بھی محض غلط ہے اکثر گانون جو
نکالے گیے ہین مستاجرون سے - جب مین مردانپور مین تحصیلدار تھا میری رپورٹون پر بوجہ باقی داری
و شرارت و گرادینے زمین کے اکثر مستاجر بیدخل کیے گیے اور جب سے مین ناظم ضلع مغرب کا ہون کوئی
بیدخلی ایسی نہین ہوئی لیکن امثلہ سابق کے دیکہنے سے پایا جاتا ہے کہ جو مستاجر بیدخل ہوی وہ بھی نظامت
و تحصیل کی رپورٹون پر بوجہ ثبوت باقیداری و شرارت و نقصان اراضی کے ہوئے ہین محکمہ وزارت کی منظوری
سے بیدخلی ہوئی ہے اسمین مرزایان کا کوئی تعلق نہین رہا - ۲۶ نمبر غلّہ قسط چہارم کے باب مین ہے
غلّہ جسقدر اسامیون یا مستاجرون سے لیا گیا ہے وہ بہ نرخ بازار لیا گیا ہے کوئی کسر نہین لی گئی لہذا

یہ بیان غلط ہے - کیونکہ مرزایان سے کوئی تعلق بھی خرید غلہ کا کبھی نہین ہوا - نمبر ۳۰ مین جو ڈاکہ زنی کا ذکر ہے وہ بالکل غلط ہے - انسداد ڈاکہ زنی کا انتظام بہت اچھا ہی اور جو وارداتین ہوئین بکثرت برآمد ہوئین پولیس نے مال مجرم پکڑ کے سشن سپرد کیا وہان سے سزائین ہوئین مرزایان کا اوسمین کوئی تعلق نہین ہوسکتا تھا - نمبر ۳۱ کی نسبت مین یہ کہہ سکتا ہون کہ ضلع مغرب مین چار محال کا بندوبست مہتمم صاحب بندوبست نے کیا ہے آشٹہ جاور دونون پرگنون مین بہت کمی جمع کی ہوئی ہے مین جاور مین آٹھہ ماہ تک تحصیلدار رہا اب ڈیڑہ سال سے ناظم ضلع ہون قیام آشٹہ مین ہے اور جاور بہت قریب ہے مین نے کسی کاشتکار یا ساہوکار سے کبھی نہین سُنا کہ کوئی برار کیا گیا ہو یا مہتمم بندوبست نے کچھہ لیا ہو اگر ایسا کوئی برار ہوتا تو مجھہ سے ضرور کاشتکاران ساہوکاران بیان کرتے - صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کے دورے مین آشٹہ جاور کی رعایا نے بہت سے عرایض دیگر شکایت کے دیے - لیکن نسبت رشوت ستانی مہتمم بندوبست کی کوئی عرضی نہین دی اگر رشوت لی گئی ہوتی تو جسطرح دیگر شکایات کی عرضیان نسبت مہتمم بندوبست کے دین رشوت کی بھی دیتے - نسبت اخراج مرزایان ریاست کے پمفلٹ مین جو ذکر ہے وہ صحیح طور پر نہین لکھا سر لیپل گریفن کا کوئی حکم درباب اخراج نہین تھا بلکہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے حکم دیا تھا مین اوسوقت تحصیلدار حضور تحصیل کا تھا اور جب مسٹر ہنوی صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور مقرر ہوئے ہین اونکے عہد مین کرنیل وارڈ صاحب کے دوسرے حکم سے پھر مرزایان بُلائے گیے عہد وزارت حال مین بلایا جانا مرزایان کا غلط ہے - پڑہکر دستخط کیے -

العبد

قدرت علی ناظم ضلع مغرب

گواہ نے حرف بحرف خود پڑہ کر دستخط کیے اور تصدیق کیا - یکم جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر
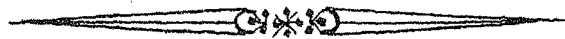
اظہار منشی عبدالقیوم نائب ناظم شمال

نمبر ۷ عبدالقیوم ولد منشی عبدالحی ساکن شہر بھوپال عمر تخمیناً ۵۱ سال پیشہ نوکری قوم شیخ صدیقی
میرے والد قصبہ باغ پت ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے وہ اس ریاست مین نوکر ہوئے تھے
جہپانیر مین وفات پائی مین ۲۷ سال کا نوکر ہون ابتدائی نوکری میری بلحاظ میرے خاندان کے زاید تکدمہ
بمشاہرہ ۵۳ ماہوار بلا خدمت تھی تین سال تک ایسا رہا پہر مختلف محکمہ جات مین تعیناتی بکار محرری ہوئی
سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین پیشکار نیابت دویم مقرر ہوا پہر مجہکو کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے سنہ ۱۳۰۴ ہجری مین منشی
عدالت دیوانی محکمہ وزارت کا مقرر کیا عہدہ وزارت حال مین چار سال سے عہدہ نیابت نظامت پر مقرر
ہوا ضلع مغرب و شمال مین اپنی خدمت بجا لایا اب ضلع شمال مین ہون مجہکو اختیارات انفصال مقدمات
دیوانی صدر امینی کے پانچ سو تک فیصلے کے ہین اور فوجداری مین مجسٹریٹی دویم کے اختیارات ہین
مین نے یہ پمفلٹ جو میرے سامنے ہے پڑہا اِس پمفلٹ مین جو نمبر ۲۹ رشید خان کا مقدمہ لکھا ہے
اوسکی عاملانہ تحقیقات مین نے کی اوس تحقیقات سے یہ بات بالکل غلط ثابت ہوئی تھی جو پمفلٹ کا لکھنے والا
مقدمہ قتل عمد کا تحریر کرتا ہے - میری تحقیقات مین رشید خان سے اتفاقیہ سر ہونا بندوق کا ثابت ہوا
تھا جیسا کہ مین نے اپنی رپورٹ مین تحریر کیا تہا اور نمبر ۷ مین جو بہوانی سنگہہ جاگیردار سے بارہ ہزار روپیہ
رشوت لینا مرزایان کا تحریر ہے یہ بہوانی سنگہ جاگیر دار علاقہ بیرسیہ ضلع شمال کا ہے جہان کا مین بالفعل
نائب ناظم ہون اِس بہوانی سنگہ کے پاس سے بارہ روپیہ بھی ملنا دشوار ہے وہ بہت کم حیثیت و مقروض ہے
اوسکو کہانے پینے کی تکلیف گزر جاتی ہے اسوجہ سے مین بیان مندرجہ پمفلٹ کو غلط کہتا ہون صفحہ ۹
اور ۱۰ مین جو ذکر اخراج مرزایان کا تحریر ہے اوسمین یہ بات غلط لکہی گئی ہے کہ سرلیپل گریفن صاحب
بہادر کے حکم سے اونکا اخراج کیا گیا تہا مین اوس زمانہ مین میر منشی وزارت کا تہا کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے

حکم سے بمشورہ فقیر برہان الدین خان صاحب سابق نائب وزیر مال کے انکا اخراج ہوا تھا اور پھر کرنیل صاحب ہی نے اپنا حکم منسوخ کیا اور اجازت شہر مین واپس آنے کی مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کو دی۔ بندوبست آشٹہ وجاورہ وچھپانیر کا بعہدیکہ نائب ناظم ہونے ضلع مغرب کے مہتمم صاحب بہادر بندوبست نے کیا مین نے اوس ضلع کے قیام کی حالت مین کبھی کسی شخص سے نہین سُنا کہ مہتمم صاحب بہادر بندوبست نے اسامیان سے کچھہ بیگار کیا جنگل کے مقدمات مین دس روپیہ تک لکڑی کا مقدمہ میرے اجلاس مین ہوتا تھا اس سے زیادہ تعداد کا مقدمہ ناظم صاحب کے اجلاس مین ہوتا تھا مین اور ناظم صاحب ایک ہی جگہہ اجلاس کرتے تھے مین نے کبھی اپنے اجلاس مین یا ناظم صاحب کے اجلاس مین کوئی مقدمہ ایسا دائر ہوتے نہین دیکھا جو متمول و مالدار ہو اکثر ایسے مقدمات مزدوری پیشہ لوگون کے اوپر ہوتے ہین اس وجہ سے بیان مندرجہ پمفلٹ نسبت رشوت ستانی رقوم کثیر مقدمات جنگل کے غلط ہے۔ نسبت رشوت ستانی مرزایان متعلقہ تحصیلداران وتھانہ داران کے جو بیان ہے وہ بالکل صحیح نہین ہے اگر کوئی ایسا امر ہوتا تو اکثر تحصیلداران وتھانہ داران ہمارے دوست ہین وہ ضرور ہم سے ایسا ذکر کرتے اور اگر بیگار کیا جاتا اسامیان سے واسطے ادائے رقومات رشوت کے جیسا پمفلٹ مین لکھا ہے تو وہ ضرور مشتہر ہوجاتا اور مجھہ پر کسی طرح مخفی نہ رہتا مین دورہ بھی کیا کرتا تھا اور کاشتکاران سے براہ راست مین گفتگو کیا کرتا تھا نمبر ۳۰ مین جو نسبت منتظم صاحب پولیس کے ڈاکہ زنی کرانے کا ذکر ہے یہ بات بالکل غلط ہے نمبر ۲ مین جو اسلام نگر کے ایک واردات قتل کا ذکر لکھا ہے مین اوسکو یقین نہین کرسکتا مین قریب ڈیڑھ مہینے تک اِسی سال مین بمقام اسلام نگر مقیم رہا مین نے یہ حال کسی سے نہین سُنا اگر ایسا عجیب واقعہ ہوا ہوتا تو رعایا خواہ ملازمان وباشندگان سے کسی طرح ضرور میرے کان مین ایسی آواز آتی مین اگرچہ شہر بھوپال کا رہنے والا ہون لیکن واقعات مندرجہ نمبر ۲۸ پمفلٹ کا بیان مین نے کبھی کسی سے نہین سُنا

شہامت خان کے ایک مکان مین مرزا افضال علی بیگ کی ایک منکوحہ رہتی ہے اس سبب سے مرزا کی آمدرفت اوس مکان مین رہتی ہے۔

سوال - کیا مرزایان کا چال چلن ایسا بدمعاشانہ وعیاشانہ ہے کہ وہ رنڈی بازی کرتے ہین اور عورات نامحرم کو بلاکر زنا کرتے ہین۔

جواب - مین نے کبھی مرزایان کی عیاشی و زناکاری کی شکایت کسی سے کبھی نہین سُنی اور مین اپنے علم و یقین سے کہہ سکتا ہون کہ وہ دونون زانی نہین ہین۔ میرے ادپر بحالت عہدہ میر منشی گری و نیابت نظامت یا کسی نوکری کے وقت مین مرزایان نے نہ کبھی دباؤ ڈالا نہ کسی کی سفارش کی نہ مین نے کسی عدالت پر دباؤ ڈالتے ہوئے اونکو دیکھا نہ سُنا اور مین بحلف کہتا ہون کہ جبتک مین میر منشی رہا کبھی مین نے مرزایان کو اجلاس وزارت پر آتے نہین دیکھا۔ پڑہکر دستخط کیے۔

العبد
محمد عبدالقیوم نائب بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ دویم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی محمد بشیرالدین تحصیلدار شاہ گنج

منم محمد بشیرالدین ولد محمد محسن قوم شیخ فاروقی متوطن باندہ عمر چالیس سال پیشہ نوکری بحلف پانچ سال مین نے انگریزی عملداری ضلع چہدوارہ مین نوکری کی اور بیس سال سے ملازمت اس ریاست کی ہے منصرم بندوبست و نائب بندوبست تحصیلدار سررشتہ دار نیابت مال رہا ہر قائم مقام نائب ناظم ہوا اب تحصیلدار مستقل شاہگنج کا ہون دفعہ ۱۳ پمفلٹ مین جو میرا حوالہ دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور مجھکو اوسکا

حال بالکل نہین معلوم ہے مہتمم بندوبست نے اب تک نہ کوئی دربندی قائم کی ہے نہ کوئی تشخیص ہوئی ہے
میرے علاقہ کے ایک گانون کی عمدہ اراضی کا کہیت تھا جسکی پیداوار کو مہتمم بندوبست بہادر نے جانچا تھا
وہ اعلی قسم کا کہیت تھا اوسکی لگان کے ساڑہے تین روپیہ بیگہ جمع بیان ہوئی تھی مین نے مہتمم
بندوبست صاحب سے کہا تھا کہ ایسی عمدہ کہیت کے حساب سے کل اراضی کی جمع نہونا چاہیے مہتمم بندوبست
نے کہا تھا کہ جو کچہہ پنجایت سے طے ہوگا وہ جمع ہوگی مجھسے اکثر مستاجران و کاشتکاران سے جو علاقہ جات
اودے پورہ و بریلی و باڑی ہم سوانہ علاقہ شاہ گنج مین رہتے ہین ملاقات ہوا کرتی ہے کسی نے ایسا ذکر
نہین کیا کہ ہمارے اوپر برا رواسطے رشوت کے کیا گیا ہے مین نے کبھی ضیاء الحق کو آنکھہ سے نہین دیکھا
لیکن ہوشنگ آباد کے رہنے والون سے سُنا کہ وہ ہوشنگ آباد مین آمد و رفت رکھتا ہے ــ مولوی
عبدالکریم مالک واڈیٹر موج نربدا سے شناسائی ہے مین کبھی کبھی جب ہوشنگ آباد کو جاتا ہون تو مولوی
صاحب کے مکانمین جو بطور مہمان سرا کے بنا رکہا ہے ٹھہرتا ہون ۔ میرے تقرر تحصیل شاہگنج سے
پہلے بعہد احمد علی تحصیلدار شاہ گنج کچہہ اراضی کاشت مین مولوی عبدالکریم کے تھی وہ مستاجر موضع سودون
علاقہ شاہگنج نے اون سے بذریعہ نالش کے تحصیل سے نکال لی اور ٹھیکہ زرنکشی بھی اون سے نکل گیا
بابت بقایا لگان اراضی و ٹھیکہ زرنکشی مال مویشی کی قرقی بھی ہوئی تھی یہ بیان مین نے تحصیل کے لوگون سے
سُنا ہے کاغذات دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا کیونکہ معاملہ میرے عہد کا نہین ہے ۔ مرزایان افضل علی بیگ
و عنایت علی بیگ کا دورے مین ہمراہ مہتمم صاحب بہادر بندوبست ہونا غلط ہے میرے پرگنے مین
بھی وہ نہین آئے تھے اور باڑی مین بھی نہین آئے تھے ۔ بریلی و اودے پورہ مین بھی اونکا ہمراہ ہونا مین
نے نہین سُنا ان دونون مرزایان کا اخراج کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے حکم سے ہوا تھا پھر اوس حکم کی
تنسیخ بحوالہ خط کتابت انگریزی رزیڈنٹ صاحب بہادر کے جو ریاست مین آئی تھی اوسکے احکام درباب

واپس آجانے مرزایان کے میری قلم سے لکھے گیے تھے مین سررشتہ دار نیابت مال کا تھا لیکن
ایسے احکام جو انگریزی مین آتے تھے بوجہ انگریزی دانی کے فقیر برہان الدین صاحب نائب مال ترجمہ کراتے
تھے اور اونہین کے دستخط سے یا کرنیل صاحب کے دستخط سے جاری ہوا کرتے تھے مین اس سبب سے
واقف ہون کہ وہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین واپس آگیے تھی - حکم اخراج کا جو دیا گیا تھا بعد کسی تحقیقات
کے نہین ہوا تھا نہ کوئی مقدمہ اون پر قائم ہوا تھا - مین دو برس تک قاضی سید نور الدین علی خان صاحب
نائب وزیر مال حال کے اجلاس مین بطور سررشتہ دار کے کام کرتا رہا کبھی کوئی سفارش کسی کی مرزایان
نے نہین کی نہ مجھپر کوئی دباؤ ڈالا نہ مین نے مرزایان کو اجلاس مین نائب وزیر صاحب بہادر مال کے
آتے مین نے دیکھا - نہ میرے زمانہ تحصیلداری مین مرزایان نے کوئی غلّہ میری محال یعنی علاقہ تحصیل
مین خرید کیا - مین نے سُنا ہے کہ ۱۲۹۸ فصلی مین میرے شاہگنج جانے سے پہلے اوس تحصیل کے
علاقہ مین مرزایان نے تجارتی طور پر کچھ غلّہ خرید ا تھا مگر بہ نرخ بازار عام طور پر جیسے دیگر ساہوکار ان
خرید کرتے تھے مرزایان نے بھی خرید کیا تھا مرزایان تجارت کرتے ہین سرکار کی جانب سے نہ
خرید کیا نہ اون سے کوئی علاقہ تھا یہ خریداری جو غلّے کی ہوئی تھی وہ مرزایان کے گماشتہ
نے کی تھی - مین نے ترقی دو مرتبہ اس وزارت کے عہد مین پائی لیکن کبھی کسی کو رشوت نہین
دی نہ کسی سے سفارش کرائی نہ مرزایان سے کچھ مدد ملی نہ سفارش کرائی - مین بیس ۲ سال سے
اس ملک مین ہون میرے چار رشتے دار بھی ریاست مین نوکر ہین اور بہت سے تحصیلدار تھانہ دار میرے
دوست ہین مین نے کسی سے نہین سُنا کہ رشوت دیکر بذریعہ مرزایان یا بذریعہ نیابت مال یا منتظم صاحب
پولیس کے ذریعے سے سفارشی ترقی پائی ہے چونکہ باہم نج کی باتین آپسمین ہوا کرتی ہین ایسی بات
مجھسے مخفی نہین رہ سکتی تھی کوئی برار اسامیون پر متعلق اسکے کبھی نہین ہوا ناظم صاحبان اضلاع

برابر دورہ کرتے ہین یہ برار کسطرح مخفی رہ سکتا تھا۔

کل اظہار پڑہکر دستخط کیے۔ العبد محمد بشیر الدین بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ رام کشن شریک پتے دار کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس

نمبر ۹ سیٹھہ رام کشن ولد رام لال سیٹھہ قوم مارواڑی جیسے ساکن بھوپال عمر تخمیناً ۳ سال پیشہ مہاجنی بحلف مذہبی بیان کیا مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا ڈاک سے پایا اور پڑہا مین مہاجنی کرتا ہون اور پتی دار کوٹھی راجہ سیٹھہ گوکل داس گوپال داس مشہور مہاجن جبل پور والے کا ہون نیز میری ایک کوٹھی علحدہ اودے پورہ ریاست کے علاقہ مین بہی ہے اور میری مستاجری مین نو گانون بہی ہین پہلے سے پانچ گانون اودے پورہ مین اور چار گانون تحصیل دیوری مین ایک گانون پرگنہ جتھیاری مین ہے جو جدید بندوبست مین لیا ہے ایک دوکان میری چہاپنیر مین بھی ہے اودے پورہ کی تحویلداری بھی میرے تعلق ہے ایک گماشتہ بڑا رہتا ہے اور اوسکے ماتحت ملازمان دوکان ہین۔ اور برلی مین تحویلدار منجانب سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی ہے پمفلٹ کو مین نے پڑہا ہے اوسمین جو ذکر برار کا بہ تعداد ایک لاکہ پچہتر ہزار بطور رشوت نسبت مہتمم بندوبست کے لکہا ہے وہ غلط ہے نہ مین نے کوئی روپیہ اپنی مستاجری کی بابت یا کاشتکارون کی بابت مہتمم بندوبست کو دیا نہ میری تحویل مین یا تحویلدار تحصیل کی تحویل مین جمع ہوا اگر ایسا ہوتا تو تحویلدار جو میرا گماشتہ ہے بغیر میری اجازت کے

نہین جمع کرسکتا تھا لہذا مجھکو ضرور معلوم ہوتا میرا لین دین اودے پورہ کے پرگنے مین ہے اگر بار
ہوتا تو کاشتکاران سے مجھکو معلوم ہوجاتا اور بریلی مین سیٹھ جی جبل پور والے کا لین دین ہے اگر
کوئی بار ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہوتا میری سماعت مین ضرور آتا میان یار محمد خان و فیض محمد خان کا حال
جو پمفلٹ مین لکھا ہے بابت ڈیڑہ کرور روپیہ کے وہ غلط ہے مین نے کسی سے نہین سُنا نہ مین یقین
کرسکتا ہون کیونکہ میرے موروثی بھی کھاتون سے جو میرے باپ کے عہد کے ہین مجھکو معلوم
ہوا ہے کہ میان یار محمد خان و میان فیض محمد خان اوس زمانے سے مقروض چلے آتے ہین - جب
میرے باپ کا روپیہ بابت قرضے کے بہت سے ان دونون کے ذمہ ہوگیا تھا میرے باپ نے سرکار عالیہ
مین عرضی بھیجکر جاگیر میان یار محمد خان کی قرق کرائی تھی اور میان فیض محمد خان کی جایداد پر جو بار قرضہ
تھا وہ بذریعہ سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے وصول کیا گیا تھا پس ایسے مقروض و مجبورون
کے پاس یا مکان سے کرورون کی دولت کا نکلنا قابل یقین نہین ہوسکتا - قرضہ تعدادی ساٹھ ہزار یا
عنقریب اسکے تھا جسکے عوض مین جاگیر قرق ہوئی تھی پس اگر کرورون روپیہ گھر مین ہوتا تو جاگیر
کیون قرق ہونے دیتے مفلسی و مجبوری کی یہ حالت تھی کہ نو ہزار روپیہ کے قریب مجلس مشورہ
سرکار عالیہ سے معاف کرانے کی تجویز ہوئی اور میرے زمانے کارگزاری مین وہ روپیہ بصلاح
و اجازت سیٹھ گوکل داس گوپال داس صاحب مین نے معاف کردیا کہ اوسکی نالش نہین کی ایک
مقدمے مین جو باجلاس کرنیل وارڈ صاحب بہادر دائر تھا اور باجلاس مولوی مقصود علی خان صاحب
بہادر نائب وزیر دیوانی فوجداری فیصلے کو بھیجا گیا تھا میان یار محمد خان صاحب کی طرف سے اپنے
زر فاضل کا عذر غلط پیش کیا گیا تب نائب وزیر صاحب بہادر نے میان صاحب کو لکھا کہ نو ہزار روپیہ
سیٹھ کا تم پر واجب الادا ہے اگر آپ جھگڑا ہوگا تو وہ بھی دینا پڑے گا یہ حال متمول میان یار محمد خان صاحب

کاہے مجہہ سے مرزا افضال علی بیگ عنایت علی بیگ سے تجارتی بیوہار بھی رہتا ہے اور یہ اکثر مقدمات عدالتون مین رہا کرتے ہین لیکن کبھی مرزایان نے مجہہ سے نہ رشوت لی نہ کسی عدالتی کام مین مدد کی مین یقین نہین کرتا کہ عدالتون پر اونکا کچہہ دباؤ ہے مرزایان کا چال چلن اچھا ہے مین اونکی نسبت الزامات قتل مندرجہ پمفلٹ کا یقین نہین کرتا الزامات مندرجہ پمفلٹ نسبت زنا بالجبر و بے عصمت کرنے شریف عورتون کے بالکل غلط ہین مین نے کبھی نہین سُنا کہ وہ عیاش و زناکار ہین علاقہ اودے پورہ مین جب مہتمم بندوبست بہادر گیے ہین دورہ پر مرزایان ساتہہ نہین تھے نہ مرزایان کو کبھی ساتہہ مہتمم بندوبست کے دیکھا مہتمم بندوبست دورے پر تھے اور مرزایان بہوپال ہین۔

العبد
رام کشن سیٹہہ بخط ہندی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار امولک چند منیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس

نمبر ۱ امولک چند ولد مانک چند قوم مارواڑی اوسوال جینی عمر ۴۷ سال ساکن مارواڑ ریاست بیکانیر حال ساکن بہوپال پیشہ نوکری۔ بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ ڈاک پر سے پایا اور پڑہوا کر سُنا کیونکہ مین اُردو نہین پڑہا ہون مین گماشتہ راجہ سیٹہہ گوکل داس گوپال داس کی دوکان کا ہون بحیثیت منیب کوٹھی واقع ریاست بہوپال مقرر ہون ایک بڑی کوٹھی صدر بمقام چوک شہر بہوپال مین ہے جسکے ایک پتی دار سیٹہہ رام کشن ہین اور دوکانات محال بریلی و بہوپال مین ہین علاقہ باڑی و شاہگنج و بریلی و چندپورہ

چار تحصیلون مین ریاست بھوپال کے دیہات مستاجری بھی سیٹھہ صاحب کے ہین مین نے سُنا تھا کہ بروقت
انتقال میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم کے میان یار محمد خان و فیض محمد خان صاحبان ہر دو پسران
میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم مین تقسیم مال کی سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے کردی تھی
اوسوقت چار چار یا پانچ پانچ لاکھہ روپیہ کا مال دونون کو حصے مین ملا تھا وہ روپیہ دونون بھائیون
نے خرچ کر ڈالا اور قرضدار بھی ہوگیے ہماری دوکان سے قرض لیا ایک دفعہ تو قرضہ ذمگی اون کا
سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے اپنے پاس سے ادا کیا دوبارہ جب قرضہ ہوا تب ریاست سے
حکم قرقی جاگیر کا ہوا قریب چھہ سات سال کے جاگیر قرق رہی تب روپیہ وصول ہوا یہ حال میان یار محمد خان
کا ہے ہمارے کاغذات دوکان مین اب تک نو ہزار روپیہ کے قریب باقی مین اونکے کہاتے کے
چلا آتا ہے اور میان فیض محمد خان کی وفات پر جو قرضہ ہماری دوکان کا تھا اوسکے عوض مین جایداد میان صاحب
مرحوم کی قدسیہ بیگم صاحبہ نے قبضہ کرکے نیلام کرکے ہم لوگون کو چکایا تب بھی اوس جایداد سے پورا روپیہ
ادا نہین ہوا قریب ساڑھے آٹھہ ہزار روپیہ کے باقی رہا ۔ جو اب تک ذمے میان فیض محمد خان
مرحوم کے باقی چلا آتا ہے یہ بیان میرا مطابق بھی کہاتون کے ہے جو موجود ہین تحصیل بریلی مین ہمارے
سیٹھہ جی کا گماشتہ تحویلدار ہے کوئی روپیہ برارکا اوس تحویل مین جمع ہونا مین نے کبھی نہین سُنا
ایسا نہین ہوسکتا تہا کہ گماشتہ متعینہ دوکان بریلی اس قسم کا روپیہ جمع کرتا اور مجھکو اطلاع نہوتی یہ بات محض غلط
ہے کہ مستاجرون سے پانچ سو روپیہ فی کس مرزایان اور نائب وزیر مال نے لیا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہمکو ضرور معلوم
ہوتا ہمارے یہان بھی دیہاتِ مستاجری ہین اور لین دین بھی مستاجران کا ہے ہمسے اور مرزایان افضال علی بیگ
عنایت علی بیگ سے بھی بیوپار ہے وہ تجارت کرتے ہین ملاقات سیٹھہ جی سے بھی ہے لیکن کبھی کسی مقدمے
مین ہماری سفارش نہین کی کسی حاکم عدالت سے یا دوسرے حاکم سے اگر اونکو ایسا اختیار ہوتا تو ضرور وہ ہماری مدد کرتے

جسے اون سے کبھی کبھی تکرار بھی ہوجاتی ہی بعض مقدمات بھی ایک دوسرے کے خلاف لڑتے ہین جیساکہ کاربار یونکا
دستور عام ہی عدالت سے جو فیصلہ ہو وہ مانتے ہین نمبر ۹ پمفلٹ مین جو ہزاری مل و پرسوری کشور سہٹانی کا مقدمہ
درج ہی اوسکا اب تک عدالت سے کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ مرزایان کا اوس سے کوئی تعلق ہی نمبر ۱۰ مین جس مقدمہ
کا ذکر ہے وہ بھی غلط لکھا ہی گمیر مل وسری مل کا پونم چند سنگھئی سے کچھہ لین دین کا جھگڑا تھا پونم چند کی سہٹانی
نے نیابت مال مین عرضی دی تھی بابت پانچ ہزار روپیہ کے کہ میرا روپیہ گمیر مل سری مل سے لینا ہی اور مین
سرکاری باقیدار ہون تو میرا مطالبہ گمیر مل سری مل سے وصول کرکے سرکاری مطالبہ مین لیا جاوے چنانچہ
جب قرقی کا حکم ہوا گمیر مل سری مل کی دوکان سے ایک ہنڈی پانچ ہزار روپیہ کی لکھکر پیش کی گئی قرقی نہین
ہوئی رشوت ستانی کا قصہ بالکل غلط ہی بابت نمبر ۲ مقدمہ مندر جینیونکے جو مضمون لکھا ہی بالکل غلط ہے
عہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین نہ کبھی اس مندر کے اوپر کوئی عمارت بنوائی گئی نہ مسمار ہوئی عہد وزارت حال مین
ایک جزو عمارت اوپر بنایا گیا تہا بلا اجازت سرکار یا کسی عہدہ دار کے جب اوسکی نالش ہوئی مجسٹریٹ صاحب نے تحقیقات
کی نائب وزیر صاحب بہادر فوجداری دیوانی تحقیقات کو بر سر موقع تشریف لیگئے اور پہر آخر مین وزیر صاحب ریاست نے
موقع پر جاکر ملاحظہ کیا اور تحقیقات کی نقشہ بنوایا بعد اوسکے وزیر صاحب نے تجویز کیا کہ بلا اجازت بنانیکی سبب جو درجہ
جدید بنایا گیا ہی توڑوا دیا جا سرکار سے ایسا ہی حکم ہوا اور تعمیل ہوئی آج تک ہم لوگ عذر دار چلے جاتے ہین لیکن
کسی کو رشوت نہین دیگئی اگر پہلے ہم لوگون نے یا ہماری جینی بھائیون نے جنکا مندر ہی وزارت کی اجازت سے بنوایا
ہوتا تو کیون کہودا جاتا ہمنے پہلے سمجھا تہا کہ اس عمارت کے اوپر عمارت بنا لینی مین اجازت کی ضرورت نہین ہی اس سبب سے
دہوکہا ہوا تہا۔ مرزایان کا اس معاملے سے کیا تعلق ہی اونکو کیا واسطہ جو پچاس ہزار روپیہ دیا جاتا ۔ امولک چند ولد نانک چند العبد

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۲ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم

نمبر ۱۱۔ نجیب خان ولد کالے خان قوم پٹہان ساکن ساگر حال ساکن بہوپال عمر تخمیناً ۶۵ سال
پیشہ نوکری بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۴۲ سال سے بہوپال کے ملک مین ہون اور ملازم ہون
سنہ ۱۲۶۰ فصلی سے میرے بہائی منشی حسین خان مرحوم پہلے آئے تھے مین بہی اونکے بعد آیا اور نوکر
ہوگیا میرے بھائی پہلے تہانہ دار جہانگیر آباد ہوے پہر عمارت کا کام اونکے تعلق مین ہوا جب
موتی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی بہائی کے تعلق خاص کام اوسکی تعمیر کا کیا گیا اور مجھکو سرکار سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ نے دیگر عمارت کا کام سپرد فرمایا زمانہ غدر مین میری تبدیلی میگزین کی مہتممی پر ہوئی اب تک
اوسی عہدہ پر ہون ساٹھہ روپیہ تنخواہ ملتی ہے میرے بہائی کو ایک موضع تخمیناً محالہ ۵۰۰ کی جمع کا
خیر خواہی غدر مین سرکار سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے عطا فرمایا تھا اور دیگر مواضعات بروقت
ظہور یا تعلق دیگر خدمات کے وقت بوقت سرکار مرحومہ نیز سرکار حال نے عطا کیے تھے اور
سو روپیہ ماہانہ بہی ملتا تھا جہان تک مجھکو یاد ہے اسناد جاگیری دیہات کی سب حین حیاتی تہین
بعد وفات منشی حسین خان مرحوم میرے بھائی کے ایک موضع بٹیر کہیڑی جو خیر خواہی ایام غدر
مین ملا دیا تھا باوجود حین حیات ہونے کے پہر سے سرکار عالیہ نے بطور وقف واسطے مدد
جایداد وقفیہ منشی صاحب مرحوم کے مجدداً از روے سند خاص عطا فرمایا دیگر دیہات ضبط ہوگیے
وزارت سے سفارش ہوئی تھی کہ ایک گانون چھہ سو روپیہ سالانہ محاصل کا عظیم اللہ خان پسر منشی
حسین خان مرحوم کو اور عطا کیا جاوے لیکن سرکار عالیہ نے جاگیر دینے سے انکار فرما کر
چھہ سو روپیہ سالانہ نقدی بحساب پچاس ۵۰ روپیہ مقرر فرمایا منشی حسین خان مرحوم نے ایک وصیت نامہ
جسکو وقف نامہ ہملوگ کہتے ہین اپنی حیات مین تخمیناً دو سال پہلے لکھا تھا وہ پیش ہوا اور

محکمہ وزارت مین اوس کے اوپر شہادت لی گئی حافظ سید محمد سورتی مہتمم وظایف ریاست و مولوی
عبدالکریم مہتمم مصارف ڈیوڑہی خاص و عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم کی اوس بسنت آویزپر
گواہی تھی اور میری بھی گواہی تہی سب کے اظہارات لکہے گیے اور صحت کی تصدیق ہوکر سرکار
مین مسل بہیجی گئی سرکار عالیہ نے مطابق اوسکے مجھکو متولی جایداد وقفیہ کا جیسا کہ منشی مرحوم نے لکہا تہا
منظور فرماکر حکم انتظام کا صادر کیا مطابق اوس کے مین کام کرتا ہون منشی صاحب مرحوم کو جو دینا تہا
واسطے بسر برد کے عظیم اللہ خان کو دے گیے اور دیگر جایداد سے جو وقف نامہ مین لکہی ہے
عظیم اللہ خان کو لادعوی لکہہ گیے مسل اوسکی سرکار مین موجود ہے۔ ایام غدر مین کوئی خیر خواہی
سرکار انگریزی کی منشی حسین خان نے نہین کی تھی کیونکہ وہ غدر سے پہلے نوکر ریاست بھوپال
کے تہے اور جو خیر خواہی کی تھی وہ بھی ریاست کے کامون مین تھی جس طرح اور عہدہ داران ریاست
کو انعام و جاگیر وغیرہ ملی اون کو بھی ملی تہی مرزایان کا کوئی تعلق اس معاملہ سے نہین تھا اور نہ
مجھکو کچھہ ملا کہ مین اوس مین سے کسی کو دیتا جس وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم سے میرے تعلق
انتظام ہوا ہے وہ جایداد وقف کا ہے مین اوس مین سے کچھہ پا نہین سکتا خود واقف بھی اوسکو
منتقل نہین کرسکتا تھا نہ اوس مین ذاتی صرف کرسکتا تھا۔ پس میرا کیا فائدہ ہوا ہے جو ایک لاکھہ روپیہ
مین مرزایان یا نایب مال کو رشوت مین دیتا مقدمہ کا فیصلہ خود سرکار عالیہ نے کیا ہے نسبت
نمبر ۱۶ کے یہہ بیان ہے کہ ایک مقدمہ میرے بہائی نے فیاض حسین خان اپنے برادرزادہ ولد
دیانت خان پر دائر کیا تھا بابت نوٹ بیس ہزار روپیہ کے پہر خود ہی منشی حسین خان مرحوم نے
درخواست صدر المہامی مین پیش کی تہی کہ مقدمہ دایر تھا کہ یہ مقدمہ ہمارا خانگی ہے ہم بطور خود فیصلہ
کرلینگے عدالت سے خارج کیا جاوے جب مدعی راضی نامہ دے اور کچھہ ثبوت پیش

نہ کرے تو مقدمہ خارج ہو ہی جائیگا اس میں رشوت کی کیا ضرورت تھی اور فیاض حسین کیون رشوت دیتا مرزایان سے کوئی تعلق نہین تھا۔

العبـــــد

نجیب خان مہتمم میگزین

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی سید محمد عبد العلیخان منصرم دفتر حضور

نمبر ۱۲۔ محمد عبد العلیخان ولد منشی سید احمد علی قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری قدیم متوطن شجاعلپور علاقہ گوالیار حال ساکن بہوپال نے بقول صالح بیان کیا کہ قریب ۴۰ سال کا ملازم ریاست بہوپال ہون ابتدا سے مین نے اسی ریاست کی ملازمت کی پہر کہا کہ کچھ دن علاقہ بیرسیہ مین جب انتظام اوس کا تحت سپرنٹنڈنٹی میجر وال مرحوم کے تھا بطور محرری کام سیکہتا تھا چونکہ میرے تعلق کام نہین تہا مین بر وقت وفات فوجدار محمد خان صاحب مرحوم جو کارروائی ہوئی اوس سے واقف نہین نہ قرقی جاگیر یار محمد خان صاحب سے واقف ہون سنی ہوئی بات مین نہین لکھ سکتا جو ذاتی علم ہو وہی لکھ سکتا ہون۔ دیہات جاگیر منشی حسین خان مرحوم جہان تک مجھکو یاد ہے اونکی اسناد مین نسلاً بعد نسلاً قید نہین تھی۔ بعد وفات منشی مرحوم ایک گانون واسطے مصارف وقفیہ مسجد وغیرہ کے سرکار سے عطا ہوا ہے باقی دیہات بازیافت ہوگیے عہد وزارت حال مین میرا کبھی تنزل نہین ہوا نہ میری تنخواہ کم ہوئی مین سنہ ۱۳۰۱ھ

مین نایب دوم مقرر ہوا تھا اور تنخواہ ایک ہزار روپیہ ہوئی تھی بعدہ ۱۳۰۳ھ مین نایب وزیر دیوانی مقرر ہوا بمشاہرہ پانچسو روپیہ اور پانچ سو روپیہ ذاتی تنخواہ علاوہ عہدہ کے سرکار سے مقرر رہی -
۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ کو کرنیل وارڈ صاحب بہادر سابق وزیر ریاست نے اوس عہدہ سے گھٹا کر اور ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ مین کم کر کے حاکم مرافعہ کے نام سے مقرر کیا اور میرے عہدہ نیابت وزارت پر مولوی مقصود علیخان کو دوسری جگہہ سے بلا کر مقرر کر دیا بعد اوس کے پھر تنخواہ بدستور رہی لیکن مین اسسٹنٹ نایب وزیر مال کے لقب سے مقرر کر دیا گیا عہد وزارت حال مین ایک مرتبہ مین قایم مقام نایب وزیر دیوانی فوجداری کا مقرر ہوا جب تک مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نے مجھہ سے چارج نہین لیا مین نے کام کیا بعد ازان مین اپنی تنخواہ پانے پر دفتر حضور کا منصرم مقرر ہوا جبکہ دیوان ٹھاکر پرشاد پر مقدمات دایر ہوے - مین نے سنا تھا کہ عہد وزارت حال سے پہلے کی نسبت مقدمات دیوان مذکور پر دایر تھے مقدمات متدایرہ سے جو عدالت فوجداری مین سپرد ہوے خاص طور پر تین حاکمون کو سماعت کا حکم ہوا تھا مولوی محمد احسن خان نایب وزیر دیوانی فوجداری دیوان جادو راے و منشی عنایت حسین خان صدر المہام تینون نے بالاتفاق فیصلہ کیا اور دیوان ٹھاکر پرشاد کو سزا دی دیوان جادو راے متوفی بہت قدیم ملازم اس ریاست کے تہے عہد نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ سے مین نے اون کو دیکھا مختلف عہدون پر دیوان برادر زادہ راجہ کشن رام معتمد المہام متوفی کے تہے انکا موروثی تعلق تھا منشی عنایت حسین خان بھی ۱۹ یا ۲۰ سال کے ملازم ریاست ہین اور سرکار عالیہ کے اخوان ریاست مین شادی بھی کر لی ہے بسبب اہل و عیال کے مکان بناکر توطن بھوپال اختیار کر لیا ہے الطاف حسین سابق مہتمم سایر کل کا حال مجھکو یہ معلوم ہے کہ ایک مرتبہ بزمانہ دربار شاہنشاہی مقام دہلی جب سرکار عالیہ

تشریف لیگئی ہین اوس زمانہ مین بوجہ کسی جرم کے اون کا اخراج ملک بھوپال سے ہوا تھا پھر دوبارہ
کسی تدبیر سے یا ذریعہ سے آگیے اور پھر مہتمم سایر کل مقرر ہوگیے اون پر مقدمات بکثرت پہلے سے
دایر تھے اور عہد وزارت حال مین بھی مقدمات دایر ہوے اونکی تحقیقات عدالتانہ سپرد صدر المہام
صاحب فوجداری کے ہوئی صدر المہام نے الطاف حسین کو سزاے قید دی اس وجہ سے وہ
موقوف ہوے وہ رہنے والے ضلع فتحپور ہسوا کے تھے نسبت دیگر مطالب مندرجہ پمفلٹ کے
مین کچھہ واقف نہین ہون اگر کوئی خاص بات میرے علم کی دریافت کی جاے تو مین جواب دیسکتا
ہون معاملہ مکان یار محمد خان تعدادی ڈیڑھ کرور روپیہ کا سوال کیا گیا جواب نہ مجھہ سے متعلق نہ مین جانتا
ہون ۔ نسبت اخراج مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ کے جو پمفلٹ مین کیفیت
درج ہے یہ واقعہ مندرجہ صحیح طور پر نہین لکھا گیا سر لیپل گریفن کے وقت مین ایک بار خفگی ہوئی
تھی مرزا افضال علی بیگ کے اندور جانے پر افضال علی بیگ سے دریافت کیا تھا کہ تم اندور کیون
آئے ہو مرزا نے کہا کہ واسطے علاج حکیم محمد اعظم خان کے سر لیپل گریفن صاحب نے کہا کہ وہ حکیم
یہان آجکل نہین ہے تب مرزا نے کہا کہ یہان آنے پر مجھکو بھی معلوم ہوا لہذا مین علاج انگریز ڈاکٹر
صاحب کا کرونگا اوسپر سر لیپل گریفن صاحب نے ناراض ہوکر حکم دیا کہ اندور مین نہ ٹھہرو اور ریاست
مین لکھہ بھیجا لیکن کوئی حکم اخراج اوس وقت نہین ہوا مین اوس زمانہ مین وکیل ریاست متعینہ اجنٹی سیہور
تھا واقعہ مذکورہ بالا مین نے سنا تھا شاید ۱۲۹۸ھ یا ۱۲۹۹ھ کا یہ واقعہ ہوگا لیکن اخراج مرزایان
کا بعد کو بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر ہوا تھا جسکی بابت مرزایان نے درخواست ہنوی صاحب
بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کو دی صاحب ممدوح نے تحقیقات فرماکر حکم اپنے وطن شہر
بھوپال مین واپس آنے کا صادر فرمایا یہ حکم واپسی بھی کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے زمانہ مین ہوا اور

وہ واپس بھی آگیے یہ بیان کہ وزیر حال کو کسی حکمت عملی مین پہانس کر پہر آموجود ہوے غلط ہے۔
برسہ ونیم صفحہ اظہار دستخطی میرا ختم ہوا۔ سید محمد عبد العلیخان۔
گواہ نے خود پڑہکر دستخط کیے اور تصدیق کیا۔ ۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ چینی لال خزانچی ریاست

نمبر ۱۳۳ سیٹھہ چینی لال ولد مچھراج قوم اوسوال جینی ساکن قدیم جیپور حال بہوپال عمر تخمیناً ۵۵ سال
پیشہ مہاجنی ونوکری مین نے عہدہ خزانچی گری ومہتممی خزانہ ریاست کا عنقریب چار سال سے
پایا ہے پہلے سے آمد رفت تہی کاروبار مہاجنی کا اس ملک مین ۲۲ سال سے کرتا تھا اور جواہرات
سرکار عالیہ کے حضور مین فروخت کو لاتا اور فروخت کرتا تھا۔ کوئی رقم سات لاکھہ روپیہ کی یا اس سے
کم خزانہ بہوپال سے گذشتہ سال مین مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کو نہین دیگیئی
نہ اونکے نام سے مجرائی مین پڑی ہے۔ نسبت نمبر ۲۸ پمفلٹ کے جو درباب مستورات ذکر
بے عصمت کرنیکا ہے مین ان باتون سے واقف نہین ہون۔ نسبت مندر جین مت کے میرا یہ
بیان ہے کہ مین اوس مت کا جینی نہین ہون نہ اوس مندر مین کبہی جاتا ہون مجھکو صرف اس قدر
معلوم ہے کہ مندر کا ایک درجہ جو جدید بنا تھا توڑوایا گیا ہے اور کچھہ نہین جانتا۔
دستخط چینی لال خزانچی بخط ہندی۔ پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔

۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار ملا نورجی بوہرہ

نمبر ۱۴- نورجی باپکا نام محمد علی قوم بوہرہ ساکن شہر بہوپال محلہ پشت جامع مسجد عمر تخمیناً لعہ سال پیشہ دوکانداری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین پشتون سے رہنے والا بہوپال کا ہون میان فوجدار محمد خان کا انتقال میرے سامنے ہوا بعد وفات میان مرحوم کے ہر دو پسران یار محمد خان و فیض محمد خان پر ترکہ تقسیم ہوا سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا مجھسے اور گلاب چند مہاجن سے تخمینہ کرایا تھا اوس کا کاغذ لکہا گیا تھا متصدیون نے لکہا تھا نصف نصف بٹا تھا مگر کرورون کا مال نہین تھا کپڑا التاسب مال نیلام کیا گیا تھا مین بولی نیلام کی بولتا تھا جب قیمت مناسب پر بولی آجاتی تھی بولی بحکم سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ ختم ہوتی تھی قیمت کل مال کی کاغذ مین ہوگی مجھکو زبانی یاد نہین ہے فیس کمیشن نیلام کی مجھکو کچھہ نہین ملی کیونکہ مین سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ کا نوکر تھا۔

العبد
نشانی نورجی بوہرہ

گواہ کو پڑھ کر سنایا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۳ رجادی الثانی ۱۳۱۱ھ [دستخط وزیر صاحب بہادر]

اظہار منشی عبدالرحمن خان نایب ناظم مغرب

نمبر ۱۵- عبدالرحمن خان ولد محمد سعید خان قوم افغان سورتی ساکن جاورہ قدیم متوطن رامپور ریاست عمر تخمیناً للعہ سال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ جو ضیاء الحق کے نام سے چھپا ہے پڑہا اوس مین وہ مقدمہ میرے زمانہ قایم مقامی نظامت شمال کے درج ہین ایک مقدمہ ناصر خان مستاجر نیانیا کا ہے کہ جو موضع سرار علاقہ دیوان گنج مین قتل ہوا تھا ایک ولایتی ملازم ناصر خان کا لیکن مجھکو اوسکی اصلیت معلوم نہین ہوئی کیا تھی کیونکہ چالان مقدمہ کا

تہانہ وارے بعد تحقیقات عدالت صدرالمہامی مین کردیا اورمین وہی تین روز پہلے مقرر ہوکر نظامت
پر پہونچا تھا دوسرا مقدمہ موہن سنگہ جاگیردار کا ہے اوسکی بہی مسل محال سے مرتب ہوکر نظامت
مین نہین آئی تھی کہ مین اپنے وطن کو چلا گیا بعد واپسی نظامت شمال سے نیابت نظامت مغرب
پر بھیجا گیا اور کسی مقدمہ کو مین نہین جانتا مین جبتک ناظم ضلع رہا یا نیابت نظامت پر رہا شمال و
مشرق مین اور اب مغرب مین نایب ناظم ہون مقدمات جنگل یا مستاجری مین کوئی مداخلت
مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کی مین نے نہین دیکہی نہ مجھکو کبھی کسی مقدمہ کی سفارشی
طور پر فیصل کرنے کے واسطے مجبور کیا مجھپر کبھی کسی نے یہ بات ظاہر نہین کی کہ مستاجری بحال
رکھنے کے واسطے مستاجرون سے پانچ سو روپیہ مرزایان کو دینا پڑتا ہے مین تحصیلدار تھا
بعہد وزارت حال چالیس روپیہ ماہانہ سے میری ترقی عہدہ نیابت نظامت مشرق پر بشاہرہ
صہ ماہانہ ہوئی بعد اوس کے مین بطور منصرم نظامت شمال مقرر کیا گیا ساتھہ ترقی تنخواہ کے صعہ
ماہانہ پر پہر مین قایم مقام ناظم کیا گیا لیکن کسی ترقی کے وقت نہ مین نے مرزایان خواہ نایب وزیر صاحب
مال کو کچھہ دیا نہ مجھسے کسی نے مانگا نہ میرے کسی دوست تحصیلدار یا تہانہ دار نے کبھی بیان کیا
کہ کوئی رقم رشوت مین دینے سے ترقی ہوئی ہے مین گیارہ سال کا ملازم ہون ۱۳۰۱ھ مین ابتداً
مقرر ہوا تھا نہ کسی رعیت سے کوئی روپیہ بارڈال کر اس نام سے لیا گیا فی مستاجر پانچ سو روپیہ
لیا جانا غلط ہے مجھسے کسی مستاجر نے آج تک نہین بیان کیا اگر ایسا ہوتا تو میرے اوپر
مخفی نہ رہتا۔ ایک مرتبہ مین اسامیان گلگانوان کی تحقیقات کو دیوانگنج مین مقیم تھا اور صرفہ سڑک
کی تحقیقات کرتا تھا اوس وقت مین کسی نے خلاف واقع مرزا افضال علی بیگ سے یہ کہا کہ
عبدالکریم کے وکیل کے کہنے سے اسامیان گلگانوان کو ناظم صاحب نے ایسا تنگ کیا ہے

کہ جس سے اسامیان بھاگ جانے پر آمادہ ہین چونکہ شبیر حسین مستاجر گاگانوان کے تھے اونکے
نقصان کی نظر سے ایک تحریر شکایتاً مرزا افضال علی بیگ نے مجھکو لکھی تھی سوا اوس کے کبھی مجھکو
کوئی تحریر بھی ایسی نہین لکھی جسمین شکایت پائی جاے مجھسے اور مرزایان افضال علی بیگ اور
عنایت علی بیگ سے اوس وقت سے دوستی ہے جب سے کہ مین اس ملک مین آیا ہون فقط
عبد الرحمن خان نایب ناظم مغرب یہ اظہار مین نے پڑھکر دستخط کیے ہین۔ گواہ نے خود پڑھکر دستخط
کیے اور میرے سامنے تصدیق کیا۔ ۲۳ رجادی الثانی ۱۳۱۱ھ [دستخط وزیر صاحب بہادر]

اظہار منشی ریوا شنکر تحصیلدار

نمبر ۱۶۔ ریوا شنکر و گنیش راے قوم کایستھہ سری باستم عمر تخمیناً ۵۰ سال متوطن قدیم
مین پوری حال بھوپال پیشہ نوکری بحلف مذہبی بیان کیا کہ میری چوتھی پشت ہے جب سے مین نے
اس ملک مین سکونت اختیار کی شادی بیاہ کا تعلق صرف وطن اصلی سے باقی ہے مین نے
پمفلٹ پڑھا جو واقعات اوس مین درج ہین مین اون سے واقف نہین ہون اور اون باتون کو
جو پمفلٹ مین لکھی ہین صحیح نہین سمجھتا ہون نمبر ۲۰ مین جو لکھا ہے کہ ایک ہزار روپیہ ہر تحصیلدار سے
لیا گیا جسنے دیا وہ بحال رہا ورنہ موقوف ہوا یہ بات غلط ہے مین نے کوئی حبہ کسی کو نہین دیا
سرکار سے میرا تقرر ہوا ہے اور بغیر کسی صرفہ کے بحال ہون ضامن علی کو چوتھا سال ہے
اوس نے پنشن پائی بوجہ پیرانہ سالی کے عبد الحکیم کی بھی پنشن ہوگئی ہے مقصود علیخان بوجہ جرائم
کے جو مقدمات متدایرہ سے اون پر عائد تھے تحصیلداری سے علیحدہ کیے گیے تھانہ داران کے
حالات سے مین واقف نہین ہون مجھسے تعلق نہین۔ بندوبست کے پٹہ جات تقسیم ہوگیے ہے

جب مین اوس تحصیل صدیق گنج مین مقرر ہوا لیکن مستاجری بند وبست میری موجودگی مین
ہوا ہے مجھہ سے کسی نے شکایت نہین کی کہ کچھہ رشوت وغیرہ اسامیان یا مستاجران کی طرف
سے مہتمم بند وبست یا اونکے عملہ کو دو سرا سال ہے مجھکو جب مین مجلپور کی تحصیل سے بدلکر صدیق گنج
کی تحصیل مین گیا۔ نمبر ۲۵ پانچ سو روپیہ فی مستاجر لینے کا بیان غلط ہے کوئی ایسا روپیہ مرزایان
افضال علی بیگ عنایت علی بیگ نے یا نائب وزیر ال نے وصول نہین کیا اگر ایسا لین دین کل
محال مین ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہو جاتا نمبر ۲۶ مین جو لکھا ہے وہ غلط ہے اس قدر کہ غلہ دینے پر
مالگذاران مجبور کیے جاتے ہین اور یہ بہی غلط ہے کہ فی مانی دو روپیہ کسر کا تحصیلداران نے وصول
کیا بلکہ اصل یہ بات ہے کہ غلہ بقدر ایک چہارم قسط کے خریدا جاتا ہے مطالبہ ہوتا ہے مستاجران سے
اگر وہ غلہ مطلوبہ دیسکے تو غلہ دیا ورنہ نقدی ادا کیا اوس سے خوشش خریدیہ بہ نرخ بازار لیکر بہر لیا گیا یہ
غلہ کچھہ رفاہ عام کے کامون مین صرف ہوتا ہے کچھہ سرکاری کوٹھی مین بہوپال کے بہیجا جاتا ہے
اور کچھہ بیج کہاد مین کاشتکاران کو بلا باڑہی کے دیا جاتا ہے رفاہ عام وہ کام ہے جو سرکار سے
غریبون کو گرانی نرخ کے وقت مین ارزان نرخ سے غلہ دیا جاتا ہے کوٹہہ کا غلہ دعوت مدارات مین
صرف ہوتا ہے کچھہ فقیرون کو خیرات مین تقسیم ہوتا ہے نمبر ۲۸ پمفلٹ بہی بابت زنا کاری مرزایان
غلط ہے کوئی حرکت اس قسم کی مرزایان سے ہوتے مین نے نہین سنی مین مرزایان کو خوب جانتا
ہون اپنے بچپن سے جب سے کہ مین سکندر بیگم صاحبہ کے عہد مین ہوشیار ہوا مین نے اونکا چال
چلن اچہا دیکہا مرزا امجد علی بیگ اونکے والد رکن ریاست تھے اور وکیل ریاست بھی تھے بعد
وفات مرزا امجد علی بیگ کے سرکار عالیہ سکندر بیگم صاحبہ نے پسران مرزا مرحوم کا وظیفہ مقرر
کیا تھا اور وہ روبکاری مین سرکار عالیہ کے حاضر رہتے تھے۔ مجھکو کبھی معلوم نہین ہوا کہ منتظم صاحب

پولس ڈاکہ ڈلواتے ہین میرے محال صدیق گنج مین توکوئی ڈاکہ نہین پڑا۔

ریواشنکر تحصیلدار صدیق گنج بقلم خود۔

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ۔ { دستخط وزیر صاحب بہادر }

اظہار حافظ حبیب اللہ خان تحصیلدار

نمبر ۷ ۔ حبیب اللہ خان ولد مجاہد خان قوم پٹھان یوسف زئی عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری سکونت بھوپال بحلف ظاہر کیا۔ مین موروثی باشندہ ریاست بھوپال کا ہون میرے مورث اعلی ولایت افغانستان سے آئے تھے۔ مین پندرہ سال کا ملازم ریاست ہون دو سال کا عرصہ ہوا کہ جب مین تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر ہوا مین پیشدست میر منشی وزارت صیغہ مال کا مشاہرہ لعہ تھا عہد وزارت حال مین اس عہدہ سے مشاہرہ للعہ میری ترقی نیابت مال کی منشی گری پر ہوئی اور وہان سے بریلی کا تحصیلدار مشاہرہ ۵ ہوا پھر گذشتہ سال کے دربار مین باضافہ دس روپیہ مشاہرہ ۵ مقرر ہوا مین تحصیلداری جاور پر تعینات کیا گیا ان متواتر ترقیون مین کسی کو مرزایان افضال علی بیگ یا عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب مال کو مین نے کچھ نہین دیا نہ کسی نے مجھسے کچھ طلب کیا پمفلٹ مین جو لکھا ہے کہ کوئی تحصیلدار بحال نہین رہتا جو ایک ہزار روپیہ مرزایان و نائب مال کو نہ دے نہ ترقی پا سکتا ہے جو پانچ ہزار روپیہ ان لوگون کو نہ دے یہ بات بالکل غلط ہے۔ نمبر ۲۸ مین جو مضمون نسبت زناکاری و بے عصمتی کرنے شریف خاندانی عورتون کے لکھا ہے اور مرزایان پر الزام لگایا ہے یہ بالکل غلط ہی مین بھوپال کا رہنے والا ہون مجھ سے یہ بات کیونکر مخفی رہتی کچھ بھی واویلا اسکا شہر بھوپال

مین نہین ہے۔ مین مرزایان کے مکان سے قریب رہتا ہون حالت خوب جانتا ہون مین نے
کوئی بدکاری مرزایان کی نہین سنی نہین اون کو زانی و بدچلن جانتا ہون۔ درباب غلہ قسط چہارم
کے جو پمفلٹ مین ذکر ہے وہ صحیح نہین ہے غلہ بقدر یک قسط چہارم کے خریدنے کا حکم ہے
اگر کوئی مستاجر غلہ مطلوبہ دیسکتا ہے تو لیا جاتا ہے جب وہ غلہ نہین دیسکتا تو نقد روپیہ اوس سے
لیا جاتا ہے اور بقدر ضرورت جہان سے غلہ خریدنا ممکن ہوتا ہے خوش خرید حاصل کیا جاتا ہے
یہ غلہ کسی قدر رفاہ عام کے کامون مین صرف ہوتا ہے کچہہ غلہ کوٹہے مین بہوپال کو بہیجا جاتا ہے
واسطے مصارف سرکاری اور خیرات وغیرہ کے اور کچہہ بیج کہاد مین کاشتکاران کو دیا جاتا ہے
بلا باڑہی کاشتکاران سے بروقت پیدا ہونے کے جس قدر دیا جاتا ہے اوسی قدر والپس لیا جاتا
ہے وزن کرکے کوئی کسر نہین لیجاتی عدقافی ماقی کسر لینے کا بیان غلط ہے۔ پرگنہ جاور مین جب
مین تعینات ہوا بندوبست کا کام ختم کرکے مہتمم بندوبست بہادر وہان سے چلے گیے تہے
لیکن آج تک مجہسے کسی کاشتکار یا مستاجر یا دیگر شخص نے شکایت نہین کی کہ مہتمم صاحب
بندوبست نے کوئی رشوت لی یہ پرگنہ کل خام تحصیل ہے باستثناء موضع حکیم پور کے
جو بہت چہوٹا صرف تین سو روپیہ کا ہے مستاجران بے دخل کردیے گیے ہین بوجہ باقی داری
کے انتظام خام تحصیل کیا جاتا ہے قریب ۳ ہزار روپیہ کے اس پرگنہ مین جمع بہ نسبت سابق
کے کہٹائی گئی ہے لیکن کوئی شاکی رشوت دینے کا نہین ہے کوئی مستاجر بے دخل شدہ نہین کہتا
کہ اوس سے پانچ روپیہ یا کوئی رقم مانگی تہی مرزایان یا نائب وزیر مال یا مہتمم بندوبست نے اور
بسبب نہ دینے کے بے دخل کیے گیے ہین بلکہ سب کہتے ہین کہ ہمنے باقی ڈالی تہی اوس
سبب سے بے دخل ہوے ہین۔

میان یار محمد خان کا حال جو مین نے اپنے ہوش مین دیکھا وہ یہ ہے کہ اونکو مقروض ہی پایا ایک مرتبہ جاگیر قرضہ مین سیٹھہ رام لال کے قرق ہوئی تھی جب تک قرضہ ادا نہین ہوا اوس کے قبضہ مین رہی پانچ چھہ سال ہوے جب جاگیر قرضہ سے علحدہ ہوکر واپس ملی پھر بھی مین سنتا ہون کہ قرضہ اونکے ذمہ ہے ایک مقدمہ مین اجلاس وزارت مین دیکھا تھا جب مین پیشدست میرمنشی مال کا تھا جسمین دوسو روپیہ کا دعوی بابت قیمت گوشت کے بُز قصاب نے کیا تھا اور اوس کا دعوی بعذر حد سماعت عدالت ابتدائی سے خارج ہوکر درجہ بدرجہ پہونچکر آخر اپیل اجلاس وزارت مین پیش تھا میرے اوپر کبھی کوئی دباؤ مرزایان نے واسطے کسی مقدمہ کے نہین ڈالا مین نے کبھی مرزایان کو اجلاس وزارت مین آتے ہوے نہین دیکھا نہ کسی قسم کی دست اندازی اون کے معاملات وزارت مین دیکھی -

حبیب اللہ تحصیلدار جاورہ بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۴ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ { دستخط وزیر صاحب بہادر }

اظہار منشی عبد العزیز تحصیلدار

نمبر ۸ مولوی عبد العزیز ولد سید عبد اللہ قوم سید عمر تخمیناً [illegible] سال پیشہ نوکری ساکن بلگرام ملک اودہ نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین [illegible] سال سے ملازم ریاست کا ہون مین نے نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی ہمشیرہ سے شادی کی تھی اون کا انتقال ہوگیا ہے - مین پہلے تھانہ دار جاورہ کا ہوا تھا پھر سیوانس مین بدلا گیا بعد ازان تحصیلدار سلوانی کا مقرر ہوا اور مختلف ضلاع مین بدلا گیا اب چار سال سے دیوری کا تحصیلدار ہون میرے سامنے بندوبست جدید حال کے مہتمم بندوبست نے کیا پٹہ جات اسامی وار جدید تقسیم ہوئے بعدہ وزارت سے

مستاجری بندوبست کیا گیا اس جدید بندوبست مین اضافہ جمع کا ہوا ہے پہلے لعــــہ کے
قریب جمع تھی اب ایک لاکھ اٹھائیس ہزار کے قریب جمع ہے یعنی تخمیناً مبــــہ اضافہ ہوا ہے
معہ جمع ممکن الزراعت کے جس کی سن بڑہی سے تجویز ہوئی ہے اور سال بسال کچھہ بیشی ہوتی جاتی
ہے یہ کل جمع بلا وقت سال بسال تین برس سے وصول ہو رہی ہے کسی مستاجر یا کاشتکار نے
شکایت نہین کی کہ مہتمم بندوبست نے اون سے کچھہ لیا ہے رشوت مین ممکن نہین کہ کوئی اہلکار
بندوبست یا مہتمم بندوبست رشوت لیتے اور مجھسے چھپ جاتے حال کے مہتمم بندوبست کا جب
تقرر ہوا ہے اوس سے پہلے ایک شخص علیم اللہ نامی نائب مہتمم بندوبست ہو کر اوس پرگنہ مین
گیا تھا جس کے ہاتھہ سے کچھہ کاغذ مرتب ہوا تھا اوس نے جو کام کیا تھا اور کچھہ رشوت لی تھی وہ
ظاہر ہوگئی تھی اوسی مقدمہ مین مواخذہ ہوا اور وہ اس ملک سے بھاگ گیا۔ اس وزارت کے عہد مین
مجھکو ایک مرتبہ ترقی ملی پچاس روپیہ ماہانہ سے ساٹھہ روپیہ ماہانہ پر دوبارہ ساٹھہ روپیہ ماہانہ سے پچہتر روپیہ
ماہانہ پر ترقی ملی یہ درجات ترقی کے عہد وزارت حال مین قایم ہوئے ہین۔ اس وزارت سے پہلے
کبھی کاغذ جمع خرچ سالتمام کا نو دس برس سے کم مین نہین بنتا تھا اب سال بسال جمع خرچ سال بہر
کا بنایا جاتا ہے اور دربار عام مین پیش ہو کر پڑہا جاتا ہے اور بلحاظ کارگذاری کے ہر شخص کو ترقی دیجاتی
ہے جو مستحق ہوتا ہے جسکا کام خراب ہوتا ہے اوس کو ہدایت دیجاتی ہے کہ چال چلن درست
کرے اور آیندہ اچھا کام ہونے لگتا ہے شرمندگی پانے سے۔ غلہ کی بابت جو پمفلٹ مین
ذکر ہے عارفی مانی کسر لینے کا وہ بیان بالکل غلط ہے واسطے رفاہ عام کے نیز بغرض کوٹہہ سرکاری
کے بہ نرخ بازار لیا جاتا ہے کوئی جبر نہین ہوتا فی تھانہ وار پانچ سو روپیہ لیا جانا غلط ہے اور فی تحصیلدار
ایک ہزار بحال رہنے کا اور پانچہزار بصورت ترقی دینے کا جو ذکر ہے وہ بہی غلط ہے۔ مین نے

ترقی بھی پائی بحال بھی ہوں لیکن مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو کچھ نہیں دیا نہ میری دانست مین کسی تحصیلدار نے کچھ دیا رعایا پر برار کرنے کا بیان بھی غلط ہے مستاجرون سے رشوت لینے کا بیان بھی غلط ہے کسی مستاجر سے کچھ نہیں لیا جاتا ہے منتظم صاحب پولس کی نسبت جو ڈاکہ زنی کرانے کا بیان ہے وہ بھی بالکل غلط ہے وہ تو انسداد ڈکیتی کا کرتے ہین میرے علاقہ مین کوئی ڈکیتی اس چار سال مین نہیں ہوئی مرزایان عنایت علی بیگ افضال علی بیگ کا چال چلن جہانتک مجھکو علم ہے اچھا ہے مجھکو گنپت سنگھ کا حال خوب معلوم ہے وہ ایک مشہور بدچلن آدمی ہے وہ وکیل کبھی نہیں ہوا نہ سرٹیفکیٹ اوس کو ملا مین پہلے بھی سلوانی مین رہا ہون اور گذشتہ سال مین چندماہ کے واسطے بھیجا گیا تھا جب مرزا شجاعت علی بیگ کو وہان سے ہٹانے کی ضرورت تھی تا کہ شکایات گنپت سنگھ کی بہ نسبت مرزا شجاعت علی بیگ کے اونکی غیبت مین تحقیقات ہو جاے گنپت سنگھ کا دعوی بالکل غلط ٹھہرا تھا اس وجہ سے وہ قید ہوا تھا مگر ٹھیک حقیقت دعوی کی مجھکو نہیں معلوم ہے مولوی محمد اسحاق خان صاحب بہادر ناظم ضلع مشرق نے تحقیقات کی تھی اور فیصلہ کیا تھا مین اوسی نظامت کے تحت مین تحصیلدار رہون۔

العبد

سید عبدالعزیز تحصیلدار ردیوری

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا { دستخط وزیر صاحب بہادر } ۴ رجماوی الثانی ۱۳۱۱ھ

اظہار منشی باقر حسین تحصیلدار

نمبر ۱۹ باقر حسین ولد ہزبر حسین قوم سید رضوی ساکن خاص بھوپال عمر تخمیناً للعہ سال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے باپ دادا علی پور ضلع مین پوری کے رہنے والے

تھے لیکن میرے دادا البعہدہ منشی گری سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین نوکر رہے اور میرے والد
نائب وکیل ریاست کے عہدہ پر مامور رہے ہے میری پیدایش شہر بھوپال کی ہے اور مین خود ۳۱
سال کا نوکر ہون یعنی غرہ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ کو ابتدائی تقرر میرا ہوا اوس وقت میری عمر تیرہ چودہ سال
کی تھی پمفلٹ مین نے پورا نہین دیکھا تھوڑا سا دیکھا ہے لیکن جو سوالات متعلق اوس کے مجھسے
کیے جاینگے اون کا جواب دونگا۔ بجواب سوالات بیان کیا مجھسے کبھی مرزایان یا نائب وزیر
صاحب بہادر یا ال نے کوئی حبہ نہین لیا نہ مجھپر کوئی دباؤ ڈالا مین نے کسی تحصیلدار سے بھی نہین سنا
اگر کوئی تحصیلدار واسطے بحال رہنے کے اپنے عہدہ پر دیتا یا عموماً تحصیلدارون سے بغرض
مذکورہ بالا کوئی رقم لیجاتی تو یہ امر مجھپر مخفی نہین رہتا ضرور تذکرہ باہمی ہوجاتا میری موجودگی مین جدید
بندوبست ترمیم جمع کا پرگنہ آشٹہ مین ہوا ہے کچھ لین دین رشوت کا نہین ہوا نہ مہتمم بندوبست کو
کسی نے کچھ دیا۔ بہ نسبت جمع کمیاسی کے حال مین جمع گھٹائی گئی یعنی جو سختی تھی وہ رفع کی گئی بعد
چلے جانے مہتمم بندوبست کے اوس پرگنہ سے بھی کوئی شکایت اب تک نہین ہوئی ہے مین نے
نہین سنا کہ تھانہ دارون سے مرزایان خواہ منتظم صاحب پولیس نے کچھ لیا تھانہ دار آشٹہ خاص
آشٹہ مین رہتا ہے جہان مین رہتا ہون اور بہ کثرت ملاقات ہوا کرتی ہے اگر اوس کو کوئی رشوت
واسطے بحال رہنے عہدہ کے دینا پڑتی تو وہ مجھسے ضرور کہتے مجھسے کسی مستاجر نے شکایت
نہین کی کہ ہمسے مرزایان یا نائب مال نے کچھ بھی لیا ہے بہت سے مستاجر ہمارے پرگنہ کے
بعلت باقی داری بے دخل کیے گیے ہین کسی مستاجر نے ہمسے ایسا نہین بیان کیا کہ وہ بوجہ
نہ دینے رشوت کے نکالے گیے ہین نسبت بے دخلی مستاجران کے اور اونکی باقی داری کے
پہلے تحصیل سے رپورٹ ہوتی ہے نظامت مین اور نظامت سے نیابت مال مین اور نیابت مال

سے وزارت مین تب بمنظوری وزارت کے بے دخلی ہوتی ہے میرا مکان شہر بھوپال مین ہے اور لڑکے بالے شہر بھوپال مین رہتے ہین اور جب مین تحصیل مین جاتا ہون وہان لڑکون کو لیجاتا ہون چونکہ میرے والد نے بھوپال مین شادی کرلی تھی اب بھوپال مین توطن ہوگیا بھوپال کے رہنے والون سے جہان تک برادری ہوگئی ہے مردون اور عورتون کی آمدرفت ہوا کرتی ہے مضمون مندرجہ نمبر ۲۸ پمفلٹ جو مجھکو پڑھکر سنایا گیا ہے بالکل غلط ہے میری پیدایش بھی قصبہ سیہور کی ہے اور مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کی بھی پیدایش قصبہ سیہور کی ہے اور مدتون یکجا رہنے کا اتفاق ہوا اور آمدرفت بھی اب تک مردون کی نیز عورتون کی جاری ہے میری واقفیت مین یہ بالکل اونپر بہتان ہے کبھی مین نے اون کو بدچلن نہین دیکھا نہ اون کی بدچلنی میری سماعت مین آئی۔ نسبت قتل کے جو بیان ہے یا بے عفتی مستورات کے دونون باتین ایسی ہین جنکو مین یقین نہین کرتا غلہ جو میرے پرگنہ مین خرید اگیا وہ واسطے بیج کھاد کے بغرض تقسیم کاشتکاران دیہات تحصیل لیا گیا وہ غلہ بلا باڑہی کے کاشتکاران کو دیا جاتا ہے کہ کاشتکاران آسودہ ہون کاشتکاران سے دو روپیہ فی مانی کسر نہین لی گئی مرزایان کی معرفت کوئی خریداری غلہ کی نہین ہوئی۔ باقر حسین تحصیلدار آشٹہ بقلم خود۔

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۶ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بھادر}

اظہار مولانا محمد عباس منصبدار

نمبر ۳۰ مولانا محمد عباس ولد احمد عرب شیروانی قوم شیخ انصاری عمر تخمیناً ۵۰ سال ساکن حال بھوپال نے بقول صالح بیان کیا کہ مین ۱۲۵۳ھ سے بھوپال مین ہون اور مختلف عہدون مین

نوکر رہا ابتدا یہ ہے کہ میرے والد کو لانسنٹ ویلکنسن صاحب پولیٹکل اجنٹ بہوپال نے واسطے
اتالیقی نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے مقرر کرایا تھا سنہ ۱۲۵۳ھ مین میری تنخواہ بلا شرط خدمت
مقرر ہوئی تھی سنہ ۱۲۶۱ھ تک رہی بعد انتقال نواب صاحب مرحوم مین متوسط مقرر ہوا مابین نواب سکندر بیگم
صاحبہ و میان فوجدار محمد خان صاحب کے جو بمنظوری گورنمنٹ انگریزی مختار ریاست مقرر ہوے
تھے بعدہ چند ماہ تک ٹرولین صاحب کے عہد پولیٹکل اجنٹی مین عہدہ وکالت پر منجانب نواب سکندر بیگم
صاحبہ مقرر رہا وہ زمانہ عنقریب تین ماہ کے تھا اس بعد نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے مجھکو طلب کر کے
اپنی سرکار مین نوکر رکھا مہتمم تعمیر جامع مسجد کا مقرر کیا باغات و پورہ جات گرد شہر کا انتظام بہی مجھہ سے
متعلق کیا ازان بعد اوایل عہد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مین جب نواب صدیق حسن خان صاحب
بہادر مرحوم سے عقد ہوا تب مین خدمت تاریخ نویسی پر مامور کیا گیا اور سنہ ۱۲۹۰ھ سے تا سنہ ۱۳۰۵ھ مین
مہتمم نظمات و ممبر مجلس مشورہ کا رہا سنہ ۱۳۰۱ھ سے میرا نام منصب واران شاہی مین لکھا گیا اوس
صیغہ سے پچہتر روپیہ ماہانہ پاتا ہون ۔

نسبت دولت فوجدار محمد خان صاحب مرحوم اور اونکی اولاد کے مین نہین کہہ سکتا کہ کرورون کی دولت
اونکے گھر مین تھی میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم کی وفات پر تقسیم متروکہ کے مابین ہر دو پسران
میان فیض محمد خان مرحوم و میان یار محمد خان مرحوم مین قدسیہ بیگم صاحبہ نے کر دی تھی میان
فیض محمد خان مرحوم کی وفات پر اونکی جائداد متروکہ کچھہ تو ڈیوڑہی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین آکر نیلام
ہوئی اور کچھہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ ریاست مین بذریعہ ضبطی لیگئی میان فیض محمد خان مرحوم و میان
یار محمد خان دونون کے مصارف آمدنی سے بڑہے ہوے تہے بدین وجہ دونون مقروض ہو گیے تہے
حیات قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین اور بیگم صاحبہ مرحومہ نے دونون کا قرضہ ادا کر دیا تھا اور

بروقت وفات میان فیض محمد خان مرحوم اون پر قرضہ بازاریون کا بھی تھا اس سبب سے قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے جو مال نیلام کیا تھا اوس سے قرضہ ادا کیا تھا میان یار محمد خان کی جاگیر قرضہ دو کان گوکل داس گوپال داس مین جسکا شریک و پتی دار رام لال بھی تھا قرق ہوئی تھی اور بعد ادای کے واگذاشت ہوئی تھی - مین نے نمبر ۲۴ پمفلٹ کا جو مجھکو پڑھ کر سنایا گیا ہے سنا یہ بات میری عقل مین نہین آتی کیونکہ ڈیڑھ کرور روپیہ کا ترکہ تو میری سمجھ مین کبھی ریاست مین بھی کسی کو نہین ملا نہ اسقدر خزانہ ریاست مین جمع ہوا نواب جہانگیر محمد خان صاحب کا انتقال جب ہوا وہ مقروض تھے تیئیس ۲۳ لاکھہ روپیہ کے اور سکندر بیگم صاحبہ نے ادا کیا -

نواب غوث محمد خان مرحوم کی گذر اوقات خود اونکی ڈیوڑھی خاص کی جاگیر پر تھی اوس مین کس قدر روپیہ جمع ہو سکتا تھا کیونکہ کل جاگیر کا محاصل صرف ایک لاکھہ روپیہ کے قریب مین تھا اوس مین چھہ پسران نواب مرحوم شریک تھے جن مین اعلی درجہ کے سعد محمد خان تھے اور اونکے ایک پسر منجملہ پسران خرد فوجدار محمد خان بھی تھے - مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ مستورات شہر اور شرفازادیون کو بے عصمت کرتے ہین نہ کوئی واویلا میرے کان تک پہونچا جیسا پمفلٹ نمبر ۲۸ مین درج ہے -

العبد
الحقیر محمد عباس منصب دار

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۶ رجادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار سید احمد تحصیلدار

نمبر ۱۲ سید احمد ولد سید محمد اسمعیل تحصیلدار چھپانیر قوم سید ساکن قصبہ کڑا ضلع الہ آباد عمر تخمیناً ــــ سال

پیشہ نوکری سے نے بلحاظ مذہبی کیا ہین ۸ سال سے تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر ہون ابتداءً مجھکو
یہ عہدہ بعہد انتظام نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم بذریعہ سفارش محمد عسکری خان
صاحب کے ملا تھا اوس وقت سے بحال چلا آتا ہون میری ترقی تنخواہ کی تیس۳۰ روپیہ ماہواری
سے پچاس۵۰ روپیہ ماہانہ پر عہد وزارت حال مین ہوئی ہے لیکن میری کوئی سفارش
مرزایان نے نہین کی نہ مین نے مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر یا ال کو کچھہ دیا اور کسی
تحصیلدار نے بھی ایک حبہ نہین دیا جنکی ترقیان ہوئین پمفلٹ مین جو یہ نمبر ۲۰ لکھا ہے کہ ایکہزار
روپیہ بابت بحالی عہدہ و پانچھزار روپیہ بابت ترقی تنخواہ تحصیلداران سے مرزایان افضال علی بیگ
عنایت علی بیگ نے لیا یہ بات بالکل غلط ہے اگر کسی سے لیا جاتا تو ہمکو معلوم ہو جاتا چھپانیر
کی تحصیل مین میری تبدیلی بہوری سے ہوئی بعد بندوبست ہو جانے چھپانیر کے اس
پرگنہ مین جمع کا اضافہ ہوا ہے بہ نسبت بندوبست سابق کے مجھہ سے کسی نے شکایت رشوت
ستانی مہتمم بندوبست کے نہین کی چونکہ مہتمم بندوبست پرگنہ سے جا چکے تھے ضرور حال کھلجاتا
اگر کوئی بات خلاف مزاج مستاجرون کے ہوتی تحصیلدار کو پوری واقفیت اپنے پرگنہ کے
حال سے ہوتی ہے تحصیلدار پرگنہ سے رعایا گھر تک کا حال کہتی ہے سایر اور ناکون پر جو
خرچہ اون کو پڑتا ہے وہ تک آکر ہمسے بیان کرتے ہین - مرزایان کی معرفت کوئی غلہ خرید نہین ہوتا
ہے نہ کوئی باڑہی لیجاتی ہے رفاہ عام و بیج کھاد کے واسطے اور کوٹھہ کے واسطے غلہ لیا جاتا ہے
وہ بہ نرخ بازار خرید ہوتا ہے تحصیلداران خود خرید کرتے ہین اور عکار فی مانی کسر لینے کا بیان مندرجہ
نمبر ۲۶ پمفلٹ صحیح نہین ہے تہانہ داران سے منتظم پولیس و مرزایان نے کچھہ نہین لیا ہے اگر کچھہ
ایسا لین دین ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہو جاتا تھانہ داران سے برابر ملاقات ہوتی رہتی تھی تذکرہ

ضروری ہی آنا منتظم پولس انسداد وارادات ڈکیتی کا کراتے ہین یہ اولٹا الزام ڈکیتی کرانے کا اون پر جو لگایا گیا ہے غلط ہے - العبد

سید احمد تحصیلدار چھپانیر

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۶ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار سید حامد حسین تحصیلدار

نمبر ۲۲ - حامد حسین ولد طالب حسین قوم سید ساکن قصبہ کاکوری عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری مین سچ کہونگا بقول صالح بیان کیا کہ ۱۲ محرم ۱۲۷۷ھ مین نوکر ریاست کا ابتداءً ہوا تھا ۱۵ سال تک نوکر رہا اوس کے بعد اس ملک سے چلا گیا تہا پہر مین آخر ۱۳۰۷ھ مین آیا اور بعد کرنیل وارڈ صاحب بہادر سی آئی ای وزیر سابق ریاست عہدہ تحصیلداری پر مقرر ہوا اوس وقت سے تحصیلدار ہون عہد وزارت حال مین میری ترقی تیس روپیہ ماہانہ سے چالیس روپیہ پر ہوئی لیکن مین نے مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر سال کو کچہہ نہین دیا نہ کسی نے مجھسے مانگا دربارہ عام مین وزارت سے بحکم سرکار عالیہ میری ترقی ہوئی مجھہ سے کیون کوئی مانگتا اور مین کیون دیتا میرے پرگنہ جنجہیاری کا بندوبست جدید ۱۲۹۷ فصلی مین ہوا جمع بڑہائی گئی لیکن کچھہ شکایت نہین ہے جمع برابر سال بسال تین سال سے وصول ہو کہ آنہ پائی سے بیباقی ہو جاتی ہے مہتمم بندوبست کی نسبت کسی نے اب شکایت رشوت لینے کی مجھہ سے نہین کی نہ میرے علم مین کوئی رشوت ستانی ہوئی ہے غلہ کی خریداری مین کچھہ تعلق مرزایان کا نہین ہے اپنے پرگنہ کا غلہ مین خرید کرتا ہون دو روپیہ فی مانی کسر نہین لیجاتی غلہ ایک قسط چہارم کا خوشی سے رعایا دیتی ہے بہ نرخ

بازار وہی لیا جاتا ہے ستاجران سے میرے علم مین کچہہ مرزایان یا نائب مال نے نہین لیا نہ مجھکو علم ہے نہ میرے پرگنہ مین کبھی مرزایان گیے البتہ بھوپال مین دو مرتبہ اون سے ملاقات ہوئی ہے ایک مرتبہ تقریب دعوت مین دوسری مرتبہ مجھکو وہ راہ مین ملے اور اپنے مکان پر لیگیے تھے مجھکو نسبت تھانہ داران کے بابت رشوت کچہہ علم نہین ہے میرے علاقہ مین تین بار ڈاکہ پڑا مجرم گرفتار ہوے دو ڈاکہ کے جنین سے سمریا کے ڈاکوؤن نے انکار کیا اور مگدہولے کے ڈاکہ والون نے اقبال کیا نو یا دس مجرمون نے اقبال کیا مین نے اقبال اون کا تصدیق کیا کسی نے مجھہ سے نہین بیان کیا کہ منتظم صاحب پولیس ڈاکہ ڈلواتے ہین یہ بات قابل یقین نہین ہے کہ منتظم پولیس ڈاکہ ڈلوائے وہ عہدہ دار خاص انسداد ڈکیتی کے واسطے مقرر ہین ۔

حامد حسین تحصیلدار جیتھاری

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۶ ر جمادی الثانی ۱۳۱۱ سنہ ہجری ۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ

اظہار مولوی عین الدین تحصیلدار

نمبر ۴۲ مولوی محمد عین الدین ولد سرور الدین قوم شیخ صدیقی عمر تخمیناً ۵۰ سال متوطن قصبہ و ضلع رہتک ممالک مغربی شمالی پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نوکر تیئیس ۲۳ یا چوبیس ۲۴ سال کا اس ریاست مین ہون ۷ یا ۸ سال ہوے جب سے عہدہ تحصیلداری کا پایا ایک مرتبہ عہدہ سے علحدہ ہوا تھا جدید انتظام مین اور تین سال تک اوسی حالت مین رہا تہا وعدہ سرکار سے دیا گیا تھا کہ جگہہ دیجائیگی پہر بعد تین سال کے ۱۳۰۶ ھ مین مطابق ۱۲۹۶ فصلی کے تحصیلدار مقرر ہوگیا

اب مین سیوانس مین تحصیلدار ہون یہ علاقہ جاگیر ڈیوڑہی خاص سرکار عالیہ کا ہے جس کا محاصل ڈیوڑہی کے کامدار کے پاس بھیجا جاتا ہے اور انتظام اوس کا ریاست سے متعلق ہے صرف چودہ گانون ریاست کے خالصہ مین ہین۔ مین نے اس عہد وزارت مین دو مرتبہ ترقی پائی ہے اور اسی عہد وزارت مین بعد بیکاری سہ سالہ مجھکو پہر جگہہ بہی ملی ہے مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر مال نے مجھہ سے نہ کچہہ لیا نہ مانگا اگر مجھسے مانگتے تو بہی مین کچہہ نہین دیتا کیونکہ میری ترقی اون لوگون کے اختیار مین نہین تھی میری ترقی دربار عام سالانہ مین بموجودگی دیگر عہدہ داران و تحصیلداران ہوئی تھی میرا کام پسند ہونے سے اب مین پچہتر روپیہ پاتا ہون ایک مرتبہ تیس روپیہ ماہانہ سے میری ترقی پچاس روپیہ ماہانہ پر ہوئی دوبارہ پچاس روپیہ ماہانہ سے پچہتر روپیہ پر ترقی ہوئی مستاجران نے میرے علاقہ کے مرزایان یا نائب وزیر مال کو کچھہ نہین دیا اگر دیتے تو مجھکو شاید علم ہوتا مجھہ سے مستاجران اپنا حال خانگی مثل نفع و نقصان پیداوار کہیتی کے بیان کردیتے ہین اگر کوئی ظلم یا جبر یا سختی اون پر ہوتی ہے تو مجھہ سے بیان کرتے ہین میرے علاقہ سے چودہ گانون کا غلہ ریاست مین اور باقی دیہات کا ڈیوڑہی خاص مین خرید ہوکر جاتا ہے مین خرید کرتا ہون بہ نرخ بازار جو تھانہ سے عام طور پر تجویز ہوا کرتا ہے جسکا تصفیہ بذریعہ چودھریان و واقف کاران کے ہوتا ہے مرزایان کا کوئی تعلق نہین ہے اس پانچ برس کے عرصہ مین ایک مرتبہ مرزا عنایت علی بیگ پھر کہا کہ وہ نہین مرزا افضال علی بیگ علاقہ انگریزی متصل سیوانس کے گانون مین ہاتہی خرید کرنے کو گیے تھے تب شاہ زمان خان قلعہ دار کے گھر مین ٹھہرے تھے اور کبھی اوس پرگنہ مین بھی نہین گیے۔ دو روپیہ فی مانی خریداری غلہ مین لینا جو پمفلٹ مین لکھا ہے غلط ہے کوئی کسر نہین لیجاتی ہے کاشتکاران کو جو غلہ سرکار سے دیا جاتا ہے وہ بلا کسر و باڑہی کے دیا جاتا ہے

اور اوسی قدر تول کر بروقت پیداوار واپس لیا جاتا ہے میرے علم مین منتظم پولیس نے تھانہ داران سے حسب مندرجہ پمفلٹ پانچسو روپیہ فی کس نہین لیا ہے دو تھانہ دار میرے علاقہ مین ہین وہ ضرور مجھسے ذکر کرتے ۔ ٹیکا و پتیا کی نسبت مجھکو یہ معلوم ہے کہ بڑے ڈکیت تھے میرے علاقہ سیوانس مین چند وارداتین ڈکیتی کی تہین نیز علاقہ ساگر و گوالیار وغیرہ مین بھی ڈکیتی کرتے تھے بہت مشہور ڈکیت تھے بروقت گرفتاری میرے اجلاس مین اقبال جرایم ڈکیتی کا دونون نے کیا تھا۔ وہ مستوجب اوس سزا کے تھے جو اونکو دیگیی ہے منتظم پولیس پر الزام ڈاکہ زنی کرانے کا غلط ہے وہ انسداد ڈکیتی کا کرتے ہین یہ اون کا کام ہے ۔

العبد
محمد عین الدین تحصیلدار سیوانس

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر دام اقبالہ

اظہار حکیم سید اعظم حسین تحصیلدار

نمبر ۲۴ ۔ مولوی اعظم حسین ولد محمد زکی قوم سید ساکن سندیلہ ضلع ہردوئی ملک اودہ عمر تخمیناً ۔۔۔ سال پیشہ نوکری بحلف مذہبی میرے والد حکیم محمد زکی مرحوم و میرے دادا حکیم خادم حسین مرحوم و پردادا حکیم بقاء اللہ خان مرحوم اس ریاست مین نوکر رہے اوسی وجہ سے میری تنخواہ سال پیدایش سے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے مقرر کردی تھی جب مین ہوشیار ہوا کام سپرد ہوا بعد انتقال بیگم صاحبہ مرحومہ سرکار عالیہ نے مجھکو مختلف عہدون پر مقرر کیا اب نو سال سے عہدہ تحصیلداری و نیابت نظامت پر مامور ہون سکونی مرد انپور اسلام نگر بہروندہ

اچھاور مین تبدیلی ہوتی رہی لیکن اب عنقریب پانچ سال سے برابر اچھاور کے پرگنہ کا تحصیلدار ہون
میری ترقی اس عہد وزارت مین ہوئی پچاس روپیہ ماہانہ سے ساٹھہ روپیہ ماہانہ پر اور دو مرتبہ مجھکو انعام
ملا یہ ترقی اور انعام پانا بذریعہ سفارش مرزایان کے نہین ہوا نہ میری اور مرزایان کی کوئی رسم وراہ و
آمد رفت ہے اتفاقاً شادی بیاہ مین جب عام نیوتہ ہوتا ہے تو مین اون کو اور وہ مجھکو بلاتے ہین
اس کے سوا کبھی جانے آنے کا اتفاق نہین ہوتا ہے میری ترقی اور پانا انعام کا بالکل وزارت کی
تجویز سے ہوا جسوقت میری ترقی ہوئی ہے اوس وقت تک نہ مین کبھی نائب وزیر صاحب مال
کے سلام کو گیا تھا نہ وہ مجھکو پہچانتے تھے یہ ترقی میری سب سے پہلے دربار مین ہوئی تھی دوسرے
دربار مین نائب صاحب مال سے مین نے ملاقات کی تھی ۔ مین ایک گنپت سنگھہ نامی کو جانتا ہون
جو تیس برس سے زیادہ عمر کا آدمی ہے دراز قد چیچک رو وہ اپنے کو مختاری پیشہ ظاہر کرتا ہے سلوانی
مین رہتا تھا جب مین تحصیلدار تھا وہ گنپت سنگھہ نہایت بدچلن ہے اوس نے ایک مرتبہ پروارون
کی قوم سے مذہبی تعرض کیا تھا اون لوگون نے اوس کو خوب پیٹا تھا اہل عملہ نے مجھہ سے بیان کیا
تھا کہ یہ مخبری کی جھوٹی عرضیان لکھا کرتا ہے اور سب اوس سے خائف تھے سید عبدالعزیز تحصیلدار
سابق و سید افضل حسین مرحوم تحصیلدار سابق سلوانی کی نسبت فرضی عرضیان اسی کی مختاری مین
بہت سی گذری تھین سب لوگون کو اوس پرگنہ کے یہ حال معلوم تھا بہت مشہور تھا وہان کا قدیم
قانونگوے چنی لال بھی مجھہ سے بیان کرتا تھا ۔ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال نے
میرے علاقہ کے مستاجرون سے حسب مندرجہ دفعہ ۲۵ پمفلٹ نہ کوئی رقم طلب کی نہ وصول
کی بلکہ کوئی مستاجر بھوپال مین بابت اس معاملہ کے طلب ہی نہین ہوا اگر کسی مستاجر کی
نسبت مین رپورٹ کی تو اوس کی نسبت البتہ حکم مناسب ہوا میرے علاقہ مین تین گانون

پہلے سے خام تحصیل تھے اور چھبیس عدد گانون کی بابت بوجہ باقی واری و ناوہندی و ناداری مستاجران کے مین نے رپورٹ واسطے خام تحصیل کے کی تھی وہ رپورٹ منظور ہوئی تھی مین نے خام تحصیل کر کے روپیہ بیباق کیا کسی قسم کی شکایت نہین ہوئی یہ بات بالکل غلط ہے کہ تھانہ داران سے فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ منتظم پولیس لیتے ہین اگر کوئی تھانہ دار نہین دیتا ہے تو برخاست ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا امر ہوتا تو مجھپر مخفی نرہتا۔ غلہ جو سرکاری کوٹھہ کے واسطے خریدا جاتا ہی وہ مین خود خرید کر کے بھیجدیتا ہون مرزایان کی معرفت کوئی خریداری نہین ہوتی۔ ہمارے علاقہ کے واسطے تو نائب وزیر مال کا یہ حکم پہونچا ہے کہ جس جگہہ پیداوار غلہ کا ہو جس قسم کا اون سے بقدر بہم پہونچنے کے جو خوشی سے کاشتکار مستاجر دین وہ لیا جاسے کوئی سختی۔ بقدر چہارم لینے کے بھی نہین ہے۔ اور نرخ کے باب مین بھی یہ حکم ہے کہ جس گانون مین جو نرخ معین ہو جس طرح ساہوکار خریدتے ہین تحصیلدار بھی خرید کرین فی مانی دو روپیہ کسر لینے کا جو ذکر پمفلٹ مین لکھا ہے غلط ہے اور بے وجہ ہے۔

میرے علاقہ مین اندر پانچ سال کے صرف دو ڈکیتیان ہوئین اون کا پتہ لگ گیا لیکن ڈکیتی کرانا منتظم پولیس کا کام نہین ہے یہ بات بالکل جھوٹ بعید از قیاس ہے فقط

العبد

دستخط اعظم حسین تحصیلدار انچھاور

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۷ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی احسان حسین وکیل

نمبر ۲۵ مولوی احسان حسین ولد سید بخش حسین توم سید ساکن منڈوہ ضلع فتحپور ہسوا حال ساکن بھوپال عمر تخمیناً ملعہ سال پیشہ وکالت بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین اس ملک بھوپال مین ۱۹ سال سے ہون پہلے مین نے سرکار انگریزی کی نوکری بندوبست و ضلع وڈاک و کورٹ مین کی جب وہان سے تخفیف مین آیا تو مین نے اس ریاست مین آکر نوکری کی مین سررشتہ دار محکمہ اپیل مجلس مشورہ سرکار عالیہ کا رہا اور منصدی مال نظامت مشرق کا رہا پھر مین نے اوس سے علحدہ ہوکر پیشہ وکالت کا اختیار کیا۔ مین ریاست کے محکمہ جات مین نیز اجنسی سیہور و عدالت ہاے چھاونی ورزیڈنٹی اندور مین کام کیا کرتا ہون مجھکو سارٹیفکٹ وزارت ریاست بھوپال سے ملا ہے نیز محکمہ جات انگریزی متذکرہ صدر سے۔

سوال ۔ آپنے پمفلٹ ضیاء الحق کا دیکھا۔ جواب مین نے دیکھا۔ سوال چونکہ آپ نامی وکیل ہین اور آپکے تعلقات جو وجہ واقفیت حالات ملک ہو سکتے ہین بسبب وسیع خیال کیے جاتے ہین آپ بحلف بتایئے کہ اس پمفلٹ مین کس قدر بیانات صحیح یا غلط درج ہین جواب نمبر ۱ ۔ مقدمہ کی نسبت مجھکو اس قدر معلوم ہے کہ منشی حسین خان مرحوم نے اپنی کُل جائداد غیر منقولہ کی نسبت ایک تحریر سرکار مین لکھکر بھیجی تھی کہ میری وفات پر یہ جائداد بہ تولیت منشی نجیب خان بہ بےبرادر کے رکھی جاوے۔ چنانچہ بعد انتقال منشی حسین خان کے نجیب خان کو سرکار عالیہ نے متولی مقرر کیا عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان نے مجھکو بابت ہنڈویات و قرضہ کے مقدمہ چلانے کے واسطے بہ تحریر ایک دستاویز کے وکیل مقرر کیا اس کل ہنڈویات و قرضہ یافتنی حسین خان مرحوم کی تعداد دو لاکھ بیان کی گئی تھی۔

اب تک وہ مقدمہ اس وجہ سے دایر نہین ہوا کہ مجھکو مختتانہ نہین ملا ہے منشی نجیب خان کو حساب کل جائداد کا داخل کرنا پڑتا ہے ایسے معاملہ مین اگر رشوت خرچ کی جاتی تو عظیم اللہ خان مجھ سے ضرور آکر کہتے۔ جہان تک مجھکو علم ہے۔ اس مقدمہ کی بابت جو ذکر رشوت دینے کا پمفلٹ مین ہے غلط ہے۔ مرزایان کا کوئی تعلق اس معاملہ مین نہین نہ نائب وزیر صاحب مال سے تعلق ہے خود سرکار عالیہ کی تجویز و حکم سے انتظام ہوا ہے عظیم اللہ خان سے عرضیان بالا بالا سرکار مین بھیجی تھین۔ اون پر سرکار عالیہ سے حکم جاری فرمایا کہ کوتوال شہر ساہوکاران کو ممانعت کردین کہ وہ روپیہ ہنڈویات کا عظیم اللہ خان کو نہ دین بلکہ نجیب خان کو دین۔ نمبر ۲ مقدمہ مندر جین مت کا خلاف اصلیت کے لکھا ہے۔ کرنیل وارڈ صاحب کے وقت مین نہ کوئی تعمیر ہوئی نہ کہودا گیا اس وزارت کے عہد مین جدید عمارت مندر پر جب بنائی گئی تو ابتدا یہ مقدمہ میری وکالت سے مجسٹریٹی مین دایر ہوا اور بعد کو منشی ظہور علی احمد بھی وکیل ہوئے اس مقدمہ مین ایک فریق وشینو مت کے وکیل بٹولال و عبد الوالی تھے اس طرح ہندو اور مسلمان دو مخالف جینی مت مدعا علیہم کے دعوے وار کہدوانے عمارت مندر جدید کے تھے۔ آخر کار بعد ملاحظہ وزیر صاحب ریاست بحکم اخیر سرکار عالیہ وہ عمارت جدید کہودی گئی۔ تجویز مجسٹریٹی و نیابت وزارت فوجداری و وزارت ریاست و سرکار عالیہ سب بالاتفاق اس بنیاد پر تہین کہ بغیر حصول اجازت کے تعمیر جدید ہوئی وہ ناجائز ہے۔ اگر حکم محکمہ وزارت کا پہلے ہوا ہوتا تو جواب وہی مین پیش کیا جاتا۔ یہ مقدمہ صیغہ فوجداری کا تھا نائب وزیر صاحب مال سے کچھ علاقہ نہین تھا نہ مرزایان سے کچھ واسطہ تھا۔ نمبر ۵۔ ناصر خان کے مقدمہ کا جو ذکر ہے وہ غلط لکھا گیا ہے۔ اس واسطے کہ وہ مقدمہ بحکم قاضی صاحب و مفتی صاحب بمنظوری حضور

سرکار عالیہ موجب فتواے شرعی فیصل ہوا ہے یہن اس مقدمہ مین ابتدا سے آخر تک وکیل رہا اس مقدمہ
کی تحقیقات منتظم پولیس صاحب نے موقع پر جاکر کی تھی۔ دران حالیکہ ناصر خان موقع پر موجود نہین تھا۔ بلکہ ناصر خان
حوالات مین بمقام شہر بھوپال موجود تھا اور دوبارہ صدر المہام صاحب یعنی سشن جج نے موقع پر جاکر تحقیقات
کی اور ناصر خان کو حدود موضع مین بھی نہین آنے دیا صرف مین بطور وکیل کے منجانب مدعا علیہ حاضر رہتا
تھا اور درمیان کارروائی مین وزارت سے ایکمرتبہ مسل طلب ہوکر ملاحظہ کیگئی تھی اور واسطے پیش کرنے
ثبوت مزید کے حکم ہوا تھا۔ لیکن مدعیان نے اپنی مجبوری و عجز ظاہر کیا تھا۔ اس مقدمہ مین رشوت
کا دیا جانا بالکل غلط ہے۔ اسلیے کہ مجھہ سے اور ناصر خان سے بہت دوستی ہے اور اس مقدمہ مین مین نے
ناصر خان سے حلف لیا تھا کہ وہ کسی کو کچھہ نہین دیگا یہانتک کہ مین نے محنتانہ بھی اوس سے نہین لیا تھا
جسکی نسبت میر احساب دفتر شاہد ہے تو کسی دوسرے کو مین کب دینے دیتا اور میرے علم مین کسی سے
ناصر خان یا اوسکے کسی متوسل سے رشوت طلب بھی نہین کی مقدمہ فوجداری مین تھا نائب مال سے کچھہ
واسطہ نہین تھا۔ نہ مرزایان کا کچھہ تعلق اوس سے تھا۔ نمبر ۹۔ مین ہزاری مل سیٹھہ تحویلدار حضور تحصیل و سری کشور
سیٹھانی کے مقدمہ کا جو ذکر ہے اسمین جو یہ صرف زر رشوت برائت مدعا علیہ کی لکھی ہے محض غلط ہے
اسمقدمہ مین یہن اور بابو غلام محی الدین وکیل ازجانب مدعیہ تھے۔ اور منشی فخر الدین و منشی احمد حسین وکیل
ازجانب مدعا علیہ ہین۔ ابتک مقدمہ ختم نہین ہوا صرف شہادت زبانی پیش ہوئی ہے۔ تین ہزار روپیہ
جو منجانب مدعیہ دینا بیان ہوا ہے بالکل غلط ہے مدعیہ کو تیس روپیہ بھی نقد دینے کی اسوقت مقدرت
نہین ہے۔ قرض پر گذر اوقات ہوتی ہے اور مجھکو پورے طور پر یقین ہے کہ اسمقدمہ مین مرزایان کا کوئی تعلق
یا اغوا اسمقدمہ مین نہین ہے نمبر ۱۰ مقدمہ سیٹھہ گمبیر مل سری مل یہ مقدمہ صرف پانچہزار روپیہ کا نیابت مال مین دائر تھا
مین ازطرف سری کشور زوجہ کندن مل کے وکیل تھا۔ اور منجانب سری مل گمبیر مل کے منشی ظہور علی احمد وکیل

تھے۔ یہ مقدمہ حالت دوران مین حسب درخواست سیٹھ گوکل داس گوپال داس محکمہ وزارت سے کسی ضرورت
مین طلب ہوا تھا۔ جہانتک مجھکو خیال ہے شاید بار قرضہ سیٹھ وگی پونم چند سنگھٹی کی بابت کوئی امر دریافت
طلب ہوگا وزارت سے پھر حکم ہوگیا کہ عدالت دیوانی سے مقدمہ کا فیصلہ حسب قانون و روئداد ہوگا صیغہ
مال سے نہین ہونا چاہیئے۔ چنانچہ مقدمہ متدایرہ صیغہ مال نیابت مال سے خارج کردیا گیا پانچہزار کے مقدمہ
مین آٹھ ہزار روپیہ رشوت مین دیا جانا نائب وزیر صاحب مال و مرزایان کا قیاس مین بھی نہین آتا۔ اور مقدمہ
کا کوئی فیصلہ روئداد پر ہوا ابھی نہین۔ نمبر ۱۲۔ امداد حسین منصبدار کی زوجہ کو مرزا افضال علی بیگ کا حیلہ سے
بلاکر محبوس کرلینا اور امداد حسین کو دھمکا کر طلاق دلوانا۔ اور دو ہزار روپیہ کا دینے کا ارادہ کرنا الی آخرہ سب
غلط ہے۔ اسکا صحیح حال یہ ہے کہ امداد حسین نے تحریری طلاق اپنی زوجہ بسم اللہ نامی کو دی تھی ۔۔
دران حالیکہ اوسکی زوجہ خود اوسی کے قبضہ مین تھی۔ بعد طلاق کے مرزا افضال علی بیگ نے اوس عورت
سے نکاح شرعی کیا اس واقعہ کی صحت کا الیقین مجھکو منشی سعید اللہ وکیل کے بیان سے ہوا ہے کیونکہ تحریر
دستاویز طلاق منشی سعید اللہ وکیل کے مکان پر اور اونکی فہمایش سے ہوئی تھی۔ جبکہ بابین زوجہ و شوہر
کے ناخوشی ہوگئی تھی۔ نمبر ۱۳۔ احمد حسین کا ایکسال کیواسطے قید کرانا نسبت مرزایان کے لکھا ہے یہ غلط ہے
احمد حسین کو کوئی سزا قید کی ابتک نہین ہوئی۔ نمبر ۱۴۔ غلط ہے مخبری دہرم چند کا جو ذکر ہے۔ جس زمانہ کا
بیان ہے دہرم چند برادر گلاب چند اس عہد وزارت سے بہت پہلے زمانہ نیابت احمد رضا خان صاحب مین
اور بعد انتظام نواب صاحب بہادر مرحوم وفات پا چکا تھا۔ اور پچیس ہزار روپیہ کا دینا بھی غلط ہے محمد اسحاق کو
خود سرکار عالیہ کے حضور مین ایسا رسوخ تھا کہ وہ مرزایان سے خود رشوت لے لیتے۔ اگر موقع پاتے نمبر ۱۵۔ منشی
حسین خان کی چوری کا مقدمہ جو لکھا ہے۔ اوسمین آٹھ ہزار کی رشوت ستانی بالکل غلط لکھی ہے۔ از جانب
فیاض حسین مین اور مرزا محمد حسین وکیل تھے اور جانب منشی حسین خان مرحوم سے بابو غلام محی الدین وکیل تھے

منشی حسین خان نے اپنے حلفی اظہار مین لکھا یا کہ مجھکو فوجداری مین کوئی دعوی نہین ہے فیاض حسین خان
میرا عزیز ہے اگر مجھکو بطور خود مطالبہ ادا کریگا تو خیر ورنہ مین دیوانی مین دعوی کرونگا اس بیان پر بوجہ عدم
ثبوت کے صدر المہام صاحب نے دعوی خارج کردیا مرزایان و نائب مال سے کوئی تعلق نہین تھا۔
نمبر ۱۹۔ دو لاکھ روپیہ عین المال سرکاری کا کہا جانا نسبت مہتمم سایر کل و نائب وزیر صاحب مال و مرزا صاحبان
کا لکھا ہے سو اوس مال مین منشی اکرام الدین حیدر مہتمم سایر کل تھے ۱۲۶۸ھ سے میرے اور اونکے درمیان
مین تعلق دشمنی ہے۔ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ مرزایان و منشی اکرام الدین حیدر کے درمیان مین برتاو دوستانہ
نہین ہے بلکہ جہانتک مجھکو علم ہے دو جانب سے دلون مین کشمش ہے ایسی حالت مین یہ اتفاق ہونا خلاف
قیاس ہے۔ نمبر ۲۰۔ دربار تحصیلداران ایک ایک ہزار روپیہ تحصیلداران کا واسطے بحال رہنے عہدہ کے
اور فی کس پانچہزار واسطے ترقی عـــہ یا عـــہ ماہانہ کے دینا غلط ہے۔ علی اوسط تحصیلدار میرا خاص
عزیز ہے مجھ سے کسی طرح یہ امر مخفی نرہتا ایکہزار روپیہ واسطے بحالی کے دینا یا پانچہزار واسطے ترقی کے
دینا اونکے امکان سے باہر تھا اگر ایسی نوبت پہونچتی تو وہ مجھ سے مدد مانگتے۔ اور بھی چند تحصیلداران سے
مجھسے دوستی ہے۔ مجھکو ضرور معلوم ہوتا۔ اور تحصیلداران اگر ہزار کرتے تو اپنے موکلون سے ساہوکاران
کاشتکاران مستاجران سے مجھکو خبر ملجاتی۔ عبد الحکیم خان کی پنشن ہوگئی ہے اور مقصود علیخان سیالانہ وارون
مین ہوگیے ہین اور ضامن علی کی بھی پنشن ہوگئی ہے تین سال ہوے زیر تجویز نہین ہین۔ نمبر ۲۱۔ مین
جو تھانہ دارون کی نسبت رشوت دینے کا بیان نسبت منتظم پولس لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اس سررشتہ مین
بھی میرے اعزا و دوست اکثر ہین ضرور مجھپر یہ بات کھلجاتی اگر ایسا ہوتا۔ نمبر ۲۳۔ ذکی الدین تھانہ دار کو نائب
وزیر مال کا رشتہ دار جو پمفلٹ مین لکھا ہے۔ یہ بات بالکل بہتان و غلط ہے۔ ذکی الدین میرا رشتہ دار اور رہنے والا
کٹرہ ساوات ضلع فتحپور کا ہے نائب وزیر مال سے کسی قسم کی قرابت جدیت ہموطنی بھی نہین ہے اور

ہاتم نسبت تک نہین ہین نمبر ۲۴ مین ڈیڑہ کروڑ روپیہ کا تغلب کرنا مرزایان و نائب مال کا ازان میان یار محمد خان بابت ترکہ پدری جو لکہا ہے یہ سب سے زیادہ غلط ہے۔ نواب غوث محمد خان مرحوم مورث کی کل املاک متروکہ کی تعداد گیارہ لاکھ پچانوے ہزار روپیہ قایم ہوکر دعوی ایک حصہ وارثہ ملکہ بی بی صاحبہ کی طرف سے جو زوجہ میان عادل محمد خان کی تہین عدالت مین دایر ہوا بنام میان یسین محمد خان صاحب جاگیردار کے جو ابتک زیر تحقیقات ہے اور غوث محمد خان کے چھہ پسر و چھہ دختر ہیں اس کل متروکہ مین صرف قریب سوا لاکھہ روپیہ کے حصہ فوجدار محمد خان پدر میان یار محمد خان کا ہوتا جو دو پسران فیض محمد خان و یار محمد خان پر تقسیم ہوکر نصف نصف آتا جبکہ نواب غوث محمد خان کے متروکہ کا حال یہ ہے جو ایک مرتبہ رئیس اس ملک کے تھے تو میان فوجدار محمد خان جاگیردار کے پاس اس قدر روپیہ کہان سے آیا چونکہ مین عرصہ سے اس ملک مین ہون جہانتک مین واقف ہوا ہون نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم مالک ریاست تہے پچیس لاکھہ روپیہ کے مقروض مرے تھے نواب یار محمد خان کو کوئی خطاب نوابی کا نہین ہے لوگ بول دیتے ہین یہ ہمیشہ قرضدار رہے۔ اور ابتک مقروض ہین ڈگریان جاری ہین۔ نالشین دایر ہین یہ حال اونکا جب سے اس ملک مین آیا دیکہتا ہون ایکمرتبہ کل جاگیر قرق ہوگئی بعلت قرضہ کے پس اگر اونکے پاس اسقدر دولت ہوتی ڈیڑہ کروڑ روپیہ کی تو ان حالتون مین کیون بسر کرتے دوسرے بہائی اونکے فیض محمد خان بہی مقروض مرے جایداد نیلام ہوئی سرکاری مطالبہ ابتک باقی ہے اور بازار کا بہی اور نیز اونکی بیوہ پر قرضہ باقی ہے نمبر ۲۵ مین جو ہر مستاجر سے پانچسو روپیہ لینے کا ذکر نسبت مرزایان و نائب مال کے لکہا ہے اسکی نسبت میرا یہ بیان ہے کہ بہت مستاجر میرے دوست ایسے ہین جو تجارت پیشہ و مہاجنی پیشہ و وکالت پیشہ ہین اس عرصہ چار پانچ سال مین کسی قسم کے آدمی نے مجھسے ایسا ذکر نہین کیا کہ ہمکو کچھہ دینا پڑا ہے یا پڑتا ہے یا کوئی مانگتا ہے اگر اشخاص مفصلہ ذیل ہین سے

کسی کو بھی کچھ دینا پڑتا تو مجھ سے ضرور ذکر کرتے - سیٹھ گنیشی لال سیٹھ نند لال - ناصر خان - ملا رجب علی - ملا محمد علی - منشی سعد اللہ وکیل سید نظیر حسین - لچھمن پرشاد - ہزاری لال شیخ عنایت اللہ پدر سلامت اللہ - یہ سب لوگ ہین مستاجر ہین بدین وجہ مجھکو پورے طور پر یقین ہے کہ بیان رشوت مندرجہ پمفلٹ بالکل غلط ہے - علاوہ اشخاص مندرجہ بالا پرگنات کے مستاجران بھی جو میرے موکل ہین وہ اکثر آتے جاتے ہین کسی نے کبھی ایسا ذکر نہین کیا - علاوہ بران عقل سے بھی باہر ہے کہ فی مستاجر پانچ سو روپیہ لیا گیا یہ کیسے ممکن ہے کہ جو سو روپیہ سال آمدنی کا مستاجر ہے وہ بھی پانچسو روپیہ دیتا اور جو دس ہزار سال آمدنی کا مستاجر ہے وہ بھی پانچسو روپیہ دیتا - نمبر ۲۶ بھی بہت غلط ہے کیونکہ خلاف عقل ہے کہ سات لاکھہ روپیہ کے غلہ کے اوپر دو روپیہ فی مانی کی کسر کے حساب سے ایک قسط چہارم کے غلہ کے عوض جسکی تعداد خود سات لاکھہ سے کم ہوگی وصول ہوسکتا اگر سات لاکھہ روپیہ کا غلہ بحساب دس روپیہ فی مانی خرید کیا جاے تو اوس کی کسر دو روپیہ فی مانی کے حساب سے البتہ ممکن ہے دوسرے اکثر غلہ ہی لیا گیا کسی جگھہ اتفاق سے روپیہ لیا گیا ہے غلہ لینے کی حالت مین تو کسر نہین ہوسکتی غلہ کی خریداری بذریعہ تحصیلداران کے ہوئی ہے - نمبر ۲۸ - بالکل غلط ہے مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان زنا بالجبر کے مرتکب کسی شریف یا رذیل عورت سے ہوے ہون اگر ایسا واویلا ہوتا تو مجھکو ضرور خبر ملتی - مکان شہامت خان والا دو سو قدم کے فاصلہ پر میرے مکان سے ہے اور عنقریب سو قدم کے فاصلہ پر مرزایان کا مکان ہے - نمبر ۲۹ بالکل غلط ہے اس مقدمہ مین مین بھی وکیل مدعا علیہ کا تھا قاضی صاحب و مفتی صاحب نے قتل خطا تجویز کر کے فتوی لکھا اور دیت دلانے کی تجویز کی جو وارثان مقتول نے لینا قبول نہین کیا اس وجہ سے بحکم حضور سرکار عالیہ بر بناے

فتواے شرعی محمد رشید خان رہا کیا گیا محمد رشید خان چند روز سے ملازم تھا اور قبل ماخوذی اس مقدمہ کے ایک مرتبہ چند ماہ تک معطل بھی رہا تھا وہ مقروض تھا مجھکو مختنانہ بھی نہین دیسکا تھا تو اس قدر روپیہ چار ہزار پانچسو کہان سے پاتا جو رشوت مرزایان کو دیتا یا نائب وزیر مال و منتظم پولیس کو یا بابو ایزد بخش کو دیتا جمال الدین کی نسبت مجھکو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بہت بدچلن و مفتری آدمی ہے جو اپنی حرکات کی وجہ چھاونی سیہور سے بعہد کرنیل ولی صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ خارج کیا گیا تھا بھوپال مین بھی مین نے اوس کی بدوضعی کی باتین سُنین یہ عادت اوس کی خلقی تھی کہ لوگون کو بہکا کر جھوٹی نالشین حکام پر کراتا تھا - ریاست بھوپال سے اوس کو وکالت کی اجازت کبھی نہین ملی تھی نہ چھاونی سیہور سے وہ بلا اجازت مختار بنکر روپیہ وصول کرتا تھا قریباً مجھکو ۱۹ سال اس ملک مین رہتے ہوے ہین اس ملک مین ہزارون خبرین جھوٹی بنائی اور مشتہر کی جاتی ہین جس مین فیصدی ایک بھی صحیح نہین نکلتی اس سبب سے ہملوگون کو ایسی باتون پر یقین نہین ہوتا -

العبــــــــــــــد

احسان حسین وکیل

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۷ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ -

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی محمد سعد اللہ وکیل

نمبر ۲۷ - منشی سعد اللہ ولد صبغت اللہ قوم شیخ عمر [illegible] سال پیشہ وکالت متوطن اجمیر شریف نے
بحلف مذہبی بیان کیا کہ ۳۰ سال سے بھوپال مین سکونت ہی سنہ ۱۲۷۹ھ مین میرے والد بھوپال مین آکر
ملازم ہوئے مین اونکے ساتھ رہا وہ مختلف عہدونپر مثل مہتممی کوٹھہ وغیرہ نوکر رہے اور سنہ ۱۲۹۲ھ مین وفات
پائی میرے واسطے عہدۂ روبکار نویسی مجلس مشورہ کا تجویز ہوا تھا لیکن مین نے بوجہ قلت تنخواہ کے
منظور نہین کیا اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا عہد مدار المہام منشی جمال الدین خانصاحب بہادر مرحوم مدار المہام
ریاست مین امتحان وکالت کا دیکر سند حاصل کی تھی جب سے وکالت کرتا ہون میرے پاس پانچ گانون
مستاجری کے بھی ہین جسمین سے تین گانون ۱۲ سال کی مدت سے ہین اور باقی ماندہ دو گانون حال مین لیے
ہین اور ایک گانون مستاجری مین جاگیردار صاحب سے لیا ہی - مجھسے مرزایان افضل علی بیگ و عنایت علی بیگ
یا نایب وزیر صاحب بہادر رمال نے کچھ نہین لیا نہ میری دانست مین کسی مستاجر سے کچھ لیتے ہین مجھکو بوجہ
پیشہ وکالت کے مستاجران و مہاجنان سے لین دین و ارتباط حاصل ہے مجھسے ایسی باتین مخفی نہین رہ سکتین
پمفلٹ جو از نام ضیاء الحق چھپا ہے جسمین مطبع کا نام ظاہر نہین کیا گیا مین نے پڑھا ہے - مین اس پمفلٹ
کو بالکل غلط سمجھتا ہون اور مین چند امور جن سے مجھکو ذاتی واقفیت ہی نسبت غلط ہونے پمفلٹ کے
بیان کرتا ہون مرزایان کی نسبت پمفلٹ مین لکھا ہے کہ وہ نہ ریاست کے نوکر ہین نہ موروثی و خاندانی
تعلق ہے حالانکہ وہ ایسے تعلق رکھنے والے ریاست کے ہین کہ روز پیدایش سے پچاس پچاس روپیہ ماہانہ
اونکا ریاست سے مقرر ہوا تھا اور رفتہ رفتہ اوسمین بنظر استحقاق قدامت ترقی ہوتی گئی اب تین سو روپیہ ماہانہ
مرزایان کو ملتا ہے اور اسیقدر اونکی مستورات و بچون کو بلا شرط خدمت ملتا ہے علاوہ اس تنخواہ کے جو اونکے
بعض پسران کو بعوض نوکری کے مشروط بخدمت ملتا ہے تنخواہ جو بلا شرط خدمت مرزایان و انکے بال بچونکو

ملتی ہے اس عہد وزارت سے پہلے کی ہے اور ایک جز و رقم جو اس زمانہ مین مقرر ہوئی ہے وہ بلا سفارش و
رپورٹ وزارت کے سرکار عالیہ کے حکم خاص سے مقرر ہوئی نسبت مرزا امجد بیگ والد مرزایان کے جو پمفلٹ
مین روایت نسبت ملازمت ناکپور کے لکھی ہے بالکل جھوٹ ہے مین نے معتبرین سے مثل حکیم محمد اشرف
خان عرف بندی چھوٹے خان و نیز بخشی قدرت اللہ وغیرہ سے سنا ہے کہ وہ کبھی ناکپور مین نوکر نہین رہے البتہ
راحت گڈھ مین چند روز نوکر رہے تھے وہان کی رئیسہ پٹھانی صاحبہ کے نام سے مشہور ہوئی تھین جن کو
فوج سیندھیا نے شکست دی اور مرزا امجد بیگ مرحوم کا مدار ریاست کو مجبور کیا کہ خزانہ بتا دین اور بہت
شدائد اونپر ہوے لیکن بسبب دیانت داری کے نہین بتایا پھر موقع پاکر وہانسے نکل آے اور چونکہ اونکی خواہش
اسلامی ریاست مین نوکری کی تھی اور راحت گڈھ والون سے تعلقات رشتہ داری اس ریاست کے
بھی تھی بعہد انتظام قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ریاست مین عہدہ وکالت پر مقرر ہوے اوسوقت عہدہ وکالت کا
بہت معزز خیال کیا جاتا تھا ایسا کہ بعد مدار المہام کے اوسکا درجہ خیال کیا جاتا تھا - یہ بیان بھی پمفلٹ مین جھوٹا
لکھا ہے کہ والدہ مرزایان کی ایک شملہ کی رہنے والی کسبی تھی درحقیقت والدہ اونکی رہنے والی سہسوان
ضلع بدایون کی ہین اور دختر اکبر خان پٹھان کی ہین - جہانتک مجھکو معلوم ہے وہ ایسی معزز ہین کہ تقریبات
مین اونکے گھر پر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ و نواب جہانگیر محمد خانصاحب مرحوم و نواب سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ تشریف لاتی تھین اور جب دورہ مین نواب سکندر بیگم صاحبہ بمقام سیہور جاتی تھین مرزا امجد بیگ صاحب
مرحوم کے مکان پر تشریف لیجاتی تھین - مرزا ایاز علی بیگ عہدہ مجسٹریٹی شہر پر بعہد کرنیل وارڈ صاحب
بہادر سے مقرر ہین اور اوس سے پہلے ریلوے مجسٹریٹ تھے اور منصف عدالت دیوانی بھی رہی ہین -
منشی حسین خان مرحوم کے مقدمہ کا ذکر نمبر ایک مین جو لکھا ہے وہ بھی غلط لکھا ہے بلکہ فیصلہ مقدمہ کا بربناے
وصیت نامہ نوشتہ منشی حسین خان مرحوم خود سرکار عالیہ نے کیا ہے - درخواست پر عظیم اللہ خان کے

دوبارہ سرکار عالیہ نے توجہ فرمائی اور قاضی صاحب ومفتی صاحب سے نسبت جواز یا ناجوازی وصیت نامہ کے فتوی طلب کیا اور بالاتفاق فتوی نسبت جواز وصیت نامہ کے قاضی صاحب ومفتی صاحب نے دیا تب درخواست عظیم اللہ خان کی سرکار عالیہ نے خارج فرمائی اس درخواست کو مین نے بطور وکیل عظیم اللہ خان کے لکھا تھا اور پیروی کی تھی اس سبب سے خوب واقف ہون۔ اسیطرح دیگر مقدمات کا حال ہے کہ رشوتون کا لینا اور ڈاکون کا ڈلوانا جو نسبت سرکاری عہدہ داران کے باشتراک مرزایان پمفلٹ مین لکھا ہے سب غلط ہے۔ الزام نسبت بے عصمت کرنے شریف عورتون کے جو مرزایان پر لگایا گیا ہے بالکل غلط ہے وہ ہرگز زانی نہین ہین منشی امداد حسین سابق نائب مہتمم بندوبست کی زوجہ بسم اللہ نامی کی طلاق کا حال مجھکو معلوم ہے طلاق زبانی پہلے سے امداد حسین نے دی تھی اور امداد حسین سے علیحدہ بسم اللہ رہتی تھی مگر تحریر نہین ہوئی تھی وہ میرے سامنے تحریر ہوئی امداد حسین نے خود لکھا اور گواہیان کرائین مجھکو یاد ہے کہ مین نے بھی گواہی کی تھی وہ دستاویز بسم اللہ کے پاس بھیجی گئی اور محکمہ قضا مین بھی اوسکا اندراج ہوا بروقت تحریر طلاقنامہ کے مرزایان کا نہ کچھ تعلق تھا نہ وہ موجود تھے مرزا افضال علی بیگ کا نکاح عرصہ کے بعد ہوا ہے اوسکا بھی اندراج محکمہ قضا مین حسب ضابطہ ہوا ہے۔

العبد
محمد سعد اللہ وکیل

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری

دستخط۔ جناب وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی محمد عبد العظیم وکیل

نمبر ۲۸۔ منشی عبد العظیم ولد حافظ عبد القیوم ساکن ٹونک ضلع او تام عمر تخمیناً ۔ سال پیشہ وکالت قوم

شیخ عثمانی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نی پمفلٹ موسومہ ضیاء الحق پڑہا مقدمہ ترکہ منشی حسین خان مرحوم سے
مین خوب واقف ہون کہ از روے وصیت نامہ کے وہ جایداد نجیب خان اپنے برادر کو بطور متولی سپرد کر گئے
تھے اوسیکا نفاذ بحکم سرکار عالیہ ہوا نایب مال و مرزا صاحبان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو کچھ واسطہ اُس سے
نہین تہا نہ رشوت ستانی ہوئی نسبت مندر جین مت کے جو پمفلٹ مین بیان ہے غلط ہے بعہد کرنیل وارڈ صاحب
بہادر تجدید عمارت و انہدام کا بیان غلط ہی اور وزارت حال سے اجازت دلانا مرزایان کا اور اس طریقے سے
رشوت لینا بھی غلط ہے کیونکہ فیصلہ وزارت العالیہ سے جس دن ہوا ہی مین اجلاس پر موجود تھا بڑہی
بحث مقدمہ مین یہ تھی کہ بلا اجازت مندر بنایا گیا ہے اور مندر بنانیوالے جین مت کے یہ نہین کہتے تہے کہ
کبھی اونکو وزارت سے اجازت ملی ہے پس بسبب نہ ہونے اجازت کے مندر توڑنیکی تجویز وزارت
سے لکھی گئی اور سرکار عالیہ سے منظور ہوئی۔

ناصر خان سے پانچ ہزار روپیہ رشوت لیکر مرزایان و منتظم پولیس نے ناصر خان کو چھوڑا یہ بیان غلط ہے کیونکہ
فیصلہ اجلاس صدر المہامی سے بعد لینے فتوای شرعی قاضی صاحب و مفتی صاحب کے لکھا گیا اور باتفاق راے
نایب وزیر صاحب و وزارت العالیہ و منظوری آخر حضور سرکار عالیہ فیصلہ ہوا ہے۔ منتظم پولیس کو ایسے مقدمہ مین
اختیار چھوڑ دینے یا کسی تجویز کرنے کا نہین تہا وہ صرف گرفتاری و چالان کے مجاز تھے چنانچہ چالان
کر دیا تھا۔ گمبھیر مل سری مل سے رشوت لینا نایب مال و مرزایان کا بھی غلط ہے یہ مطالبہ صرف پانچ ہزار
کا تہا ایسے مطالبہ مین آٹھ ہزار کی رشوت خلاف عقل بلکہ ناممکن ہے اور خصوصاً جبکہ وزارت سے حکم
ہوا تھا کہ مقدمہ دیوانی مین سماعت کے لایق ہے نہ لایق سماعت محکمہ مال کے ایسے حکم سے کسیکے حق
مین نہ ڈگری ہوئی نہ ڈسمس جس زمانہ مین قرقی روکنے کا تاصدور حکم ثانی ایک حکم ہوا تہا اوسوقت نایب
وزیر صاحب بہادر بمال وطن کو تشریف لے گیے تھے اسوجہ سے درخواست وزارت مین دی گئی تھی

مولوی ظہور علی احمد وکیل نے مجھسے مشورہ کیا تھا تب درخواست دی گئی تھی۔
سید امداد حسین منصب دار کی عورت کو حبس بیجا کرنا اور بجبر امداد حسین سے طلاق لینا بالکل غلط ہے میرے
سامنے یہ طلاقنامہ منشی سعداللہ کے مکان مین لکھا گیا تھا امداد حسین نے کہا تہا کہ طلاق تو مین پہلے
دے چکا ہون اب تحریری طلاقنامہ لکھتا ہون اوسوقت تک نہ کوئی تعلق مرزا افضال علی بیگ سے تہا نہ
کچھ اونکا دباؤ تھا نہ وہ وہان پر موجود تھے نہ اون کا کوئی متوسل تھا۔ احمد حسین پر جھوٹا الزام لگاکر قید کرانا
بھی غلط ہے احمد حسین پر ایک مقدمہ چاقو مارنیکا دایر عدالت تھا یہ چاقو چوراہہ مین سرراہ چلتے ہوئے
ایک لڑائی مین احمد حسین نے دوسرے شخص کو مارا تھا جسکا کوئی تعلق مرزایان سے نہین تھا نہ مرزایان وہان موجود تھے
نہ مدعی یا مدعا علیہ مقدمہ مین تھا عین وقت لڑائی کے پولیس نے پکڑکر احمد حسین کو چالان عدالت کیا تھا عدالت
مین باہمی راضینامہ ہوکر فیصلہ ہوا ایکسالہ قید کا بیان بھی غلط ہے محمد اسحق مہتمم تعمیرات سے عصہ روپیہ
رشوت لینا بھی غلط ہے اور عبدالعزیز و دہرم چند سے مخبری کرانا بھی غلط ہے دہرم چند پندرہ بیس برس
پہلے مرچکا تھا محمد اسحق خان کی حیثیت اور اونکی تنخواہ بھی ایسی نہین تھی وہ پہلے ساٹھ روپیہ کے نوکر تھے پھر
ایک سو کے نوکر ہوئے پھر ایک سو پچیس روپیے تھوڑے دن وفات سے پہلے اونکو ملنے لگے تھے۔
محمد اسحق خان کو براہ راست بوجہ تعلق تعمیرات خاص تاج محل کے ایسا رسوخ سرکار مین تھا کہ وہ خود مرزایان کا کام
نکال سکتا تھا نہ مرزایان سے اسکو التجا کرنیکی ضرورت ہوتی منشی حسین خان مرحوم کا مقدمہ بنام فیاض حسین خان
جو دائر تھا وہ بربنا سے بیان خود منشی حسین خان کے خارج ہوا تھا جبکہ ثبوت پیش کرنے سے وہ مجبور ہو گیے
تھے اور خود خارج کرانا چاہتے تھے اسمین فیاض حسین خان کیسکو رشوت کیون دیتا۔ نایب وزیر مال یا مرزایان
سے اور مقدمات سے جو بابت خلاف ورزی قوانین جنگلات کے دائر عدالت تحصیل و نظامت ہوتے ہین
اور بہت خفیف قسم کے ہوتے ہین کوئی تعلق نہین ہے اور قانون بھی پہلے سے جاری ہوا ہے۔ لہذا یہ

بیان مندرج پمفلٹ ہے غلط ہی کہ اس ذریعے سے رشوت ستانی ہوئی ہے۔
مین آٹھ سال سے پیشہ وکالت کا کرتا ہون اوس سے پہلے مین روبکارنویس محکمہ سائرکل کا تھا مجھکو سائر
کا حال خوب معلوم ہے کوئی روپیہ محاصل سائر کا مہتمم سائرکل کے ہاتھ نہین آتا ہر ایک تحصیل مین
مثل آمدنی مال کے داخل ہوتا ہے اور سرکاری خزانہ مین بھیجا جاتا ہے سائر وزیرگنج واسٹیشن ریلوے
بھوپال کا آمدنی سائر روزانہ کاغذات سیاق مین سیاہہ ہوکر خزانہ شاہی مین روزانہ بھیجی جاتی ہی مہتمم سائرکل
کو کوئی موقع تغلب کا زر حاصل شدہ مین حاصل نہین ہے پھر مرزایان ونائب وزیر صاحب مال نے
بشرکت مہتمم سائرکل کسطرح دو لاکھ روپیہ رشوت مین لیلیا پھر کہا تغلب کرلیا یہ بات بالکل غلط ہے اسیطرح
وہ بیان بھی غلط ہے جو نسبت ایک ہزار روپیہ پانچہزار روپیہ لینے کی تحصیلداران سے لکھا ہے
پانچہزار روپیہ کوئی بیس یا پچیس کی ترقی پر کیونکر دے سکتا ہے جو اوسکو عنقریب بیس سال تک زندہ
و نوکر رہنے مین واپس ہوسکتا ہے اور اسامیون مستاجر پر برار کرنا بھی غلط ہے مجھسے اکثر مستاجران و
تحصیلداران و کاشتکاران سے بوجہ تعلق وکالت کے ایسا رسم ہے کہ اگر کوئی بات ہوتی تو ضرور
مجھسے ذکر کرتے فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ لینا بھی غلط ہے بیس روپیہ یا پچیس روپیہ کا نوکر تھانہ دار جسکو
سواری گھوڑے کی رکھنا بھی ضرور ہے کہان سے دے سکتا ہے اور اگر ایسا عام طور پر ہوتا تو مین ضرور
واقف ہوجاتا ذکی الدین تھانہ دار دلود کا رشتہ دار نائب وزیر مال ہونا بھی غلط ہے نائب مال کا مکان
موہان مین ہے اور میرے مکان سے صرف ایک کوس کے فاصلہ پر ہے اور قصبہ نیوتنی مین
اونکی شادی ہوئی ہے ایسے وجوہات ہین جنکے سبب سے مین اونکی قرابتون سے خوب واقف ہون
ذکی الدین نہ موہان یا نیوتنی کا رہنیوالا ہے نہ ضلع اونام کا نہ ملک اودہ کا وہ رہنیوالی ضلع فتحپور ہسوہ موضع کٹرہ سادات
کے ہین نواب یار محمد خان کے والد کا ترکہ ڈیڑہ کروڑ کا بھی غلط لکھا ہے مین نے میان فیض محمد خان کو بھی

دیکھا ہے اونکا مال بعد وفات نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے نیلام کیا مین نیلام کی خریداری مین شریک
تہا اور میان یار محمد خان ہمیشہ مقروض رہے اون کی جاگیر قرضہ مین قرق ہوئی چند سال تک قرق رہی
اور بہت عسرت سے میان صاحب کی بسر ہوتی رہی اگر ڈیڑہ کرور کا مال اونکے پاس ہوتا تو وہ ایسی عسرت
سے کیون بسر کرتے مین نے اپنے بزرگون سے معلوم کیا ہے کہ میان فوجدار محمد خان کو ترکہ پدری
یعنی نواب غوث محمد خان مرحوم کے مال سے کچھ نہین ملا تھا اوسی ترکہ پر میان معز محمد خان صاحب
قابض ہو گیے تھے میان فوجدار محمد خان کی جاگیر زیادہ سے زیادہ اگر چالیس ہزار کی بھی رکھی جائے تو بھی
کل محاصل جاگیر سے ممکن نہین ہے کہ اسقدر روپیہ جمع ہو سکے سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین اونکو جاگیر ملی تہی اور سنہ ۱۲۸۱ھ
مین انتقال ہوا ہے مستاجران سے دباؤ ڈال کر پانچ پانچ سو روپیہ فی کس لینا بھی غلط ہے اسواسطے کہ مجھے
اکثر مستاجران سے دوستی ہے اور بہت میرے موکل ہین اور خود مقدمات مستاجری کے بکثرت میری وکالت
سے فیصل ہوے ہین کبھی مین نے اس رقم کا وصول ہونا نہین سنا مرزایان کا بابتہ رقم غلہ قسط چہارم دو روپیہ
فی مانی کسر کے لینا بھی غلط ہے غلہ بمعرفت تحصیلداران کے خرید ہوتا ہے نہ بمعرفت مرزایان کے اون کو
کسر لینے کا کون حق حاصل تہا اور کیون کوئی دیتا۔ شہامت خان کے مکان مین بلا کر مستورات شرفا اور انکی
دختران کے ساتھ زنا بالجبر کرنا مرزایان کا اور واویلا شہر مین مچنا بالکل غلط ہے۔ مین خود بائیس سال سے
بہوپال مین رہتا ہون مین نے کبھی اس قسم کی کوئی شکایت نہین سنی عبدالرشید خان کے معاملہ مین جو ذکر
رشوت ستانی کا ہے وہ بھی غلط ہے مین عبدالرشید خان کا مشیر ابتداء سے انتہا تک اونکے مقدمہ مین رہا
لہذا مین اچھی طرح کہہ سکتا ہون کہ اوس مقدمہ مین ایک پیسہ بھی رشوت کا نہین دیا گیا اور مقدمہ عدالت
سشن جج صاحب سے فیصلہ ہوا ہے مطابق فتواے قاضی صاحب و مفتی صاحب اور منظوری نیابت وزارت و عدالت
وزارت و حضور سرکار عالیہ سے فیصلہ آخر صادر ہوا ہے اسمین کیونکر وہ لوگ رشوت لے سکتے جنکا کوئی

۱۵۷۲

تعلق بھی مقدمے سے نہین ہے سہسوان کے معزز شرفا سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ مرزا صاحبان کی والدہ سہسوان کی رہنے والی ہین اور شریف خاندان کی دختر ہین اور خاندان سادات سہسوان سے جو لوگ بھوپال مین اب موجود ہین اونکی مستورات مین آمد و رفت والدہ مرزایان کی ابتک اوسی سلسلہ ہموطنی سے جاری ہے مولوی عبد الباقی ۔ مولوی عبد الباری ۔ مولوی سبط احمد ۔ منشی جمیل احمد یہ سب سہسوانی ہین جنکا مین نے اوپر ذکر کیا کہ اونکے گھر کی مستورات مرزایان کے مکان مین اور مرزایان کی مستورات اُن لوگونکے مکانات مین آمد و رفت رکھتی ہین مولوی عبد الباری و مولوی سبط احمد کا تو انتقال ہوگیا مگر مولوی عبد الباقی و منشی جمیل احمد زندہ و ملازم سرکار ہین ۔

مین نے پڑہکر تصدیق کیا ۔

العبد
محمد عبد العظیم وکیل

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۸ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری

دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ رتن لال اعزازی منصف فوجداری

نمبر ۲۹ ۔ سیٹھہ رتن لعل ولد رکہبداس قوم اوسوال جینی ساکن شہر بھوپال محلہ چوک عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ مہاجنی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین مہاجنی کرتا ہون ہنڈی وال ہون اور لین دین بھی کرتا ہون شہر مین بھی اور دیہات مین بھی پرگنات دیوانگنج و سیوانس و غیرت گنج مین میرا لین دین ہے اور ایک دوکان دیوانگنج خاص مین ہے دیگر پرگنات مین گماشتہ رہتا ہے جو غلہ تخم کا کاشتکاران و مستاجران کو دیتا ہے اور خرید فروخت غلہ کا روزگار بھی گماشتگان کرتے ہین دساور کو بھی بر وقت ضرورت غلہ بھیجا جاتا ہے اور افیون کا بھی روزگار کیا جاتا ہے ۔ مین شہر بھوپال خاص مین عہدۂ آنریری مجسٹریٹی کا بھی انجام دیتا ہون چار سال سے

کچھ زیادہ عرصہ تقرر کو ہوا ہے مین فارسی بھی پڑہا ہون گجراتی بھی جانتا ہون ناگری و مارواڑی بھی جانتا ہون
مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑہا ہے۔ نمبر ۲۸ مین جو مضمون نسبت بے عصمت و بے عفت کرنے
مستورات کے اور زنا بالجبر کرنے مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے لکھا ہے بالکل غلط
ہے۔ نسبت نمبر ۲۰ کے میرا یہ بیان ہے کہ مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان نے و نائب مال نے رقم
پانچہزار بابتہ ترقی تنخواہ تحصیلداران کے اور ایکہزار کی بابت بحال رہنے عہدہ کے تحصیلداران سے
لیا ہو اور تحصیلداران نے اوسکا کاشتکاران و مستاجران سے چندہ کیا ہو اگر اس بات کی کچھ بھی اصلیت
ہوتی تو ضرور کاشتکار و مستاجر لوگ مجھسے ذکر کرتے کیونکہ اون سے میرا معاملہ داد و ستد کا رہتا ہے اس
سبب سے کہ بکثرت دارمدار کاشتکارونکا و مستاجرون کا مہاجنون سے قرض لینے پر رہتا ہے۔
شاید سو مین پانچ مستاجر یا کاشتکار ایسے مالدار ہونگے جنکو ضرورت مہاجنان سے قرض لینے کی
نہو۔ اور نمبر ۲۵ کا بیان نسبت لینے رشوت تعدادی پانچسو روپیہ فی مستاجر کے بالکل غلط ہی چونکہ
یہانپر کئی مستاجر ایسے ہین جو ہزارہا روپیہ کی مستاجری کرتے ہین ایک ایک مستاجر کے پاس چند
مواضع کی مستاجری ہے اور بہت مستاجر ایسے ہین جو صرف سو دوسو چارسو سے زیادہ کی مستاجری
نہین رکہتے پھر ایسی صورت مین ہر ایک مستاجر کا پانچسو روپیہ رشوت مین دینا خلاف قیاس ہی نہ کبھی ایسا
ذکر کسی سے سُنا۔ مین نے آنریری مجسٹریٹی کے صدہا مقدمات فیصلہ کیے لیکن میرے اوپر کبھی مرزایان
نے منجانب کسی فریق کے دباؤ نہین ڈالا نہ مجھسے کسیکی سفارش کی مندرجینیان کا نمبر ۲ پمفلٹ مین جو ذکر
ہے اُسکی نسبت مین یہ عرض کرتا ہون کہ کبھی زمانہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین ایک درجہ مندر پر اضافہ
نہین کیا گیا نہ کرنیل صاحب کے زمانہ مین کوئی حکم شکستگی کا ہوا یہ بات بالکل غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے
کہ عہد وزارت حال مین اجازت تعمیر کی مرزایان نے دلوائی تہی اور پچاس ہزار روپیہ بابت حصول اس

اجازت کے جینیان سے رشوت مین لیا ہے اگر ایسے معاملہ مین رشوت لیجاتی اور ایسی رقم کثیر دیجاتی یا اور
کسی طرح پر صرف کیجاتی تو جینیان لوگ مجھسے ضرور اس بات کا ذکر کرتے کہ اسقدر روپیہ رشوت مین
ہمارا صرف بھی ہوا اور نتیجہ یہ نکلا کہ مندر بھی توڑ دیا گیا چونکہ مین بھی جینی ہون اور وہ لوگ بھی جینی ہین
باوجود علیحدہ علیحدہ دو مندر ہونیکے بھی باہم اتفاق ہے تو مین بیخبر نہین رہ سکتا تھا مین تو بروقت ملاحظہ
وزیر صاحب کے موقع پر موجود تھا اور پیروی مین سومت رام وغیرہ جینیان کو مدد دیتا تھا جس طرح
اہل ہنود و اہل اسلام ایک دوسرے کو مدد دیتے تھے اور پھر جب مندر توڑنیکا حکم ہوگیا ہے اوسدن
بھی مین نے اجلاس وزارت مین حاضر ہوکر واسطے مہلت کے منجانب سومت رام وغیرہ عرض کیا تھا
مندر اضافہ شدہ تو اس بنیاد پر توڑا گیا تھا کہ جینیان نے بلاحصول اجازت بنوایا تھا محکمہ مجسٹریٹی و
نیابت وزارت و وزارت سے اور سرکار عالیہ سے تجویز ہوئی کہ بوجہ بلا اجازت بنانیکی تعمیر جدید توڑ دیجاے
اگر جینیون کو اجازت ملی ہوتی تو وہ کیون پیش نہ کرتے ۔

العبد
رتن لعل بقلم خود اعزازی منصف فوجداری اظہار اپنا سنکر و پڑھکر دستخط کر دیے
پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ داراب جی ٹھیکہ دار آبکاری

نمبر ۳۰ ۔ سیٹھہ داراب جی ولد دوسا بھائی قوم پارسی ساکن بمبئی عمر تخمیناً ست سال پیشہ ٹھیکہ داری
نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین دس سال گذشتہ سے شہر بھوپال مین رہتا ہون مین نے ٹھیکہ آبکاری
کا عہد منتظمی نواب محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر مرحوم وزیر نیابت اول احمد رضا خانصاحب مین لیا تھا

اوسوقت مین ہوشنگ آباد سے آیا تھا پہلے ٹھیکہ پران چند کلوار کے نام چودہ ہزار پر تھا نیلام مین میری بولی
چوبیس ہزار کی ہوئی کلوار مذکور نے بھی چوبیس ہزار ایک سو دینی پر ٹھیکہ لینا قبول کرلیا اور لیا مگر چار مہینہ بھی اس سے
نہ چل سکا پھر مجھکو سرکار عالیہ نے ہوشنگ آباد سے بلاکر اوسی جمع پر ٹھیکہ دیا پنجسالہ جب میعاد ختم ہوئی کرنیل
وارڈ صاحب بہادر وزیر تھے بمنظوری سرکار عالیہ مجھکو پھر ٹھیکہ پنجسالہ عطا کیا جمع مین پچیس سو روپیہ اضافہ ہوا
اور سہ کروہی معہ جاگیرات مشمولہ سہ کروہی شامل ٹھیکہ کیے گیے میرے پاس جبلپور۔ ہوشنگ آباد
نرسنگ پور۔ اٹارسی جھانسی و ریاستہای راجگڈہ نرسنگ گڈہ کھلچی پور و سرونج وخاص چھاونی سیہور کی آبکاری کا بھی ٹھیکہ
ہے اسیطرح اس ملک مین بھی سنہ ۱۳۰۰ فصلی سے کل ملک محروسہ بھوپال کا ٹھیکہ ملا ہے جس مین اضافہ
جمع کا ہوکر دیا گیا ہے اور ہر ایک پانچ سال پر پانچ فی صدی اضافہ مشروط ہوا ہے یہ ٹھیکہ میعادی بست سالہ
مین نے لیا ہے۔ مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑہا نمبر ۱۸ پڑہکر اور مجھکو سخت تعجب ہوا کیونکہ مجھکو ٹھیکہ
فایدہ سے نہین ملا ہے بلکہ سخت جمع پر ملا ہے جو مین کبھی نہین لیتا اگر میرا مکان و کارخانہ کشید شراب کا
پہلے سے نہ بنا ہوتا اور مجھکو درصورت نامنظوری ٹھیکہ کے خوف نقصان کا نہوتا انگریزی ملک مین تو
پانچ فیصدی کے اضافہ پر ٹھیکہ دار آبکاری سابق کا پانا ایک حق قرار دیا گیا ہے لیکن بھوپال مین اوسپر لحاظ نہین
ہوا بلکہ سخت جمع پر ٹھیکہ دیا گیا۔ مین حیران ہون کہ ایسی سخت جمع پر ٹھیکہ ملنے سے میرا کیا فایدہ تھا جو مین
پچیس ہزار روپیہ رشوت مین مرزایان کو دیتا میرے ٹھیکہ کی منظوری حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا
کے اجلاس سے ہوئی ہے۔

مرزایان کی شرکت کا جو بیان میرے ساتھ ہے وہ بالکل غلط ہی اس ملک کے مسلمان بہت پرہیز شراب سے
کرتے ہین تو وہ کسطرح شریک ہوسکتے تھے نسبت نمبر ۲۸ بے عصمت کرنے و زنا بالجبر کرنے مرزایان
افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے جو بیان لکھا ہے وہ ایسا غلط ہے کہ مین نے کبھی کسی شراب کے

متولے سے بھی شہر مین ایسا بیہودہ بیان نہین سُنا نسبت نمبر ۹ مقدمہ محمد رشید خان تحصیلدار ریسین کے مین اسقدر کہہ سکتا ہون کہ مین نے اُسکو بہت مفلسی کی حالت مین پایا اوسکو ہرگز ایسا مقدور نہین تہا کہ چار ہزار یا پانچ سو روپیہ رشوت مین کسیکو دے سکتا بوجہ مفلسی کے مین نے چند بار اوسکی مدد کی ہے جس سے خوراک چلی ہے فقط

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط ۔ بخط انگریزی

دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار حافظ عبد الکریم وکیل

نمبر ۱۲۷ ۔ حافظ عبد الکریم ولد سلیم الدین قوم شیخ فاروقی عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ وکالت ساکن قصبہ انبیٹھہ ضلع سہارنپور بحلف مذہبی بیان کیا کہ مقدمہ نمبر ایک منشی حسین خان مرحوم کی بابت جو شکایت پمفلٹ مین لکھی ہے وہ غلط ہی مین نے فیصلہ سرکار عالیہ کا جسکی نقل ایک دیوانی مقدمہ مین پیش کرنیکو مولوی ظہور علی احمد وکیل خوشحال چند پونم چند لائے تھے دیکھی ہی اوس سے ظاہر ہے کہ بربناء وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم منشی نجیب خان متولی بہ نگرانی سرکار مقرر ہوئے ہین اوسی تکدمہ کے موافق جو موصی نے لکھا ہے بلا منظوری سرکار کوئی خرچ نہین کر سکتے تو نجیب خان کس فایدہ کی غرض سے ایک لاکہہ روپیہ مرزایان کو دیتا ۔ نمبر ۲ جین مت کے مندر کی بابت ہے مین دس سال سے ریاست بہوپال مین وکالت کرتا ہون اس مندر کی نسبت جو کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے عہد کی کارروائی لکھی ہے بالکل غلط ہے اُسوقت نہ کوئی اضافہ عمارت ہوا نہ انہدام نہ کوئی مقدمہ برپا ہوا عہد وزارت حال مین کوئی اجازت واسطے تعمیر جدید کے نہین دی گئی تہی اور بلا اجازت بنانے ہی کی وجہ سے انہدام کا حکم ہوا ہے تو رشوت مرزایان کو اور پھر اسقدر زر خطیر تعداد ی پچاس ہزار

جبنی کیون دیتے مینے ہو نکل جینیون سے مجھکو ضرور معلوم ہوتا اگر ایسی سنگین رقم اون کو دینا پڑتی۔
نمبر ۱ اگمیرلی کا مقدمہ ہے تعداد مالیت متنازعہ صرف پانچ ہزار ہے ہنڈی اوسکی میرے سامنے
باجلاس وزارت پیش کی گئی تھی لیکن وزارت سے حکم ہوا تھا کہ مقدمہ لایق سماعت محکمہ مال کے نہین ہے
عدالت دیوانی سے چارہ جوئی ہونا چاہیے نایب وزیر صاحب بہادر مال اوس زمانہ مین تو بھوپال مین بھی
نہین تھے رخصت پر وطن گئے تھے علاوہ بران پانچ ہزار کے حصول کی امید پر کوئی شخص آٹھ ہزار
روپیہ رشوت دے سکتا ہے بیشک کوئی شخص جو شراب زیادہ پیجاے ایسی بیہودہ خلاف عقل باتین
بیان کر سکتا ہے نمبر ۱۳ مقدمہ احمد حسین کا ہے مرزا صاحبان سے کوئی تکرار نہین ہوئی تھی وہ موقع پر بھی
موجود نہین تھے مین عنقریب تکرار ہونیکے وقت موقع کے سامنے پہونچ گیا تھا سپاہیان پولس گرفتار
کر کے احمد حسین کو لاتے تھے جنسے تکرار ہوئی تھی وہ لوگ باشندگان شہر سے اور غیر متعلق مرزا صاحبان
سے تھے مقدمہ کوتوالی و صدر المہامی مین ہوا چند روز حوالات مین احمد حسین رہے پھر راضی نامہ
پر عدالت سے رہا ہو گئے قید یکسالہ بھی نہین ہوئی اسوجہ سے یہ بیان غلط ہے نمبر ۱۷ خلاف ورزی
جنگل کا بیان بھی صحیح نہین ہے قانون جنگل تو کرنیل وارڈ صاحب بہادر سے بھی پیشتر کا جاری تھا کرنیل وارڈ
صاحب بہادر نے واسطے انسداد نقصان سرکاری کے کچھ اسکی ترمیم کردی تھی اور وزارت حال مین بھی کچھ اصلاح
بنظر تحفظ حقوق سرکار کے کی گئی ہے لیکن وہ لوگ جو مستحق ہین اونکا کوئی نقصان نہین ہوا بلکہ پارسال
مین نے دیکھا ہے کہ ہوشنگ آباد کی رعایا بھی مستفید جنگل بھوپال سے ہوتی ہے کوئی مقدمہ اس قسم کا
نیابت مال مین نہین ہوتا بلکہ تحصیلون مین ہوا کرتے ہین اور بہت ہی خفیف قسم کے ہوتے ہین وہ ایسے
شخصون پر خلاف ورزی قانون کے مقدمات ہوتے ہین جو جرمانہ بھی نہین دے سکتے بلکہ قید قبول کر لیتے
ہین تو کسی کو رشوت کیونکر دے سکین گے۔ نمبر ۲۱ - مین فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ رشوت دینے کا ذکر

نسبت منتظم صاحب پولس کے ہے یہ بھی غلط ہے میرے دوست اکثر تھانہ داران ہین اون سے مجھکو ضرور معلوم ہوجاتا اگر ایسی رقم دیجاتی۔ نمبر ۲۵ مین جو بیان لکھا ہے وہ بھی بالکل غلط ہی کسیطرح ممکن نہین ہے کہ نایب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان ایسے مقدمات مستاجری مین کچھ لے سکین کیونکہ نیابت مال کی رپورٹون اور سفارشون کا منظور کرنا و نامنظور کرنا وزارت کی راے پر منحصر ہے اور مین نے خود اپنی وکالت کے مقدمات مین اکثر دیکھا ہے کہ نیابت مال کی تجویزین نامنظور کی گیئن چونکہ یہ بات عام طور پر سبکو معلوم ہے کہ تجویز نیابت مال پر انحصار اخراج یا بحالی مستاجری کا نہین ہے کوئی رشوت کیون دیگا۔ نمبر ۲۸ بالکل غلط ہے مین اسی شہر مین بیرون شہر پناہ وتل سال سے رہتا ہون مین نے کسی سے کبھی نہین سنا کہ مرزایان زنا بالجبر کرتے ہین یا عورات شہر کو بے عفت و بےعصمت کرتے ہین اگر ایسا واویلا مچا ہوتا جیسا کہ پمفلٹ مین لکھا ہے تو مین ناواقف نہین رہ سکتا تھا۔ مقدمہ عبدالرشید خان سے مین خوب واقف ہون اور عبدالرشید خان سے بھی واقف ہون وہ ایسے شخص ہین کہ بحالت نوکری تحصیلداری کے بھی مقروض رہتے تھے سو دو سو روپیہ بھی خرچ کرنا اونسے دشوار تھا تو چار ہزار پانچ سو روپیہ کہان سے لاتے مقدمہ کا فیصلہ بہ تجویز محکمہ قضا و افتای شرعی و منظوری اخیر سرکار عالی کے ہوا ہے مرزایان یا نائب مال سے کچھ واسطہ نہین فقط۔

العبد
محمد عبدالکریم وکیل

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی عبدالقیوم سابق تھانہ دار

نمبر ۳۲ منشی عبدالقیوم ولد مظفر علی قوم شیخ علوی عمر تخمیناً لعہ سال ساکن تجارا متعلقہ

ریاست الور پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۲۸ سال کا نوکر ریاست مین ہون اور ۲۴ سال سے
اس ملک مین آیا ہون مین مختلف عہدونپر رہا مجھکو ساتوان مہینہ ہے کہ معطل کیا گیا ہون مین ایک مقدمہ
ڈاکہ زنی موضع نریلا پرگنہ مرداپور ضلع جنوب مین معطل ہوا ہون مجھپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مین نے مار پیٹ کر
سبحان مدعا علیہ سے اقرار بالجبر حاصل کیا صدر المہامی کی عدالت سے تجویز ہوئی کہ پولس کی کارروائی
ناقص ہے مجھسے منتظم پولس نے یا اُن کیطرف سے کسی شخص نے یا مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ
نے ایسا سوال نہین کیا کہ اگر تم پانچ سو روپیہ رشوت مین نہ دوگے تو موقوف ہوجاؤگے نہ مجھسے کبھی
کسی نے لیا نہ ذکر کیا نہ منتظم پولس نے میرے علاقہ مین کوئی ڈکیتی کرائی نہ کوئی سرکاری اہلکار عہدہ دار ایسا
کرتا ہے منتظم پولس واسطے انسداد ڈکیتی کے ہین منتظم پولس نے مجھسے بحکم محکمہ وزارت جواب لیکر شامل محکمہ
وزارت مین بھیجی ہے اور ابتک اوسکا فیصلہ آخر صادر نہین ہوا ہے بیان مندرجہ پمفلٹ نمبر ۱۲ بالکل غلط ہے"

العبد
عبد القیوم بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - نہم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط - وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار مولوی ظہور علی احمد وکیل

نمبر ۳۳ - مولوی ظہور علی احمد ولد نصیب علی قوم شیخ صدیقی ساکن قصبہ قاضی پور ضلع مظفر نگر عمر
۶۰ سال پیشہ وکالت نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ربیع الاول ۱۳۰۴ھ ہجری سے اس ملک بھوپال
مین ہون اور پیشہ وکالت کا کرتا ہون مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا دیکھا جہانتک واقعات مندرجہ پمفلٹ
سے مجھکو آگاہی ہے اُسکی نسبت عرض کرتا ہون پمفلٹ کی تمہیدات کے ذیل مین جو نسبت اخراج مرزا
افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے تذکرہ ہے کہ سر لیپل گریفن صاحب بہادر کے حکم سے اونکا اخراج

ہوا اور وزارت حال کے زمانہ مین اونکا داخلا ہوا یہ دونون باتین غلط ہین ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری مین بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر اونکا اخراج ہوا تھا اور اُنہی کے عہد وزارت مین اونہی کے حکم سے یہ تحریک محکمہ عالیہ اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر یعنی مسٹر ہنوی صاحب بہادر کے مرزایان پھر اپنے گہرون مین آباد ہوے

مقدمہ نمبر ایک منشی حسین خان مرحوم کے متروکہ کا بھی غلط طور پر لکھا ہے مین نے بحیثیت وکیل سیٹھ خوشحال چند پونم چند کے عنقریب کل کاغذات مقدمہ متروکہ منشی حسین خان مرحوم کے دیکھے ہین اوس مقدمہ کا فیصلہ اخیر وناطق خود روبکاری سے سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے ہوا ہے بموجب فتوای شرعی قاضی صاحب ومفتی صاحب فیصلہ اولی سرکار عالیہ کا خود سرکار عالیہ نے بحال رکھا ہے جسکے ذریعے کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ متروکہ منشی حسین خان مرحوم حسب وصیت نامہ نوشتہ منشی مرحوم تولیت مین نجیب خان برادر منشی مرحوم کے زیر نگرانی سرکار عالیہ رکھی گئی ہے اور نجیب خان کو ششماہی حساب داخل کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت مین کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہے یہ نہین کہہ سکتا کہ ایک لاکھہ روپیہ ایسی جایداد پانے پر نجیب خان کسی کو رشوت مین دے سکتا جسمین اوسکو کسی قسم کے تصرف ذاتی کا بھی اختیار نہین ہے کل جایداد غالباً میرے تخمینہ مین ڈیڑہ دو لاکھہ روپیہ کی ہوگی مقدمہ نمبر ۲ مندرجہ مین مت کا بھی غلط طور پر لکھا ہے کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے زمانہ مین نہ کوئی عمارت جدید بنائی گئی نہ مسمار کرائی گئی نہ وزارت حال کے زمانہ مین کوئی اجازت تعمیر جدید کی دی گئی جب نالش اسکی مسماری کی کیگئی تھی تو سومت رام سر غنہ جینیان نے جو خود جواب دیا ہے اوس مین باجلاس نیابت وزارت بیان کیا ہے کہ مین نے کوئی اجازت اس تعمیر جدید کی کسی جگہہ سے حاصل نہین کی۔ واسطے مسماری تعمیر جدید کے باتفاق راے مجسٹریٹ صاحب ونایب وزیر صاحب بہادر فوجداری وتجویز وزارت العالیہ کے حضور سرکار عالیہ نے جو حکم صادر

فرمایا اسمین زیادہ طور پر تعجب خیز یہ بات ہے کہ پچاس ہزار روپیہ رشوت مین دینا جینیان کا مرزایان کو پمفلٹ مین لکھا ہے لیکن جو تار اجنٹی وغیرہ مین جینیون نے دیے او نمین بھی یہ شکایت نہین کی گئی وا ویلا ہونا پمفلٹ مین لکھا ہے مگر یہ آواز صرف ضیاء الحق باشندہ ملک غیر کے کان تک پہونچی اور ہم لوگ جو بھوپال مین برابر رہتے ہین اوس خبر کی سماعت سے محروم رہے باوجودیکہ ہم وکالت پیشہ ہین ہم سے کوئی خبر ایسی چھپ نہین سکتی اور بہت سے جین مت مہاجن ہمارے موکل ہین کوئی بھی تو اسکا تذکرہ کرتا مقدمہ نمبر ۸ ہمشیرہ پیر عباس کا بھی غلط لکھا ہے اس مقدمہ مین مین مدعیان کی جانب سے وکیل تھا منشی سید محمود علی صاحب منجانب مدعا علیہم وکیل تھے مدعیان کی جانب سے کوئی رشوت نہین دی گئی فیصلہ آخر اوسکا پنچایت سے ہوا ہے جسکی منظوری وزارت سے ہوئی اس پنچایت مین مولوی عبد الحق صاحب مفتی ریاست سرپنچ تھے۔ مدعیان کی تو یہ کیفیت ہے کہ مجھکو محنتانہ بھی ادا نہ کر سکے اور مدعا علیہم بھی بہت مقروض ہین اور سب پیرزادگان واجب التعظیم ہین کہ ان سے کوئی لے بھی نہین سکتا مقدمہ نمبر ۱۰۔ سیٹھہ گھمیر مل سری مل جنکی تعداد مالیت دعوی چھبیس ہزار کی لکھی ہے اور آٹھہ ہزار روپیہ رشوت مین لینا مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر مال کا لکھا ہے یہ بھی بالکل غلط ہے مین گھمیر مل سری مل کی طرف سے وکیل تھا کل تعداد مالیت مقدمہ کی پانچ ہزار تھی شکل مقدمہ کی یہ تھی کہ پونم چند سنگھئی ایک مہاجن متوفی سرکاری مطالبہ کا باقیدار کثیر تھا اوسکا مطالبہ یافتنی بقدر پانچ ہزار روپیہ ذمہ گھمیر مل سری مل کے گماشتہ پونم چند نے نیابت مال مین ظاہر کرکے درخواست ایصال کی اسپر قرقی جایداد گھمیر مل سری مل کا حکم نیابت مال سے بشرط عدم ادخال زر مطالبہ یا ضمانت کافی کے حکم صادر ہوا جب قرقی کیواسطے ناظر نیابت مال کا مکان پر گھمیر مل سری مل کے گیا۔ اتفاق سے نایب وزیر صاحب بہادر مال رخصت پر اپنے وطن کو گیے تھے لہذا مین نے منجانب گھمیر مل سری مل کے ایک ہنڈی پانچ ہزار روپیہ کی محکمہ وزارت مین داخل کرکے یہ درخواست

کی کہ تا تصفیہ اصل مقدمہ کے یہ ہنڈی امانت مین رکھی جاے اور مقدمہ چلایا جاوے نسبت جواز و عدم
جواز مطالبہ پونم چند سنگھٹی کے ۔ وزارت سے حکم امانت رکھنے ہنڈی کا ہوا اور مقدمہ بروقت واپس آنے
نایب صاحب مال کے تحقیقات ہوکر تجویز ہوئی کہ مطالبہ غلط ہے کیونکہ اس مطالبہ کی بابت زمانہ سابق
مین ریاست سے فیصلہ قطعی ہوچکا ہے اور بوجہ تعلق پونم چند سنگھٹی کے چھاؤنی سیہور سے محکمہ
اجنٹی نے بھی فیصلہ زمانہ سابق مین موافق گھمیر مل سری مل و خلاف پونم چند کے کیا ہے جہانتک مجھکو علم ہے
کوئی رشوت اس مقدمہ مین کسیکو نہین دی گئی نہ کوئی ایسی ضرورت رشوت دینے کی میرے موکل کو تھی جبکہ
پہلے فیصلہ جات اوسکے پاس موجود تھے نہ مرزا صاحبان سے کوئی تعلق کسی عدالت کے مقدمات کا ہے
نہ اون کا کوئی دباو کسی عدالت یا محکمہ پر ہے ۔ مقدمہ نمبر ۱۳ منشی احمد حسین کا پمفلٹ مین ہے جنکا ایکسالہ
قید پانا لکھا ہے حالانکہ وہ اوس مقدمہ مین قید نہین ہوئے واسطے کسی میعاد کے نہ مرزایان سے اوس مقدمہ
مین کوئی تعلق تھا تکرار جو منشی احمد حسین و دیگر اشخاص سے سر راہ ہوئی تھی جسمین بوجہ چاقو مارنیکی احمد حسین کو پولیس
نے موقعہ پر گرفتار کرکے حوالات کوتوالی مین رکھا تھا اور صدر المہامی مین چالان کیا تھا وہان راضی نامہ ہوکر رہائی ہوئی
اس معاملہ مین کچھ بھی تعلق مرزایان کا نہین تھا ۔ نمبر ۲۸ مین جو نسبت بے عصمت و عفت کرنی شریف زادیون
کے واویلا مچا ہونا شہر بھوپال مین درج ہے وہ بالکل غلط ہے کبھی کسی ادنی یا اعلی سے مین نے شکایت
اس بات کی نہین سنی اسیطرح سے جہانتک واقعات اس پمفلٹ مین درج ہین بالکل غلط و بے اصل
پاتا ہون اور میرے علم مین اس پمفلٹ کی وقعت نشہ بازون کی بڑ کی برابر بھی نہین ہے فقط

العبد

ظہور علی احمد وکیل بقلم خود ۔ سب پڑھ کر تصدیق کرتا ہون

پڑھا گیا اور تصدیق کیا گیا ۔ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

نقل اظہار منشی محمود علی وکیل

نمبر ۳۴ - منشی محمود علی ولد سید غفور علی قوم سید عمر تخمیناً ۔۔۔ ساکن سندیلہ ضلع ہردوئی پیشۂ وکالت نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ دیکھا اوسکے اندر جو نسبت مرزا افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے اخراج کے باب مین لکھا ہے کہ وہ بحکم سرلیپل گریفن صاحب بہادر خارج کیے گیے تھے بالکل غلط ہے وہ بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر اس ریاست سے علیحدہ کیے گیے تھے اور اونہی کے زمانہ مین پھر واپس آئے پمفلٹ کے نمبر ۸ مین جو نسبت مقدمہ ہمشیرہ میر عباس صاحب کے لکھا ہی مین اُس مقدمہ مین منجانب مدعا علیہم وکیل تھا یہ مقدمہ عدالت ابتدائی سے درجہ بدرجہ جب محکمہ عالیہ وزارت مین پہونچا تو بروقت پیشی فریقین نے جو اصالتاً موجود تھے باہم تصفیہ کرنا چاہا اور اوسکا اظہار کر کے ایک اقرار نامہ فریقین نے واسطے فیصلہ پنچایت کے بہ تقرر پنچان وسرپنچ داخل کیا منجانب مدعی مرزا افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ پنچ مقرر ہوے اور منجانب مدعا علیہم سردار حسین خان واکبر محمد خان پنچ مقرر ہوئے اور سرپنچ مولوی عبد الحق صاحب مفتی ریاست مقرر ہوے تھے چنانچہ وہ فیصلہ پنچایت سے ہو کر وزارت سے حسب ضابطہ منظور کیا گیا - جسکو فریقین نے تسلیم کر لیا اب کوئی نزاع نہین رہی - کسی قسم کی رشوت مدعا علیہم نے نہین دی جسقدر پمفلٹ مین لکھا گیا ہے غلط ہے - نمبر ۱۱ مہنت سیتھل داس کا مقدمہ جو درج کیا گیا ہے اور جو نسبت قرقی جایداد و دیگر مراتب کے لکھا گیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ قرقی جایداد صیغہ دیوانی سے ہوئی تھی مین خود مہنت سیتھل داس کا وکیل صیغہ دیوانی مین تھا رام کشن برتھی راج نے تین ہزار روپیہ کا دعوی مہنت پر کیا تھا مدعی کی ڈگری ہوئی اوسکی اجراے ڈگری مین جائداد مہنت سیتھل داس کی قرق ہوئی اور ایک قرقی قبل فیصلہ بھی ہوئی تھی - اوس قرقی قبل فیصلہ کی عذرداری نیابت وزارت دیوانی مین بصیغۂ اپیل درخواست پیش ہو کر جائداد واگذاشت ہوگئی تھی کہ مہنت نے اپنی جائداد ضلع ہوشنگ آباد

مین منتقل کردی اور وقت اجرائے ڈگری صرف وہ قلیل جائداد ہی جو منتقل ہونے سے رہ گئی تھی وہ اس بقیہ جایداد کو بھی منتقل کر دیتا اگر بہت جلد محکمہ عالیہ وزارت سے حکم نیابت وزارت کا منسوخ نہو جاتا مہنت سیتھل داس کے دیہات مستاجری اس وجہ سے نکالیگئے کہ زمانہ میعاد ٹھیکہ کا بھی گذر گیا تھا اور اوس نے دیہات کو بالکل اُجاڑ رکھا تھا بعض دیہات مین بجز اوس کی سیر کے کوئی کاشتکار بھی نہین رہا تھا اور اکثر کاشتکارون سے ظالمانہ طور پر اوس نے اراضی نکال لی تھی ان حالات کے دریافت کی وجہ سے مین نے اوس کی دکالت کرنے سے صیغۂ مال مین انکار کیا تھا اور وہ ریاست سے نکالا نہین گیا بلکہ ڈگریون کے اجرا کے خوف سے اپنے کو اس ریاست سے دوسری ریاست مین پہونچایا تاکہ ڈگریون کے مطالبہ سے محفوظ رہے۔ نمبر ۱۳۔ احمد حسین مختار کی نسبت جو قید یکسالہ کا ہونا پمفلٹ مین لکھا ہے بالکل غلط ہے اور مرزا صاحبان کا کوئی تعلق اس جھگڑہ سے نہین تھا جو سر بازار احمد حسن نے ایک شخص غیر سے کیا تھا جس مین وہ پولیس کے ہاتھون سر موقع گرفتار ہوا تھا اور یہ واردات کوتوالی کے مکان کی پشت پر ہوئی تھی پولس نے جب عدالت مین چالان کیا مقدمہ راضی نامہ پر طے ہوگیا۔ نمبر ۲۸ مین جو نسبت زنا بالجبر وغیرہ کے تحریر کیا ہے بالکل غلط ہی مین نہایت ہی قریب مکان مرزایان وشہامت خان کے رہتا ہون کبھی مین نے اس قسم کی شکایت نہین سُنی کہ وہ شرفا کی عورتون کے ساتھ بدنام ہوئے ہون نہ کسی باشندۂ بھوپال سے زنا بالجبر کرنے و بے عصمتی و عفت مین خلل اندازی عورات کا تذکرہ اون کی نسبت مین نے سنا بلکہ مرزا صاحبان کی نیک چلنی اور بزرگی کی وجہ سے ہر شخص اون کو اپنا بزرگ و بڑا سمجھتا ہے اور اپنے خانگی کامو ن مین اون سے مشورہ لیتا ہی اور وہ اپنی بزرگی کی وجہ سے ہر شخص کے ساتھ ہمدردی کرتے ہین مرزا صاحبان کا کوئی تعلق کسی عدالت سے نہین ہے نہ اون کا دباؤ کسی عدالت پر ہے نہ وہ کسی مقدمہ مین

کسی حاکم سے سفارش کرتے ہین نہ کوئی عدالتین اس ملک مین ایسی ہین کہ سفارش یا دباؤ سے کام کرتی ہون اگر ایسا واقعہ کبھی ہوتا تو ضرور تھا کہ بذریعہ موکلون کے مجھکو اوسکا علم ہوتا اور اسیطرح مین نسبت مفصلات کے بھی کہہ سکتا ہون کیونکہ چارون ضلع مین میرے موکل ہین اگر ان لوگون سے بھی مرزا صاحبان نے یا کسی حاکم نے کسیطرح پر رشوت لی ہوتی تو ضرور تھا کہ مجھکو علم ہوتا جب موکل لوگ اہل معاملہ میرے پاس آتے ہین وہ اپنی کل کیفیت بیان کرتے ہین مین عنقریب سات سال سے اس ملک مین وکالت کرتا ہون بعد کرنیل وارڈ صاحب بہادر اس ملک مین آیا تھا۔

العبـــــــد

سید محمود علی وکیل بقلم خود - مین اپنا اظہار کل پڑھکر تصدیق کرتا ہون۔

پڑھا گیا اور تصدیق کیا گیا - ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار گنپت سنگھ قیدی

نمبر ۳۵ - گنپت سنگھ ولد دولت سنگھ ساکن خاص قصبہ سلوانی عمر تخمیناً ۵۰ سال قوم ٹھاکر راجپوت سرسوار پیشہ وکالت پھر کہا مختاری نے بہ حلف بیان کیا کہ مین سلوانی مین مختاری کا کام کرتا تھا چودہ سال سے مولوی اعظم حسین اور میر باقر حسین دونون تحصیلدارون کو جانتا ہون اور منشی محسن الزمان صاحب و مولوی نیاز احمد صاحب تحصیلداران کو بھی جانتا ہون نیز افضل حسین صاحب کو یہ سب پرگنہ سلوانی مین تحصیلدار رہے ہین۔

سوال عدالت - مرزا شجاعت علی بیگ کی نسبت تم کچھ بیان کرنا چاہتے ہو یا نسبت مرزا افضل علی بیگ و عنایت علی بیگ کے تو بیان کرو۔

جواب - لالہ پیارے لال برادرزادہ بہاری لال مستاجر کو مرزا شجاعت علی بیگ نے میرے سامنے مارا
کوڑے سے اسقدر کہ وہ بیہوش ہوگیا بہاری لال اوسکا چچا پیارے لال کو اُٹھا کر لے گیا - وقت
مارپیٹ کے بہاری لال موجود نہین تھا بعد کو تحصیلدار نے سونڈر پور سے بُلا بھیجا - سیٹھہ پنا لال
مستاجر ساکن نور نگر اور چنی لال قانون گو دوارکا پرشاد محرر سید احمد تھانہ دار لالہ چھٹو لال محرر گواہ
ہین یہ سب لوگ موجود تھے دو مسافر مکان مین ہندی نگار کے جسکا نام ودلا اور حسین ہے مرزا
شجاعت علی بیگ ودلا اور حسین نے مارڈالا ایک عورت فاحشہ کی بابت جو ہندی نگار کے گھر مین
ہے نام مسافرون کا معلوم نہین ہم سر راہ جاتے تھے مکان بھی سر راہ ہے ہندی نگار کی عورت
چلا رہی تھی کہ مین ابھی رپورٹ کراتی ہون کہ تم نے دو مسافرون کو مارڈالا ہے اسوجہ سے معلوم
ہوا کہ یہ واردات ہوئی ہمنے تھانہ مین بھی اطلاع کردی تھی اور ہم نے محکمہ وزارت مین اور
اجنٹی مین - رزیڈنٹی مین - کلکتہ مین سب جگہہ عرضیان بھیجدی تھین غلہ چالیس من اسمہ
شجاعت علی بیگ نے سرکار کے نام سے سلوانی پرگنہ مین خرید کیا اور کسی مستاجر کو قیمت نہین دی دس
دن بعد پھر اونہی مستاجرون سے غلہ نہ لینے کو کہا جس کی قیمت قرار پاگئی تھی اور بابت غلہ فی مانی چار روپیہ
کسر بھر لی - روغن زرد ایک سو من خرید کیا اور وہ بھی نہین لیا بلکہ اوسکی عوض بھی کسر پچیس روپیہ
فی من وصول کرلیا مستاجران سے اور عورات کے ساتھ زنا بالجبر ہی کیا اب بھی زنا بالجبر مرزا افضال علی بیگ
کے مکان مین جاری ہے اور ہمارے سالے اننت سنگہ ساکن سلوانی کو مارپیٹ کیا ڈاڑھی مونچھہ
کاٹ ڈالی ہمارے پاس پمفلٹ بذریعہ ڈاک کے پہونچا ہم نے اچھی طرح نہین پڑھا ہے لالہ گیا پرشاد
غیر ملازم سب کام تحصیلداری کا سلوانی مین کرتا ہے گیا پرشاد اور عبدالرحمان خان دلال کی معرفت رشوت
لیجاتی ہے - پمفلٹ جیل مین ڈاک پر صرف میرے پاس پہونچا ہے اور جلال الدین قیدی کے

پاس اور قیدیون کے پاس نہین پہونچا ہے مجھکو سزا قید کی محمد اسحاق خان ناظم نے دی ہے اور دوسرے مقدمہ مین فراری کے منشی مقصود علی خان معین صدر المہام نے چھہ ماہ کی قید کی سزا دی - نقی علی تھانہ دار نے میرے مکان کے تالے توڑے اور جمعدار تھانہ نے سب نے مل کر میرے مکان کو لوٹ لیا کچھ پتا نہین ہے مسافرون کے مارنیکی بابت کوئی گواہ مین نہین بتا سکتا لیکن راجہ چونوٹیا کے مکان مین اون سوداگرون کا اسباب خریدا گیا تھا وہان سے سلوانی کو آئے تھے جب تحصیلدار و ہندی نگار سلوانی سے بدل جائین تب مین گواہ پیش کرونگا محمد اسحاق خان ناظم نے رشوت لیا اور میرا مقدمہ بگاڑ دیا وہ پہلے کبھی رشوت نہین لیتے تھے اسی مقدمہ مین رشوت لینا شروع کیا ہے -

العبـــــــــد

دستخط ٹھاکر گنپت سنگھ وکیل مقید محابس ریاست بھوپال بقلم خود - دستخط مظہر بخط ہندی و نیز بخط انگریزی پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط - وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار دیوان ہمت سنگھ برادر جاگیردار چینوٹیا

نمبر ۲۲۶ - دیوان ہمت سنگھ ولد راجہ پرتاب سنگھ قوم گور راجپوت جو اب بہ لقب راج گونڈ معروف ہے عمر تخمیناً ۲۵ سال پیشہ جاگیرداری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ راجہ چونوٹیا میرے بھائی کی وفات کو تین سال کے قریب عرصہ ہوا میرے والد کی جاگیر کی بابت درمیان میرے اور میری بھاوج گرجا موتی یعنی زوجہ راجہ شیر سنگھ کے تکرار ہے بعد وفات میرے باپ کے میرے بھائی جاگیردار و راجہ قرار پائے تھے اور سند اونکے نام ہوئی تھی لیکن دوبارہ حکم ہوا تھا جس سے میری حصہ داری

سرکار نے قبول فرمائی تھی اور سند کا بھی حکم دونون کے واسطے ہوا تھا لیکن بوجہ میری نابالغی کے
مجھکو سند نصف جاگیر کی نہین ملی تھی اب جو مقدمہ بعد وفات میرے برادر راجہ شیر سنگھ کے دایر ہوا
ہے اوسکا کوئی فیصلہ اب تک نہین ہوا - مثل نیابت مال مین زیر تحقیقات ہے ایسے مقدمہ کا
فیصلہ جو نسبت عطاے جاگیر ہوتا ہے سرکار عالیہ کے حکم اخیر سے بعد پیش ہونے تجویز و مثل
وزارت کے ہوتا ہے اور سند بھی سرکار کے صادر سے ملتی ہے اور دفتر حضور مین مرتب کیجاتی ہے -
جاگیرداران سے اقرارنامہ لکھایا جاتا ہے یہ ابتک کچھ نہین ہوا ہے - مین نے پمفلٹ کی دفعہ ۳ کو پڑھا
یہ مضمون بالکل غلط ہے کہ مرزایان ونایب وزیر صاحب بہادر مال نے بائیس ہزار روپیہ مجھسے لیا مین
مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ سے واقف نہین ہون نہ اونسے ملاقات ہے نہ کوئی بات
چیت بذریعہ میری ملازمان کے ہوئی - مثل مقدمہ کی بھی اب تک مرتب نہین ہو چکی - مین گنپت سنگھ ساکن
سلوانی کو جو آجکل جیلخانہ مین بھوپال کے قید ہے خوب جانتا ہون وہ بدمعاش و بدچلن ہے -

سوال عدالت - کوئی دو سوداگر بہت قیمتی لاکھون روپیہ کا مال لیکر اس عرصہ دو سال مین آپکے
یہان چونوٹیا مین آئے تھے جن سے آپنے مال خریدا تھا سلوانی مین جاکر وہ مرگیے یا مارڈالے گیے -

جواب - پانچ سال سے تو کوئی ایسا سوداگر ہمارے علاقہ جاگیر مین نہین آیا نہ ہمنے کبھی ایسا حادثہ
سُنا ہماری جاگیر کا علاقہ سلوانی سے صرف تین کوس پر ہے ہمکو ضرور خبر ہوتی اگر ایسا کوئی حادثہ ہوتا
کہ لاکھون روپیہ کا مالدار سوداگر مارڈالا جاتا - گنپت سنگھ ایک مشہور بدچلن ہے اُسکے قید ہونیسے ہم کو
خوشی ہوئی ہے یہ گنپت سنگھ پہلے ملازم پرتھی سنگھ پیلپیا والے کا تھا جو ڈکیتی مین نیاگانون کے قید ہوا ہے
گنپت سنگھ اصل رہنے والا ضلع ساگر کا ہے وہان سے کسی علت مین بھاگا یا نکالا گیا ہمارے گانون
چونوٹیا مین آکر غریبون کے لڑکون کو پڑھانیکا روزگار کیا - جب ہم لوگون نے اوسکو بدچلن دیکھا اپنے

گانون سے نکال دیا تب وہ سلوانی مین جاکر مختار بنگیا اور پرتھی سنگہ کا مختار ہوکر کام کرنے لگا۔ ایک مرتبہ اس گنپت سنگہ نے میرے مختار موگدل مان دہانا برہمن پر مار ڈالنے کو چھرا نکالا تھا پھر آپسمین صلح ہوگئی مقدمہ عدالت مین نہین گیا موگدل مان دہانا برہمن غریب تہا وہ ٹال گیا۔

العبــــــــد

راجہ ہمت سنگہ بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۱۲ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم کاشف علی وکیل و مختار عام ٹہاکر بہوپال سنگہ

نمبر ۳۷۔ حکیم کاشف علی ولد حکیم واحد علی قوم سید رضوی ساکن قدیم موہان حال بہوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ وکالت و نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ جو مضمون نمبر ۴ پمفلٹ مین نسبت رشوت دینے مرزایان و نایب مال کے بقدر بیس ہزار روپیہ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہی نہ مین نے کوئی روپیہ مرزایان یا نایب مال کو دیا نہ میرے موکل بہوپال سنگہ نے۔ ہمارے موکل کے مورث کے ذمہ بہت قرضہ تھا تخمیناً ڈیڑہ لاکھہ روپیہ مطالبہ سرکاری باقی تھا جو حالت قرقی جاگیر مین کسی قدر ادا ہوا ہے اور ابتک کچھ باقی ہے اوسکی سوا مہاجنان کا بھی قرضہ ہے علاقہ جاگیر کی کل نکاسی اکتیس ہزار روپیہ کی ہے جسمین سے زرچہارم بھی دیتا ہے اور رشتہ داران کا گذارہ بھی اوسمین لگا ہے حالت پریشانی کی بوجہ مقروضی ایسی ہے کہ تین ساڑھے تین برس سے ہمکو ٹہاکر بہوپال سنگہ نے تنخواہ بھی نہین دی ہے قدامت کیوجہ سے کام کرتے ہین کہ جب وقت آویگا تنخواہ مل جائیگی تو ٹہاکر بہوپال سنگہ بیس ہزار روپیہ کہان سے پاتے جو دے سکتے علاقہ جاگیر کی بابت فیصلہ سرکار عالیہ

سے ہوا ہے اور ابتک نہ سند مرتب ہوئی نہ ہمارے موکل کو ملی نہ قبضہ ملا ہے نہ ہمسے مرزایان سے کوئی بات چیت معاملہ جاگیر کی بابت ہوئی نہ مرزایان کو کچھ تعلق ہے نہ کچھ اختیار ہے نہ کوئی ضعیف اُنکے تعلق ہے نہ کبھی ٹھاکر بہوپال سنگہ مکان پر مرزایان کے گئے نہ مرزایان ٹھاکر صاحب کے مکان پر آئے نہ ٹھاکر صاحب و مرزایان سے کبھی ملاقات ہوئی مین نے اُنکا مکان بھی آٹھہ دس برس سے نہین دیکھا نہ گیا ہون - آٹھہ دس برس سے پہلے شاید کبھی گیا ہون مین مختار عام ٹھاکر صاحب کا ہون اور کامدار بھی ہون - لینا دینا دست آویز کا لکھنا سب میرے تعلق ہے اور مجھی کو ٹھاکر صاحب نے اختیار دے رکھا ہے اگر کوئی معاملہ ہوتا تو ضرور مین ہی کرتا ٹھاکر صاحب مجھسے علیحدہ ہوکر ایسا معاملہ نہین کر سکتے تھے - نایب وزیر صاحب بہادر مال کو کوئی ایسا اختیار بھی نہین ہے کہ وہ کسیکو جاگیر دے سکین یا کسیکی جاگیر لے سکین فیصلہ آخر جاگیر کا خود سرکار عالیہ کے حضور سے ہوتا ہے ایسی حالت مین ہم کہانسے لاتے جو ایسا فضول روپیہ بے فایدہ پہینک دیتے -

العبد

حکیم کاشف علے مختار عام بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار نصرت خان مختار ٹھاکر بہوپال سنگہ جاگیردار ہٹی

نمبر ۳۸ - نصرت خان ولد قادر خان ساکن قصبہ سیہور عمر تخمیناً ۵۰ سال قوم افغان یوسف زئی پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ پمفلٹ نمبر ۲ مین جو مضمون رشوت دینے کا بہ تعداد بیس ۲۰ ہزار روپیہ مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر مال کو لکہا ہے وہ بالکل غلط ہے مین بھی

۱۵ سال سے نوکر اس جاگیر ہٹی کا ہون حکیم کاشف علی کے اور میرے اتفاق سے کام ہوتا ہے مین بھی
مختار عام ہون اور دونو نکے اتفاق سے سب کام ہوا کرتا ہے مجھسے مخفی نہ رہتا اگر کچھ دیا لیا جاتا کوئی
دوسرا دعویدار وراثت بھی اس جاگیر مین نہین تہا تنہا ایک بیٹا بھوپال سنگہ جاگیر دار دلیپ سنگہ متوفی کا ہی اسوجہ سے
کوئی تنازعہ درباب جانشینی و وراثت جاگیر دار متوفی کے نہین تہا گذارہ وغیرہ کی تعداد مین اور اداے
زرچہارم مین جو گفتگو اور عذرات تھے وہ خود حضور سرکار عالیہ کی روبکاری سے طے ہو گیے ہین۔ توکسواسطے
مرزایان یا نائب مال کو کوئی رشوت دیتا مرزایان کا کوئی تعلق ان معاملات سے نہین ہے نہ اونکو کوئی اختیار
ہے نہ نایب وزیر مال کو ایسا اختیار دینے لینے جاگیر کا ہی۔ جاگیر بہت مقروض ہے ہم لوگونکی تنخواہین تک
چڑہی ہین اسقدر روپیہ کہانسے آتا جو دیا جاتا اور کیون دیا جاتا۔ العــــبد

نصرت خان بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار سومت رام مہتمم مندر جینیان

نمبر ۳۹۔ سومت رام ولد کالو رام قوم پروار جینی مذہب عمر تخمیناً ۔۔ سال ساکن قدیم بھوپال پیشہ
بزازی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے کوئی رقم پچاس ہزار روپیہ کی مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ
کو نہین دیا مجھکو کبھی نوبت سلام کرنیکی بھی مرزایان کو نہین پہونچی نہ میرا کوئی معاملہ مقدمہ اُنکے یہان تہا نہ کوئی دفتر
اُنکے حوالہ ہی۔ ہمنے تو پچاس ہزار روپیہ کبھی آنکھ سے بھی نہین دیکھا جب ہمارا مقدمہ دائر تھا ہمنے تو وکیل بھی
اجلاس وزارت مین مقرر نہین کیا نہ خرچہ وکیل کا برداشت کیا اصالتاً ہی حضور کے اجلاس مین حاضر ہوئے تھے
ہمکو کوئی حکم اجازت بنوانے تعمیر جدید بالائے مندر کا محکمہ وزارت سے نہین ملا تھا اس عہد وزارت مین اور

عہد وزارت کرنیل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق مین نہ کوئی جدید عمارت بنائی گئی نہ کوئی نالش ہوئی نہ کوئی جزو عمارت مندر کا مسمار ہوا یہ سب باتین جو پمفلٹ کے نمبر ۲ مین لکھی ہین بالکل غلط ہین فقط۔ دستخط سومت رام بخط ہندی پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر۔

اظہار بھوگچند چودہری بزازان بھوپال

نمبر ۴۰ ۔ بھوگچند ولد بالچند ساکن خاص بھوپال عمر تخمیناً ۵۷ سال پیشہ بزازی قوم برواجینی مذہب نے بحلف مذہبی بیان کیا ۔ کہ مین چودہری کل بازارہاے بھوپال کا ہون مین اُس مندر جینیان کا جسکا ایک درجہ بالائی جدید بنایا گیا تھا اور پھر بحکم سرکار عالیہ مسمار کرایا گیا شریک ہون اور اوسکا حال خوب جانتا ہون مین نے نمبر ۲ پمفلٹ کو جو پڑہا گیا سُنا اُسکا مضمون بہت غلط ہی نہ کرنیل وارڈ صاحب کیوقت مین کچھ بنایا گیا تہا نہ اُسوقت مین کچھ کہودا گیا نہ عہد وزارت حال مین کوئی اجازت ملی تھی نہ کسی نے اجازت طلب کی تھی نہ مرزایان کو یا نایب وزیر مال کو پچاس ہزار روپیہ دیا گیا کچھہ روپیہ دیا گیا ہم پچاس ہزار روپیہ کہان سے پاتے اور کیون دیتے مندر ہمارا بنا ہوا ہی مین بازار کی جانب سامنے مندر کے رہتا ہون ۔ کوئی جینی واویلا نہین کرتا نہ نالان گریان ہین نہ اونکا پچاس ہزار روپیہ کہین کہو گیا ہے نہ اونسے کسینے لے لیا ہے ۔ نمبر ۲۸ پمفلٹ گواہ کو پڑھ کر سُنایا گیا جواب دیتا ہی کہ یہ بات جو پمفلٹ مین لکھی ہی بالکل جھوٹ ہی نسبت فحش و بے عصمت کرنے مستورات شہر کے مرزایان نیک چلن ہین اُنکی عمرین بھی قریب پچاس سال کے ہین ۔ کوئی بات اُنکے خاندان کی بدچلنی کی نہین سُنی نہ دیکھنے مین آئی وہ گھر کا گھر نیک ہے قدیم باشندہ بھوپال ہین ۔

العبد
دستخط بھوگچند بخط ہندی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم اشرف محمد خان عرف بندی چھوڑ خان

نمبر ۱۴۱ حکیم اشرف محمد خان عرف بندی چھوڑ خان ولد حکیم محمد یوسف خان قوم پٹھان میرازی خیل عمر تخمیناً ساٹھہ
سال پیشہ طبابت ساکن قدیم شہر بہوپال نے کہا بقول صالح بیان کرونگا اور یہ بیان کیا کہ ابتدا مرزایان افضل علے
بیگ وعنایت علی بیگ کے دادا مرزا ولی بیگ بہوپال مین آکر مقیم ہوے اونکے ساتھہ مرزا امجد بیگ وکلو بیگ
بھی ہمراہ تھے یہ دونون اونکے بیٹے تھے نوکری پیشہ تھے سپاہ گری کی نوکری جانتے تھے مرزا ولی بیگ
یہان رہے اور ہر دو پسران دکن کی طرف بتلاش نوکری گیے اور نظام حیدر آباد کی سرکار مین نوکر ہوے اکثر
لڑائیان جو حیدر آباد کی ریاست سے اور ٹیپو سلطان وانگریزون سے ہوئین اون مین شریک رہے چند عرصہ کے بعد
دونون بہوپال مین اپنے باپ کے پاس آئے اور نواب راحت گڑہ کی سرکار مین نوکر ہوے اوسوقت تک
نوکر رہے جب تک کہ بعد وفات نواب صاحب کے اونکی ٹہہانی صاحبہ مالک ریاست ہوئین جسوقت سیندہیائی فوج کشی
راحت گڈہ پر کی اور راحت گڈہ چہین لیا اور بجاے راحت گڈہ کے ایک قصبہ معہ پرگنہ بہٹاری دیا جو اب تک
اونکے وارثان کے قبضہ مین ہے اس عزل ونصب مین اکثر ملازمان ریاست راحت گڈہ سے علحدہ ہوئے
چونکہ راحت گڈہ اوس زمانہ مین بہوپال سے ملحق تھا اور جاگیر نواب سلطان محمد خان برادر نواب یار محمد خان
مین دیا گیا تہا نواب نظر محمد خان صاحب مرحوم نے راحت گڈہ سے طلب کر کے مرزایان امجد بیگ و
وکلو بیگ کو اپنی ریاست مین نوکر رکھا اِس قدر روایت مین نے مورثون سے بطور تاریخی حال کے معلوم کی ہے
اور چونکہ مین بھی میرازی خیل ہون اور میرے نانا ونانی بھی راحت گڈہ مین رہے اور میری والدہ کی بھی پیدایش
راحت گڈہ مین ہوئی تھی اور قرابت بھی نواب راحت گڈہ سے میری ناتہال والون کی تھی یہ حالات
مجھکو اونہی بزرگون کی زبانی معلوم ہوئے میرے زمانہ ہوش مین جو بچشم خود مین نے دیکھا یہ دیکھا کہ عہد
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین مرزا امجد بیگ صاحب وکیل ریاست بہوپال اجنٹی سیہور مین رہے اور

مرزا کلو بیگ اکثر عہدہ تحصیلداری پر مامور رہے مختلف مقامون پر اور عہد نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم
مین سے اوسی عہدہ وکالت پر رہے زمانہ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ مین بھی اوسی عہدہ وکالت پر مقرر رہے
جب سن پیری پہنچا اور ضعف و ناتوانی بہت لاحق ہوئی کام وکالت مین بسبب ضعف کے پورا نہو سکا اوسوقت
نواب سکندر بیگم صاحبہ نے انکی جگہہ منشی بھوانی پرشاد کو مقرر کیا اور تنخواہ بحال رکھی خانہ نشینی مین تاحیات پاتے
رہے تعداد تنخواہ مجھکو یاد نہین ہے ۔ نسبت والدہ مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے مجھکو اسقدر
معلوم ہے کہ ایک روز مین مولوی سبط احمد مرحوم کی دختر کو جو بیمار تھی بطور حکیم کے دیکھنے گیا تھا بغرض علاج کے
اوسوقت پردے مین جو عورتین تھین اون مین والدہ مرزایان بھی تھین مین نے تعجب سے دریافت کیا کہ آپ
ان سادات سہسوان کے گھر کیسے تشریف لائی ہین جواب دیا کہ ہمارے انکے ناتہ رشتہ ہے مین نے مولوی
سبط احمد سے دریافت کیا کہ آپ سے ان سے کسطرح ناتہ ہے تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ ہمارے شہر
کے رہنے والے ہین اور پٹھان کے بیٹے ہین اور منشی صابر حسین نے جو اوسی جگہہ موجود تھے کہا کہ ان کے
باپ کا نام اکبر خان تھا اوس جگہہ مولوی سبط احمد مولوی جمیل احمد مولوی جلیل احمد منشی صابر حسین موجود تھے ۔
نسبت نمبر (۲۸) پمفلٹ کے مین یہ کہتا ہون کہ یہ بات جو لکھی ہے محض غلط و لغو و سراسر بہتان و افترا ہے
مرزا صاحبان کی کیا مقدرت و کیا رتبہ و کیا شان جو ایک چمار بھنگی یا بلا ہے کی عورت کی طرف بھی نظر بد کر سکین
شریف تو بہت بڑی چیز ہے کیا سب باشندگان شہر بھوپال ایسے بے عزت و بے ننگ ہوگیے ہین کہ مرزا
صاحبان ایسی حرکتین کر سکین یہ سب غلط بات ہے ۔ العبد اشرف محمد خان عرف بندی جھوٹے خان بقلم خود

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری ۔ پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی محمد رضا خان صاحب نائب وزیر فوجداری و دیوانی

نمبر ۲۴ مولوی محمد رضا خان ولد مولوی غلام یحییٰ خان قوم شیخ انصاری عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری ساکن شہر بنارس نے بقول صالح بیان کیا کہ مین پہلے سرکار انگریزی کا نوکر تہا مین نے عہدہ سب ڈویزنل افسری ضلع جہانسی مقام مئو سے پنشن پائی قریب ڈہائی سو روپیہ کے - میری آخر تنخواہ اوس عہدہ مین چہہ سو روپیہ ہے لیکن اوس تنخواہ کو پاتے ہوئے پورے پانچ برس نہین ہوئے تھے - مین قریب دو برس سے عہدہ نیابت وزارت فوجداری و دیوانی پر اس ملک کے مقرر ہون مین نے ۲۲ ستمبر ۱۸۹۱ء کو چارج اس عہدہ کا لیا تھا - مین نے پمفلٹ کو پڑہا - اس پمفلٹ مین بیشتر مالی و فوجداری مقدمات کا ذکر ہے اور اون مقدمات کی نسبت لکھا گیا ہے کہ نائب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ نے بدنیتی کر کی فیصلہ کیا یا کرایا مقدمات مال سے مجھکو کوئی تعلق نہین نہ مین اون مقدمات کے حالات سے کچھہ واقف ہون صرف ایک یا دو مقدمہ فوجداری کا میرے زمانے مین منجملہ مقدمات محولہ پمفلٹ میرے اجلاس مین ہوئے ہین باقی مقدمات بہی میرے وقت کے نہین ہین بیشتر کے ہین کچھہ محض میرے بیان کرنے کی ضرورت نہین غالب ہے کہ اس مدت دو برس مین ہر شخص جو میری کچہری مین آتا جاتا ہے یا جسنے شہر مین سُنا ہو اوسکو بھی یہ بات معلوم ہوگی کہ مین جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری نہایت آزادی کے ساتہہ اپنے ایمان کے مطابق فیصل کرتا ہون اور مرزا صاحبان کا تو کیا ذکر ہے اگر فی المثل میرا باپ بھی ہو تو مین بمقابلہ ایمان کے اوسکی نہ سنون میرے متعلق بہ نسبت مقدمات کے صرف اسی قدر تہا جو مین نے عرض کیا مجھکو اور کچھہ بیان کرنا نہین ہے نہ مجھے اور کچھہ معلوم ہے -

العبد
محمد رضا نائب وزیر دیوانی و فوجداری

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ہ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار خیر اللہ خان رسالدار

نمبر ۳۴ خیر اللہ خان ولد علی خان قوم پٹھان منصور زی عمر تخمیناً ۶۱ سال پیشہ نوکری ساکن خاص شہر بھوپال نے کہا مین ایمان سے بیان کرون گا - بیان کیا - مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہی کہ مرزا ولی بیگ دہلی سے اس ملک مین آئے تھے اونکے ساتھ دونون پسر میرزا امجد بیگ و مرزا کلو بیگ بھی تھے مرزا ولی بیگ جو نواب یار محمد خان مرحوم کے زمانہ مین آئے تھے ہوشنگ آباد کے قلعہ دار ہوئے تھے اور مرزا امجد بیگ زمانے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین وکیل ریاست مقرر ہوئے تھے اور میرزا کلو بیگ قلعہ دار رایسین بھی رہے اور تحصیلدار بھی رہے مرزا امجد بیگ زمانے سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ تک وکیل ریاست رہے - درباب زنا بالجبر و بے عصمتی عورات و دختران شرفاء کے جو پمفلٹ کے نمبر ۲۸ مین بیان لکھا ہی اور پڑھ کر سُنایا گیا ہی وہ بالکل غلط ہے یہ بہتان ہے شریفون کو بھوپال کے الزام لگایا گیا ہے اور جو نسبت والدہ مرزایان افضل علی بیگ و عنایت علی بیگ کے پمفلٹ مین لکھا ہی کہ وہ شملہ سے آئین اور ایک بازاری کسبی تہین یہ بات بہی غلط ہے ہمارے شہر مین یہ رسم ہے کہ کسبیون کو یا کم ذات عورتون کو برابر درجے پر بٹھا کر مستورات معزز خاندان ہی کے اپنے ساتھہ کہانا نہین کہلاتی ہین اگر وہ برابر درجہ کی شریف نہوتین تو جسطرح اب معزز خاندان کی عورتین اپنے ساتھہ برابر درجہ پر بٹھا کر کہانا کہلاتی ہین کوئی شریف عورت ساتھہ نہ کہلاتی اور اگر شرافت مین اونکی مان کے کچھہ فرق ہوتا تو شریفون مین اونکی اولاد کی شادی نہوسکتی وہ ایسی شریف ہین جو اپنی شرافت پر فخر کہتے ہین -

العبد
خیر اللہ خان رسالدار سابق بقلم خود - پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری -

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار میر بخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ

نمبر ۴۴ میر بخشی حافظ محمد حسین خان صاحب بہادر نصرت جنگ سی آئی ای ولد محمد قاسم خان قوم پٹھان قندہاری غلزئی ساکن قدیم خیر آباد حال بھوپال پیشہ نوکری و جاگیرداری عمر تخمیناً ۵ سال نے بقول صالح بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ پڑہا میری پیدائش ہندوستان کی نہین ہے مجھکو زمانہ سابق کے حالات سے خبر نہین ہے مین صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری سے اس ملک مین آیا ہون اوسوقت سے جو حال دیکھا ہے بتا سکتا ہون مین نے یہ دیکھا ہی کہ مرزا امجد بیگ والد مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ وکیل ریاست تھے اور مرزا کلو بیگ رائسین کے قلعدار بھی رہے اور تحصیلدار بھی ہماری عورتون کی آمد و رفت ساتہہ مستورات مرزایان کے ہے اور ہم اوسی محلّے مین رہتی ہین ہم جانتے ہین کہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کی والدہ کم ذات نہین ہین چال چلن مثل شریفون کے ہے جیسا شریفون کا ہوتا ہے ۔ نسبت بد انتظامی و بے امنی و مظالم کے جو پمفلٹ مین باتین درج ہین وہ میری سماعت مین کبھی نہین آئین میرے اوپر کبھی بہ اظہار رسوخ محکمہ وزارت مرزایان نے کوئی دباؤ نہین ڈالا ۔ مرزایان و نائب مال و منتظم پولس و منشی ایزد بخش کی نسبت جو پمفلٹ مین بابت مقدمہ محمد رشید خان کے لکہا ہے وہ غلط ہے محمد رشید خان میرے رشتہ دار ہین اون کی حیثیت پانچ سو روپیہ دینے کی بہی نہین وہ خود قرضدار ہین تو ساڑہے چار ہزار کہان سے دیتے ۔ مقدمات قتل و زنا بالجبر کی بابت جو دفعہ ۲۸ مین لکہا ہے مین نے کبھی نہین سُنا میرے ماتحت سوران و ملازمان بیڑہ و پلٹن کے لوگ سب ملک مین جابجا تعیناتی پر رہتے ہین اور تبدیلی بھی ہوا کرتی ہے مجھکو ذریعہ ملنے ایسی خبرون کا ہے ۔ مین ایام غدر ۱۸۵۷ء مین اس ریاست کا نوکر تہا اور مین نے بحکم سرکار بھوپال تمام لڑائیون مین جو بمقابلہ ریاست یا انگریز صاحبان کے ہوئین جان بازی کی اور خیر خواہی مین تین گانون بطور جاگیر کے پائے خلعت و تمغہ طلائی و خطاب سرکار بھوپال سے پایا اور انگریزی سلطنت سے بھی خطاب سی آئی ای کا مع دو تمغہ کے ملا اوسوقت مین نائب بخشی

تھا اب مین میر بخشی فوج کا ہون یعنی کل فوج بھوپال کا کمانڈر انچیف ہون۔ مین نے پمفلٹ کو جو پڑہا گیا ہپر سُنا اور

مین اوسمین کوئی بات یا اصل نہین پاتا۔

ڈیڑہ کرور روپیہ کی بابت جو پمفلٹ کے نمبر ۴۲ مین ذکر ہے یہ جہوٹ ہی ڈیڑہ کرور روپیے کا مال کہان سے

آتا چالیس پچاس ہزار روپیے سال کی آمدنی میان فوجدار محمد خان کی تہی اور خرچ بھی اُجلا رہتا تھا۔ بعد وفات

میان موصوف کے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے خود اُنکے دونون پسران میان یار محمد خان و میان

فیض محمد خان پر ترکہ تقسیم کردیا تہا اور میان فیض محمد خان کے مرنے پر اونکا مال نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے

خود نیلام کرکے قرض خواہان کو تقسیم کردیا تہا میان فیض محمد خان و میان یار محمد خان اِس قدر زمانہ حیات مین

نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے مقروض ہوگیے تھے کہ نواب بیگم صاحبہ نے ادن کا قرض ایک مرتبہ خود

ادا کیا تہا پہر دوبارہ جاگیر میان یار محمد خان صاحب کی قرق کی تہی ایک مرتبہ جاگیر میان یار محمد خان کی قرضہ

مہاجنان مین قرق ہوئی تھی پس ڈیڑہ کرور اگر میان یار محمد خان کو ترکہ مین ملا ہوتا اور موجود ہوتا تو ایسے وقت مین

کیون نہ نکالتے اور کیون تکلیف و بے عزتی کیون گوارہ کرتے دوسرے ڈیڑہ کرور روپیے کا مال کوئی شخص

ایسی طرح نکال کرلیجاے کہ شہر بہر کو خبر نہو کس طرح ممکن ہے۔ العبد بخشی محمد حسن خان۔

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۳۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات ریاست

نمبر ۴۵ غلام محبوب خان ولد شادی خان قوم پٹہان کا ذکر عمر تخمیناً ۶۰ سال پیشہ نوکری سکونت خاص بہوپال

مین سچ کہون گا۔ مین نے پمفلٹ جو پڑہا گیا سنا ہے۔ مرزا صاحبان کی نسبت جو زنا بالجبر و بے عصمتی کرنی

عورات کا بیان پمفلٹ مین لکہا ہے وہ غلط ہے اور جو اونکے زنیل ہونے کا بیان لکہا ہے وہ بھی

غلط ہے ہمنے اُنکے باپ کو دیکھا وہ وکیل ریاست تھے اور بہت معزز رہے بیگم صاحبہ قدسیہ مرحومہ کے
زمانے مین رہے نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے زمانے مین بھی وکیل ریاست رہے اور نواب سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ کے زمانے مین بھی چند سال تک وکیل رہے پہر اونکی پنشن ہوگئی تھی تا حیات پاتے رہے ہمارے گھر
کی عورتون کی آمد و رفت بھی مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کے گھر مین ہے مرزا امجد بیگ مرحوم
کے وقت سے ہی وہ بھی اس شہر کے رہنے والے ہین اور ہم بھی شہر کے رہنے والے ہین شریفون کا
جیسا چال چلن ہوتا ہے ویسا ہی اونکے گھر کا ہے شادی بیاہ شریفون مین ہوتا ہے - منشی حسین خان مرحوم
کا جو ذکر خیر خواہی برٹش گورنمنٹ کا ذکر بابت ایام غدر کے پمفلٹ مین لکھا ہے وہ جھوٹ ہی دو چار شہدون نے
ملکر لکھوایا ہوگا - منشی حسین خان کبھی کسی لڑائی مین غدر کے شریک نہین ہوئے نہ کوئی ایسا کام نمایان کیا -
وہ گاتے بجاتے تھے خوش کر کے رئیس سے لیتے تھے لیکن لڑائیو مین بخشی متو خان صاحب مرحوم جو پہلے
رسالدار تھے حافظ محمد حسن خان نائب بخشی جو اب میر بخشی ہین اوسوقت نائب بخشی تھے اور بخشی مروت
محمد خان افسر کُل تھے شریک جنگ رہے مین بھی ہمراہ بخشی مروت محمد خان صاحب کے تھا او صاحبان
انگریز بہادر کو لینے کیواسطے اور پہنچانے کیواسطے جب فوج بھوپال بھیجی گئی تھی تب بھی مین ساتھہ تھا منشی
حسین خان مرحوم نہین تھے صرف کہانا ڈبل روٹی وغیرہ سامان ڈالی لیکر ز بدا پر اس جانب کو منشی
حسین خان مرحوم مرسلہ سرکار سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ بھیجے گیے تھے یہی خیر خواہی قرار دی جاوے تو جو کچھہ
ہو - مین میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم سے خوب واقف ہون - مین نے بحکم سرکار میان فیض محمد خان
مرحوم کی تعلیم گھوڑے پر چڑہنے کی کی تھی - جب تقسیم ترکہ میان فوجدار محمد خان مرحوم کی وفات پر ہوئی نواب
قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے خود کی تھی بعد اوسکے دونون پسران اونکے میان فیض محمد خان مرحوم و میان
یار محمد خان مقروض ہو گیے تب قرضہ اونکا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے ادا کیا اور پہر میان فیض محمد خان

مرے تب اونکی جایداد بھی سرکار عالیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے نیلام کرکے قرض خواہان کو ادا کیا۔
میان فیض محمد خان و میان یار محمد خان دونون بہت مصرف تھے اس سبب سے جو ترکہ پدری مین پایا تھا
اُڑا دیا اور مقروض ہو گیے۔ میان یار محمد خان کی جاگیر بھی قرق ہوئی مدت تک قرق رہی اور اب تک
وہی حال مقروضی کا ہے۔ اگر ڈیڑہ کرور روپیہ اونکے گھر مین ہوتا تو کیون ایسی تکلیفین اُٹھاتے۔ ڈیڑہ
کرور روپیہ کا بیان بالکل غلط ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ ایسا ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال مخفی طور پر نکل سکتا اور
کوئی لے سکتا۔
گواہ نے کہا کہ میرے داہنے ہاتھہ مین چوٹ ہے اس سبب سے اسوقت دستخط نہین کرسکتا مہر پر
اکتفا ہے۔ العبد مہر غلام محبوب خان۔
پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یقین تہانہ دار سابق

نمبر ۱۶۹ محمد یقین ولد سید محمد معین عمر تخمیناً ۳۵ سال ساکن تکیہ شاہ اعلم اللہ صاحب واقع سواد رائے بریلی
قوم سید حسینی الحسینی۔ بحلف مذہبی بیان کیا کہ مجہہ سے کوئی روپیہ تعدادی پانچ سو روپیہ یا کسی قدر سید
بدر الحسن صاحب منتظم پولیس نے نہین مانگا نہ مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ نے مانگا نہ اِس
وجہہ سے میرا عہدہ گہٹایا گیا مین پہلے پچیس روپیہ ماہانہ پاتا تھا اب بھی وہی پاتا ہون صرف عہدہ
تہانہ داری سے اہلمدی محکمہ معین صدر الصدوری پر میری تبدیلی ہوئی ہے۔ العبد سید محمد یقین بقلم خود
پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم محمد رشید خان سابق تحصیلدار رائسین

نمبر ۴۷ حکیم محمد رشید خان ولد محمد گل خان قوم پٹھان یوسف زئی جسکا ایک طبقہ اوتمان زئی بولاجاتا ہے متوطن خالص پور ضلع لکھنو ملک اودہ عمر تخمیناً ۶۵ سال پیشہ نوکری - مین ایمان سے بیان کرونگا مین نے مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال یا منشی ایزدبخش یا منتظم صاحب پولس کو ایک کوڑی بھی نہین دی اگر پمفلٹ کا لکھنے والا سچا ہوتا تو کیون حاضر ہوکر حلف نہ اٹھاتا کچھہ ثبوت نہ دیتا یہ مضمون مندرجہ پمفلٹ جھوٹ ہے بہتان ہے - مرزایان نے مجھسے کھی یا کوئی چیز کبھی نہین منگوائی نہ مجھپر اونکا کوئی دباؤ تھا - غلے بر کسر کوئی میری تحصیلداری کے زمانے مین مرزایان نے نہین لی نہ غلہ خریدا جو اوسپر کوئی کسر لے سکتے - مین حکیم افسر الاطباء کا رشتہ دار ہون میری بابت حکیم صاحب نے ایک درخواست تقرر کی سرکار مین بھیجی تھی وہ وزارت العالیہ مین واسطے تجویز تقرر کی آئی تھی تب حسب منشاء سرکار عالیہ مجھکو خدیورہ کی تحصیلداری ملی تھی اوسکے بعد مین رائسین مین تبدیل کیا گیا مین مرزایان کو جانتا بھی نہین تھا جب میرا تقرر ہوا ہی نائب وزیر صاحب بہادر مال کو بھی نہین جانتا تھا - العبد محمد رشید خان بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مس نیبل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر وہیڈ ماسٹر مدرسہ نسوان

نمبر ۴۸ مس نیبل صاحبہ بنت پادری نیبل صاحب یورپین لیڈی ڈاکٹر شفاخانہ موسوم لیڈی ڈفرن ہسپتال سیول سرجن ایم ڈی وہیڈ ماسٹر لیڈی لینسڈون ٹیچر نٹی اسکول بھوپال - ہمنے کسیقدر پمفلٹ کو پڑہا نمبر ۲ پمفلٹ ضیاء الحق کا ہمنے خاص کر پڑہا - ہمنے کبھی ایسا بیان جو پمفلٹ مین لکھا ہے کسی سے شہر بھوپال مین نہین سنا حالانکہ ہم مستورات کا علاج کرنیکو شریفون کے زنانہ گھرون مین جاتے ہین اور

ہمارے پاس مستورات شفاخانہ مین علاج کو بھی آتی ہین - جیسا کہ پمفلٹ مین واویلا مچا ہونا شہر مین نسبت بدافعالی وزناکاری دونون مرزایان کے پمفلٹ مین لکھا ہے اگر ایسا واویلا ہوتا تو مین بھی ضرور سنتی لیکن ہمنے نہین سُنا - دستخط نیبل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر بخط انگریزی -

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار پنڈت خوشحال داس جوشی سول سرجن

نمبر ۴۹ پنڈت خوشحال داس جوشی ولد کرشناجی قوم برہمن عمر تخمیناً ۳۳ سال بپشیہ نوکری ساکن کاٹھیاواڑ نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین اسسٹنٹ سیول سرجن بھوپال کا ہون جو انچارج سیول سرجن ریاست بھوپال کا کام کرتا ہون آٹھہ نو سال سے مین شروع ۱۸۸۶ء عیسوی مین آیا تھا مین نے انگریزی پمفلٹ پڑہا جو ضیا الحق کے نام سے مشتہر ہوا ہے - پمفلٹ مین جو مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کا آنا عہد وزارت حال مین درج کیا گیا ہے یہ بات غلط ہے وہ عہد وزارت کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین موجود تھے مین نے نمبر ۲۸ پمفلٹ کو پڑہا چونکہ مین سیول سرجن بھوپال اسٹیٹ کا ہون اوس حیثیت سے ہر ایک مقدمہ قتل مین نعش کے دیکھنے کا مجھکو اتفاق ہوتا ہے اور میرے سوا کوئی دوسرا سٹیفکیٹ نہین دیسکتا اس سبب سے مین کہہ سکتا ہون کہ کوئی مقدمہ ایسا میرے سرٹیفکٹ کی کتاب مین آج تک درج نہین ہے جسمین کوئی بھی ذکر خون کرنے کا نسبت مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ یا اونکی اولاد کے درج ہو بس مین اس بیان کو جھوٹا سمجھتا ہون - مین شہر کے عام و خاص ہر طرح و ہر قسم کے باشندہ زن کا علاج کرتا ہون جو شفاخانہ مین آتے اور جو مرد خواہ عورت اپنے گھر مین مجھکو بلاتی ہین لیکن مین نے کسی سے کبھی ایسی بات نہین سنی مرزاؤن کے واسطے جو پمفلٹ مین بابت زنا بالجبر و بے عصمت کرنے شریف زادیون کے لکھا ہے -

اگر ایسا واویلا مچا ہوتا جیسا پمفلٹ مین لکہا ہے تو مین بہی ضرور سن لیتا - دستخط پنڈت خوشحال داس ڈاکٹر بخط انگریزی پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر -

اظہار ہزاری مل جینی

نمبر ۵ ہزاری مل ولد جواہر مل قوم سراوگی جینی عمر تخمیناً ۷۰ سال ساکن ٹونک پیشہ دوکانداری بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین عرصہ ۲۲ سال سے بہوپال شہر مین دوکان کرتا ہون ہنڈی چٹھی لین دین کا کام جاری کیا ہے نمبر ۹ پمفلٹ مین جو مضمون لکہا ہے اور مجہکو پڑہ کر سنایا گیا وہ بالکل غلط ہے مرزایان سے معاملہ کو کچہہ واسطہ نہین ہے نہ ہمنے کوئی روپیہ تعدادی پانچ ہزار مرزایان کو دیا نہ سیٹہانی نے کوئی حبہ دیا سیٹہانی کے پاس اگر روپیہ ہوتا کچہہ جایداد ہوتی تو اوسکا مکان پونے چہہ سو روپیہ مین کیون نیلام ہو جاتا مقدمہ عدالت ہاے معین صدر المہامی وصدر الصدوری دونون جگہہ دیوانی وفوجداری دایر ہے ایک طرف سے مولوی احسان حسین وکیل ہین یعنی سیٹہانی کی طرف سے اور دوسری طرف سے یعنی میری جانب سے احمد حسین وکیل ہین اور قمر الدین وکیل ہین - مقدمہ فوجداری مین اس بات کا ہے کہ سیٹہانی میرے اوپر دعوی کرتی ہے کہ مین نے دفینہ کہودلیا اور دیوانی مین یہ دعوی سیٹہانی نے کیا ہے کہ مین نے کل مکان پر دخل کر کے بنوالیا - حالانکہ نصف کا خریدار ہون -

کوئی مقدمہ اب تک فیصلہ نہین ہوا مجہہ سے کبہی کام مرزا صاحبان سے نہین پڑا لیکن بازار مین عام طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اونکا چال چلن اچہا مہاجنی ہے جس شخص سے وہ روپیہ مہاجنی طور پر کبہی منگاوین تو جیسے اسمین مہاجن لین دین کرتے رہتے ہین اونکے ساتہہ بہی مہاجن لوگ ویسا ہی برتاؤ کرتے ہین اگر مجہہ سے مہاجنی طور پر منگاوین تو مین بہی اونکے اعتبار پر دے دون مقدمہ دفینہ کا قریب دس ہزار نوسے نواسی کے ہے -

نسبت مندر جینیون کے جو جھگڑا ہوا ہے وہ ہم لوگون نے خوبصورتی کے واسطے گمزیان بنائی تھین شنوا مذہب والون نے اور مسجد والون نے عداوت کرکے نالش کی اور توڑوادیا ہے کرنیل وارڈ صاحب کے وقت مین نہ کبھی کوئی عمارت مندر پر بنائی گئی اور نہ توڑوائی گئی - حال کی وزارت مین یہ جدید تعمیر ہوئی تھی نمبر۲ پمفلٹ مجھکو پڑہ کر سنایا گیا سب غلط ہے پچاس ہزار روپیہ یا چھدام تک نہین دیا گیا نہ کوئی نالان گریان ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کھو گیا ہے نمبر۳ بھی غلط ہے ہم اوسی محلے مین پانچ مکان کے فاصلہ سے رہتے ہین جہان مرزایان رہتے ہین اونکا چال چلن اچھا ہے اور زناکاری اور بے عصمت کرنے عورتون کا بیان جھوٹا ہے - دستخط ہزاری مل بخط ہندی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری قدسی - دستخط وزیر صاحب بہادر
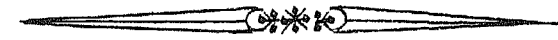
اظہار مولوی عبد الباقی سہسوانی

نمبر۱۵ مولوی عبد الباقی ولد سراج احمد قوم سید نقوی عمر تخمیناً ۳۷ سال ساکن سہسوان ضلع بدایون پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ ہمارے گھرون مین مستورات کے پاس آمد و رفت والدہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کے رہتی ہے اور ہمارے گھر کی عورتین بھی گھر مین مرزایان کے اونکی والدہ کے پاس جایا کرتی ہین اس وجہ سے کہ مرزایان کی والدہ رہنے والی سہسوان کی ہین ابتدا مین جب ملاقات مستورات سے ہوئی جو پتہ نشان اپنے خاندان و پدری گھر کا سہسوان کے محلون مین سے اون ہی نے دیا وہ ٹھیک ٹھیر اتھا اور اونکے پدری خاندان کے لوگ میرے دادا کے اور پر دادا کے مرید بھی رہے ہین اسوجہ سے بھی واقفیت ہے اونکے باپ کا نام اکبر خان تھا وہ پٹھان تھے مستورات مین کھانا پینا سب ایک ساتھ ہوتا ہے ہم اونکو اشراف سمجھتے ہین فقط - العبد عبد الباقی بخطہ -

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار غلام مہدی خان پنشن دار

نمبر ۲۵ غلام مہدیخان ولد طالع ور خان قوم پٹہان داؤدزئی عمر ۔۔ ساکن بہوپال خاص پیشہ سپاہ گری مین سرکاری نوکر ہون ایکون مین بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ پڑہا ہے مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کی نسبت جو تذلیل کے مضامین لکہے ہین وہ غلط ہین - مین واقف ہون کہ اونکے دادا مرزا ولی بیگ دہلی سے بہوپال مین آئے اونکے ساتہہ دونون پسر بہی تہے - مرزا امجد بیگ و مرزا کلو بیگ عہد نواب یار محمد خان ولد نواب دوست محمد خان کا تہا - نواب یار محمد خان نے ولی بیگ کو ہوشنگ آباد کا قلعدار مقرر کیا - اوس زمانہ مین ہوشنگ آباد معہ سیونی ریاست بہوپال مین شامل تہا - مرزا امجد بیگ وکلو بیگ حیدرآباد دکن کو چلے گیے اور وہان رسالہ یکون مین رسالہ دار مقرر ہوئے - اور جب جرنیل بالکم صاحب وٹیپو سلطان سے لڑائی ہوئی ہے اوس معرکہ مین لڑے - بعدہٗ مرزا ولی بیگ نے اپنے پسران کو اِس ملک مین طلب کر لیا - عہد قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین مرزا امجد بیگ عہدہ وکالت پر مقرر ہوے - اور مرزا کلو بیگ راۓسین کے قلعدار ہوے وہ تحصیلدار بہی رہے - عہد نواب جہانگیر محمد خان مین جب لڑائی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ سے ہوئی تب مرزا امجد بیگ ڈیوڑہی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین کامدار ہو گیے تہے - پہر نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے عہد مین مرزا امجد بیگ وکیل ریاست اور مرزا کلو بیگ تحصیلدار سیہور ہوے - نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کے عہد مین بہی وکیل رہے ضعیفی مین پنشن پائی - ہم سے اور مرزایان سے قرابت ہے میرا بہتیجا غلام قادر خان دختر مرزا افضال علی بیگ کے ساتہہ بیاہا گیا ہے - اور بزرگون کے وقت سے بہی قرابت چلی آئی ہے - اِس سبب سے ہم اونکو شریف القوم جانتے ہین

اونکی والدہ بھی شریف ہین اگر وہ شریف نہوتین تو شریفون سے اونکی اولاد کا شادی بیاہ نہو سکتا۔ چال چلن مرزایان کا اچھا ہے جو الزامات زنا بالجبر و بے عصمت کرنے عورتون کے اون پر لگائے گیے ہین اور پمفلٹ مین درج ہوے ہین سب غلط ہین یہ بدمعاشون کا کام ہے فقط — العبد غلام مہدیخان

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۳ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار ناصر خان مستاجر

نمبر ۵۲ ناصر خان ولد سید خان قوم پٹھان بنگش حنفی مذہب عمر تخمیناً ۵۰ سال ساکن نیانیان پرگنہ اسلام نگر ملک بھوپال نے بحلف بیان کیا کہ مین مستاجر نیانیان و ٹرکیٹرہ حسن و سرار و باٹیر و پیلیا و ہرنیا کا ہون یہ دیہات دیہی پورہ و دیوان گنج و اسلام نگر و نظیر آباد چار پرگنون مین ضلع شمال کے واقع ہین تخمیناً سترہ ہزار سے اونیس ہزار تک زر مالگزاری سرکار کو دیتا ہون۔ مقدمہ نمبر ۵ مندرجہ پمفلٹ محض غلط ہے مین نے کسی سپاہی کو قتل نہین کیا نہ دیوان گنج مین کوئی واردات ہوئی موضع سرار مین میرے ایک سپاہی نے اپنا گلا اپنے ہاتھہ سے کاٹ لیا جبکہ وہ رنج مین مبتلا تھا اس سبب سے کہ اوسکے ذمہ تغلب نکلا تھا مقدمے کا فیصلہ اسطرح ہوا تھا کہ قاضی صاحب و مفتی صاحب کے فتوے پر حکم آخر سرکار عالیہ نے صادر فرمایا تھا دو مرتبہ موقع کی تحقیقات ہوئی ایک مرتبہ منتظم صاحب پولیس نے تحقیقات کی دوبارہ خود صدر المہام صاحب نے موقع پر جاکر تحقیقات کی بروقت تحقیقات کے مین حوالات مین تھا گانون مین جانے بھی نہین پایا تھا مین نے کسی کو کوئی روپیہ نہین دیا نہ کسی نے مجھہ سے مانگا اگر کوئی مانگتا تو بھی مین نہ دیتا کیونکہ مجھکو کوئی خوف نہین تھا نہ مین نے کوئی جرم کیا تھا بلکہ مجھہ سے میرے وکیل مولوی احسان حسین نے حلف

لیا تھا اس بات کا کہ مین کسی کو کوئی حبہ رشوت مین نہین دونگا اور مولوی صاحب نے کہا تھا کہ اگرچہ اور مقدمات مین مجہہ سے محنتانہ برابر لیتے ہین مگر اس مقدمے مین کچہہ نہ لینگے ۔ نسبت نمبر ۲۵ پمفلٹ کے مین یہ بیان کرتا ہون کہ مین نے چارون محالون مین کسی سے ایسا تذکرہ نہین سُنا اور نہ مین نے کچہہ دیا نہ کسی مستاجر نے کچہہ دیا اگر کوئی مستاجر دیتا یا عام طور پر ایسا مطالبہ کیا جاتا تو ضرور مشہور ہوتا اور مین اپنی چارون محالون مین بھی سُنتا اور بہوپال مین اور مستاجرون سے بھی ملاقات ہوا کرتی ہے اون سے بھی مجھکو یہ خبر معلوم ہو جاتی نہ مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ نے کچہہ لیا نہ نائب مال نے لیا ۔ میری پیدائش اسلام نگر کی ہے میرے والد علاقہ پیشاور التورزی متعلقہ کوہاٹ سے بہوپال مین آئے تھے جب سے یہان سکونت اختیار کرلی ہے مین مرزایان کو جانتا ہون جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہے اونکا چال چلن اچھے شریف آدمیون کا سا ہے نسبت نمبر ۲۶ کے میرا یہ بیان ہے کہ مین نے مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو نہ غلہ دیا نہ غلے کی کسر دی نہ تحصیلداران نے بابت کسر کے جو فی مانی عہ پمفلٹ مین لکہا ہے مجہہ سے کسی نے مانگا نہ مین نے دیا نسبت نمبر ۶ کے مین اسقدر جانتا ہون کہ احسان اللہ سپاہی اپنی موت قضائے الٰہی سے مرگیا کسی نے اوسکو مار پیٹ نہین کیا احسان اللہ ایسا سپاہی نہین تھا کہ اوسکو کوئی مار پیٹ کرسکتا وہ بڑا بہادر تھا اگر کوئی اوسکو مارنا چاہتا تو وہ مقابلہ کرتا احمد یار خان اوسکے بہائی نے کبہی ارادہ دعوے کا کسی پر نہین کیا کیونکہ اگر اوسکے بہائی کو کوئی مارتا اور وہ اوس صدمے سے مرتا تو دعوے ہوتا ۔ العبد ناصر خان بخط ہندی ۔

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید امداد حسین منصبدار

نمبر ۳۵ امداد حسین باپ کا نام ولایت حسین قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۵۵ سال ساکن بہوپال پیشہ کاشتکاری - پہلے نوکر تہا بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے والد بانس بریلی کے رہنے والے تھے وہ بہوپال آ گئے تھے اور میری پیدایش تو دموہ ممالک متوسط کی ہے لیکن تیئس ۲۳ سال سے بہوپال مین سکونت اختیار کر لی میری شادی تو اپنے مامون کی بیٹی سے ہوئی جنکا نام ارشاد علی ہے لیکن ایک عورت بہوپال مین بذریعہ نکاح کے گہر مین ڈالی تھی مین نے اوسکو طلاق دیدیا چونکہ اوس سے بدمزگی ہوگئی تھی یہ طلاق مین نے اپنی خوشی سے دیا مرزا افضال علی بیگ نے یا کسی اور شخص نے مجہپر دباؤ نہین ڈالا طلاق نامہ بھی لکھا گیا منشی سعد اللہ کے مکان مین پہر اوسکی تصدیق محکمہ قضا مین کرادی تہی مین نے نمبر ۱۲ پمفلیٹ کا جو پڑہا گیا ہم سُنا یہ واہیات لکھا ہے مضمون صحیح نہین ہے - میری اور مرزا صاحب کی کوئی کاوش نہین ہے جیسا مین پہلے اون سے ملتا تہا اب بھی ملتا ہون نہ مرزا صاحب کو مجہہ سے کوئی کاوش ہے مجہہ سے ایک مرتبہ الہ جلایا مستری نے البتہ ایک ہزار روپیہ کا تذکرہ کیا تہا بشرط طلاق دینے کے مین نے اوس سے کہا کہ مین اسکی کوئی ضرورت نہین سمجہتا مین خود ہی اوس عورت کو طلاق دینا چاہتا ہون یہ سب قصہ مسماۃ بسم اللہ کا ہے - اب وہ مرزا افضال علی بیگ کے نکاح مین ہے یہ اونکی دوسری زوجہ ہے -- یہ معاملہ چار یا پنج برس کا ہے -

العبد
امداد حسین عفی اللہ عنہ بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد نیاز احمد قادری

نمبر ۴۵ سید نیاز احمد ولد پیر تاج الدین عمر تخمیناً ۳۸ سال قوم سید ساکن بہوبال پیشہ دعاگوی ہمارا خاندان قادریہ ہے اِس ملک کے لوگ ہمارے خاندان مین مرید ہوتے ہین ہمارے مورث خاندان شاہی مرزائی خیل کے پیر رہے ہین نمبر ۸ پمفلٹ جو پڑہا گیا مین نے سُنا یہ مضمون بالکل جھوٹا ہے ہم پیرزادے ہین ہمکو سب لوگ نذر دیتے ہین ہمنے آج تک کسی کو کچھہ نہین دیا نہ ہمسے کوئی لے سکتا ہے نہ ہمسے کسی سے اس قسم کا ذکر آیا نہ ہمکو مرزا صاحبان کے یہان جانے کا کبھی اتفاق ہوا سب لوگ ہمارے ہی گھر پر آتے ہین پنچایت بلاشک ہوئی تھی اوسمین منجانب ہمارے میان اکبر محمد خان صاحب جاگیردار و کپتان سردار حسین خان صاحب پنچ تھے اور ہماری پھوپی صاحبہ کی جانب سے مرزا صاحبان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ پنچ تھے اور مفتی صاحب سرپنچ تھے جو فیصل نامہ سرپنچ صاحب نے بھیجا تھا اوسکی منظوری عدالت وزارت سے ہوئی تھی نسبت چال چلن مرزا صاحبان کے ہمنے اون تمام لوگون سے جو ہمارے گھر پر آتے ہین ہمیشہ تعریف ہی سُنی کبھی کوئی بدچلنی کی بات نہین سُنی نمبر ۲۸ پمفلٹ مین جو مضمون لکھا ہے اوسکی نسبت گواہ نے نہایت جوش مین آکر کہا کہ یہ مضمون تو غلط ہے لیکن اگر اوسکا لکھنے والا اسوقت حضور کے اجلاس کے سامنے حاضر ہوتا یا حضور سرکار عالیہ دام اقبالہا کے حضور مین حاضر ہوتا تو بھی ہم اپنی جان نثاری دکھا دیتے کہ اوسنے شریفون کی نسبت عام الزام جھوٹا لگایا ہے اگر مرزا صاحبان ایسی حرکتین کرتے تو ہم لوگ اونکو زندہ نہ رہنے دیتے۔

العبد
سید محمد نیاز احمد قادری بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا – ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یحییٰ قادری

نمبر ۵ محمد یحییٰ قادری ولد سید محمد عرف ممدوح میان قوم سید عمر تخمیناً ۵۱ سال ساکن بھوپال پیشہ پیری مریدی نے
بحلف مذہبی بیان کیا کہ پمفلٹ مین جو بنمبر ۹ لکہا ہے وہ محض غلط ہے ہمشیرہ پیر عباس صاحب مرحوم میری
والدہ ہین کوئی حصہ ہمنے کسی کو نہین دیا والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا تھا اور ہمارا نام مقدمے مین بوراثت قائم
ہوگیا تھا ہمنے خود پیروی کی ہے مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ پنچ تھے یہ لوگ خود ہمارے
گہر پر آتے ہین اور نذر بھی دیتے ہین ہمارا خاندان قدیم پیرزادون کا ہے نہ ہمنے کسی بھوپال کے کسی اہلکار
نے رشوت لی نہ ہمنے کسی کو دی سب لوگ ہماری تعظیم کرتے ہین اور نذر کرتے ہین ۔ نسبت چال چلن مرزایان
کے ہمارا یہ بیان ہے کہ اونکا چال چلن شریفون کا جیسا ہونا چاہیئے ویسا ہے شادی بیاہ مین اون کے
گہر کی مستورات ہمارے گہرون مین آتی ہین اسی طرح ہمارے خاندان کی مستورات اونکے گہر نہین جاتی ہین
نمبر ۲۸ پمفلٹ مین جو مضمون لکہا ہے اوسکی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ شرفاے شہر کی بڑی توہین و بیعزتی
پمفلٹ لکہنے والے نے کی ہے آئین سرکار کو سخت تدارک اوسکا کرنا چاہیئے اور شرفا کا توبڑا درجہ ہے
اگر ادنی سے ادنی رعیت رزیل کے ساتھہ بھی مرزایان ایسی حرکتین کرتے تو وہ اب تک زندہ نہ رہ سکتے ہمکو سخت
صدمہ ہوا ہے اس مضمون کے پڑہنے سے ۔ العبد محمد یحییٰ قادری

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یوسف خان فرزند محمد اسحٰق خان

نمبر ۶ محمد یوسف خان ولد محمد اسحٰق خان قوم پٹہان یوسف زئی عمر تخمیناً ۲۰ سال ساکن بھوپال پیشہ

نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے والد دہلی کے رہنے والے تھے وہان سے بہوپال آئے
میری پیدایش بہوپال کی ہے میرے والد مہتمم تعمیرات ریاست تھے پمفلٹ مین جو ذکر بہ نمبر ۱۴ درج ہے
اوس سے مجھکو کچہہ بھی واقفیت نہین ہے ماہ رجب سنہ ۱۳۱۰ھ مین میرے والد نے وفات پائی میرے
واسطے سرکار عالیہ نے تیس روپیہ ماہانہ مقرر کر دیا ہے بلقب نائب تعمیرات کے لیکن کوئی خاص
کام اب تک سپرد نہین ہوا میرے پاس چار گانون مستاجری مین ہین قصبہ اسلام نگر و برکہیڑی حجام واقع پرگنہ
اسلام نگر۔ کولوکہیڑی پرگنہ حضور تحصیل چہولا پرگنہ دیوان گنج۔ نمبر ۲۵ پمفلٹ مین جو مضمون لکھا ہے وہ بالکل
غلط ہے مجھ سے تو نہ کسی نے مانگا نہ مین نے دیا مین تین پرگنے مین دیہات مستاجری رکھتا ہون مرزایان
افضال علی بیگ عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادریال نے مجھ سے کسی حیلہ یا طریقے سے بھی
کوئی روپیہ نہین لیا میرے گانون مستاجری مین برقرار ہین نمبر ۲۶ مین جو نسبت غلہ قسط چہارم کے لکھا ہے
فی مانی دو روپیہ مستاجرون سے وصول کرنے کا وہ بھی غلط ہے جو شخص غلہ دینا چاہتا ہے خوش خرید
نرخ بازار کے حساب سے دیتا ہے جو نقد روپیہ دینا چاہتا ہے اوس سے نقد لیا جاتا ہے چنانچہ مین نے
آج تک نقد ہی دیا ہے اور مجھ سے کوئی رقم کسر فی مانی عا کے حساب سے تحصیلداران نے وصول نہین کی
نہ طلب کی۔ العبد محمد یوسف بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۱۴۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار یار محمد خان

نمبر ۵۷ یار محمد خان ولد احمد اللہ خان قوم پٹہان نواب خیل عمر تخمیناً للعہ سال پیشہ نوکری ساکن بہوپال

خاص سے نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ احسان اللہ میرا چھوٹا بہائی حقیقی تھا وہ مرگیا اوسکے کچھہ اندرونی چوٹ جسم مین تھی اوسکا مین کسی پر دعوی نہین کرتا مین نے اللہ پر چھوڑ دیا مجھکو کسی شخص عملہ وزارت یا پولیس یا فوجداری نے دعوی کرنے سے باز نہین رکھا لیکن مین نے خود ہی دعوی نہین کیا شادی کے زمانہ مین گھر سے تو تندرست گیا تھا لیکن جب واپس آیا ہے اوسکے بعد آکر ڑیرہ دس بارہ روز بعد مرگیا - مین چونکہ نالشی یا فریادی نہین ہون کوئی ثبوت نہین دے سکتا مین اب بھی نالشی نہین ہون مین ملازم سرکاری سواران سرخ وردی مین تھا وہان سے قریب پانچ سال کے ہوا کہ نوکری چھوڑ دی اب مین ملازم میان لطیف محمد خان و میان مجید محمد خان کا ہون بارہ روپیہ ماہانہ مجھکو ملتا ہے مصاحبت مین رہتا ہون اور پہلے کچھہ تجارت بھی کرتا تھا اب مین نے وہ بھی چھوڑ دی ہے کچھہ تھوڑا لکھہ پڑہ سکتا ہون -

العبد
بقلم یار محمد خان

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۴ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار فیاض حسین خان برادر زادہ منشی حسین خان مرحوم

نمبر ۵۸ فیاض حسین خان ولد دیانت خان قوم افغان دُرانی عمر تخمیناً ۲۷ سال ساکن بھوپال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ اُردو کا پڑہا ہے منشی حسین خان مرحوم کا بھتیجا ہون نمبر ۱۶ پمفلٹ مین جو ذکر ہے اوسکی اصلیت یہ ہے کہ منشی حسین خان مرحوم میرے چچا نے مجھپر بیس ہزار روپیہ کے نوٹون کا اِس بیان سے دعوی کیا تھا کہ فیاض حسین خان نے میرے نوٹ چرا لیے اور میرا یہ جواب تھا کہ نوٹ جو مین نے فروخت کیے تھے وہ میری پدری جایداد کے تھے جو متروکہ مین مجھکو ملے تھے پھر منشی حسین خان مرحوم نے ثبوت دینے سے عاجز ہو کر اپنا بیان عدالت صدر المہامی مین

اسطرح لکھایا کہ میرا کچھہ دعویٰ اب نوٹون کی بابت فیاض حسین خان کی نسبت نہین ہے عدالت نے
پھر بھی کسیقدر تحقیقات جو کرسکتی تھی کی لیکن کوئی ثبوت نہوا تب عدالت نے دعویٰ خارج کردیا اور چودہ ہزار
پانچ سو کچھہ روپیہ جو عدالت مین میرے مکان سے قرق ہوکر آیا تھا باخذ رسید مجھکو واپس دیا گیا یہ فیصلہ
صدر المہام صاحب کی عدالت سے ہوا مین نایب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان عنایت علی بیگ
افضال علی بیگ کو آٹھہ ہزار روپیہ رشوت کا کیون دیتا مین نے ایک حبہ بھی نہین دیا نہ اونکا کوئی تعلق
اِس معاملہ سے تہا بیان مندرجہ پمفلٹ غلط ہے نمبر ا پمفلٹ کا مین نے پڑہا اوسکی نسبت میرا یہ
بیان ہے کہ ایک وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم لکھہ کر مرے تھے کہ مین جائداد منقولہ و غیر منقولہ وقف کرتا ہون
مطابق اوسکے بحکم سرکار عالیہ دامت سلطنتہا جایداد وقف قرار دی گئی اور حسب منشا موصی مندرجہ
وصیت نامہ نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم کو بطور متولی وقف سپرد ہوے اور جاگیر کی نسبت
بھی سرکار عالیہ سے فیصلہ آخر ہوا ہے ایک گانون واسطے اعانت جائداد وقفیہ کے سرکار سے
عطا ہوا یہ جاگیر حین حیات تھی نسلاً بعد نسلٍ نہین تھی — مین اس پمفلٹ کی نسبت جو کچھہ حال مجھکو معلوم
ہوا ہے عرض کرتا ہون کہ جب مین جبل پور کو جاتا تھا اور عظیم اللہ خان و محمد علی خان درجہ دویم کی ریل گاڑی
کے ایک ہی کمرے مین تینون آدمی ہم بیٹھے تھے راہ مین بعد دیگر اذکار دنیاوی کے یہ بھی ذکر ہوا کہ منشی
عظیم اللہ خان نے بیان کیا کہ مین نے واسطے حصول جاگیر کے ایک کوشش بلیغ کی ہے اور بہت
روپیہ میرا اوسمین صرف ہوا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ مین ضرور اوسمین کامیاب ہونگا مین نے ایک شخص
نامی ضیاء الحق کی معرفت ایک کتاب شایع کرائی ہے جسکا نام پمفلٹ ہے آپ بھی شریک ہون اور
روپیہ سے مدد کرین بعد واپسی جبل پور ضیاء الحق سے مجھکو ہوشنگ آباد مین ملایا اور کوئی انگریز بھی اوسکے
ساتھہ تھا جسکا نام مجھکو معلوم نہین ہے محمد علی خان بھی میرے ساتھہ تھے ضیاء الحق نے عظیم اللہ خان سے

کہا کہ روپیہ بھیجنے مین آپ بہت توقف کرتے ہین اسمین آپ کا نقصان ہوتا ہے عظیم اللہ خان نے کہا
مین جاکر روپیہ بھیجون گا خواہ خود لیکر آؤن گا بعد واپسی ہوشنگ آباد کے تیسرے دن عظیم اللہ خان نے
مجھکو بُلایا اور ایک خط جو اُسی وقت شاید ڈاک پر آیا تھا دکھایا اور ایک چرمی قلمدان جسمین بہت سے
کاغذات وخطوط وغیرہ تھے میرے سامنے رکھکر پھر اوٹھا لیا یعنی بعد دکھانے کے اور ایک خط اور
اوسمین سے مجھکو خاص کر دکھایا کہ جس سے یہ مطلب تہا کہ مین اسقدر روپیہ بھیج چکا ہون اور اب پھر روپیہ
طلب کیا ہے وہ بھی بھیجتا ہون اور یہ خط میرے پاس بطور رسید کے ہے آپ بھی شریک ہون
تو جاگیر مین حصّہ ملے گا آپ کو بھی فائدہ ہوگا مین نے وہ دونون خط اون سے لیکر اپنی جیب مین رکھ لیے
اور کہا کہ مین کلمہ جواب دون گا وہ دونون خط مین نے اوسی دن لاکر وزیر صاحب کو اور صدر المہام صاحب کو دکھا دیے تھے
اور پیش کرنے کو موجود ہین اب عدالت مین پیش کرتا ہون چنانچہ ایک خط نوشتہ ضیاء الحق موسومہ
منشی عظیم اللہ خان مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۳ء معہ لفافہ ڈاک پیش کیا دوسرا خط نوشتہ ضیاء الحق موسومہ منشی
عظیم اللہ خان مورخہ یکم دسمبر ۱۸۹۳ء پیش کیا یہ دونون خط شامل مثل کیے گیے۔ دوسرے روز مین نے
پمفلٹ کو دیکھا جسمین ریاست کی بُرائی اور حکام ریاست کی بُرائی لکھی تھی لہذا مین نے عظیم اللہ خان سے
کہا کہ مین ایسے امر مین شریک نہین ہوتا آپ ہی شریک ہون تب مجھہ سے خطوط واپس مانگے مگر مین نے
عظیم اللہ خان کو واپس نہین دیے بعد اوسکے ناراض ہوکر عظیم اللہ خان نے کوتوالی مین رپورٹ غلط
لکھائی کہ فیاض حسین خان ورحیم الدین نے میرا بکس چُرا لیا جسمین نوٹ واشرفی وروپیہ وغیرہ تھا۔
جس دن مجھہ سے گفتگو ہوئی اور خطوط دکھائے تھے اوسکے دوسرے دن عظیم اللہ خان ہوشنگ آباد
کی طرف ریل گاڑی پر گیے تھے صبح کے وقت اور دو بجے کی گاڑی مین واپس آئے تھے غالباً زر مطلوبہ
ضیاء الحق کو دینے گیے تھے مجھہ سے اور کسی کی شرکت کی بابت کچھہ بیان عظیم اللہ خان نے نہین کیا

نہ نوبت دریافت کرنے کی آئی کیونکہ وہ خطوط واپس نہ کرنے سے ناراض ہوگیے تھے اور مین نے

یہ نظر خیر خواہی سرکار کے صرف یہ دونون خط پاکر واپس دینا مناسب نہین سمجہا تہا۔ العبد محمد فیاض حسین خان عفی اللہ عنہ

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مسٹر کوک صاحب انجنیر نہر و مہتمم صفائی شہر

نمبر ۵۹ ڈبلیو ڈیوڈ کوک صاحب انجنیر ریاست بہوپال ولد ہیو کوک صاحب عمر تخمیناً ۵۰ سال نے کہا سچ بیان کرینگے ۔ اور بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ انگریزی ضیاء الحق کا پڑہا مجھکو کچھہ شک نسبت مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے نہین ہوا مین اونکو پندرہ بیس برس سے جانتا ہون وہ میرے پاس آتے جاتے ہین ۔ مین نے کبھی قبل ملاحظہ پمفلٹ کے کسی سے نہین سُنا کہ مرزایان مرتکب بے عصمتی عورات و زنا بالجبر کے ہوتے ہین مین نے صرف یہ مضمون پمفلٹ مین لکھا ہوا دیکھا ہے مرزایان عہد مین کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے واپس آگیے تھے اِس عہد وزارت مین واپس نہین آئے ۔ مین نے کبھی نہین سُنا کہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے حکم توڑنے مندر کا دیا نہ مجھکو معلوم ہے کہ کبھی کوئی جزو عمارت مندر کا وارڈ صاحب کے وقت مین بنا تھا اور پہر توڑا گیا شہر کی صفائی اور مکانات کا موزون بنوانا اور تعمیرات ریاست و کام نہر و منبع کا مجھہ سے متعلق رہا ہے پہلے سے اور اب بھی ہے مین ملک کا دورہ کرتا ہون کیونکہ سڑکون کا بنوانا اور مفصلات کی اکثر تعمیرات بھی مجھہ سے متعلق ہین لیکن مین نے وہ شکایتین جو پمفلٹ مین لکھی ہین کسی سے نہین سنین میان یار محمد خان کے متروکہ پدری سے ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال لے لینا نسبت نائب وزیر صاحب مال اور مرزایان کے جو پمفلٹ مین لکھا ہے بالکل جھوٹ ہے میان یار محمد خان ایسے

مفلس ہین کہ اگر کوئی ڈیڑہ سو روپیہ کا مال نکلنا بیان کرے تو اوسمین بھی شک ہو۔

العبد
بخط انگریزی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۵۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

تصدیق نامہ گواہان مقدمات پمفلٹ جنکے اظہارات وزیر صاحب بہادر ریاست نے قلمبند کرکے پیش کیے ہین بروبکاری ہر ہائنس حضور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا وریئس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند و رئیسہ بھوپال دام اقبالہا

نقل مطابق اصل

[illegible]

سوال - تم سب حاضرین دربار سے استفسار کیا جاتا ہے کہ چند ماہ سے اخبار نویسون نے حال ظلم وزیادتی وخونریزی ورشوت ستانی چند اہلکاران ریاست ومرزایان کا چھاپنا شروع کیا تھا مگر چونکہ خبر اخباری ونکر نے استغاثہ کسی مدعی کے اوسپر خیال نہین کیا گیا اب جو کہ بلا تاریخ وبلا ماہ وبلا سن ضیاء الحق نے کسی مطبع بلا نام مین پمفلٹ طبع کراکر مشہور عام اوسکو کیا اور اوسمین کسان معززان وغیرہ ریاست کا گواہ ہونا اون مقدمات مین درج کیا تھا اسواسطے وزیر صاحب بہادر ریاست نے حسب ایماے ہمارے دربار عام مین اون مقدمات کی تحقیقات کی اور سب گواہان مندرجہ پمفلٹ کے اظہارات قلمبند کرکے ہماری روبکاری مین پیش کیے لہذا اب تم سب اشخاص حاضرین سے حلفاً ہماری روبکاری مین

دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ جو اظہارات تمہارے بیانات کے دستخطی تمہاری مسل مین شامل ہوئے ہین یہہ تمنے بلا رورعایت اور بیخوف وخطر کسی کے لکھوایے ہین یا کسی دباؤ و زور دہی کے خوف وخطر کی وجہ سے بیان کیے ہین لازم کہ اب ہماری روبکاری مین جو کچھہ تمھین ظاہر کرنا ہو وہ بلا خوف وخطر و رورعایت کے ظاہر کرو یا اسپر اظہارات سابقہ کی تصدیق لکھکر پیش کرو فقط

منشی مقصود علی خان معین صدر المہام

مین نے جو اظہار لکھایا صحیح ہے۔

(دستخط) محمد مقصود علی

سیٹھہ رام کشن ولد سیٹھہ رام لعل

(دستخط) رام کشن

منشی نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم

(دستخط) نجیب خان مہتمم میگزین

شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری

مین نے جو اظہار لکھایا درست ہے۔

(دستخط) محمد حسن مہتمم تحقیقات

سیٹھہ امولک چند منیب دوکان سیٹھہ گوکلداس گوپالداس

دستخط ہندی

سیٹھہ چنی لعل خزانچی ریاست

دستخط ہندی

منشی سید محمد عبد العلی خان منصرم دفتر حضور

اظہار میرا درست ہے اور سماعی مضمون جو سنا جاتا ہے وہ ہم لوگون کے علم سے باہر ہے اگر حضور چاہین تحقیقات فرماوین۔

(دستخط) سید محمد عبد العلیخان

مولانا محمد عباس ملازم منصب

(دستخط) محمد عباس منصب دار

(دستخط) منشی محمد سعد اللہ وکیل

جو پہلے مین اظہار روبکاری جناب وزیر صاحب بہادر لکھا چکا ہون درست ہے۔

العبد
محمد سعد اللہ وکیل

سیٹھہ رتن لال اعزازی منصف

(دستخط) رتن لال اعزازی منصف

حافظ محمد عبدالکریم وکیل

جو اظہار میرا وزارت العالیہ مین ہوا ہے وہ صحیح ہے

(دستخط) محمد عبدالکریم وکیل

ملا نورجی بوہرہ

دستخط ہندی

مولوی احسان حسین وکیل

(دستخط) احسان حسین وکیل

منشی محمد عبدالعظیم وکیل

(دستخط) محمد عبدالعظیم وکیل

سیٹھہ داراب جی پارسی ٹھیکہ دار آبکاری

دستخط بخط انگریزی

محمد عبدالقیوم تھانہ دار

جو اظہار مین پہلے دیچکا ہون وہ صحیح و درست ہے

(دستخط عبدالقیوم عفا عنہ

مولوی ظہور علی احمد وکیل

مینے اپنا اظہار بلاجبر و اکراہ اپنے علم کے موافق اور
صحیح صحیح لکھایا ہے -

العبد
محمد ظہور علی احمد وکیل

دیوان ہمت سنگھہ برادرزادہ شیر سنگھہ جاگیردار سیرسئو

(دستخط) ہمت سنگھہ بقلم خود

نصرت خان مختار عام ٹہاکر دلیپ سنگھہ

جو اظہار وزارت مین لکھایا ہے وہ بہت درست و
صحیح ہے -

(دستخط نصرت خان بقلم خود

چودھری بہوگچند جینی مذہب

دستخط ہندی

مولوی محمد رضا خانصاحب نائب وزیر دیوانی فوجداری

(دستخط) محمد رضا

منشی سید محمود علی وکیل

مین نے اپنا اظہار بلاجبر و اکراہ اپنے علم کے صحیح
صحیح لکھایا ہے -

العبد
سید محمود علی وکیل

حکیم کاشف علی وکیل مختار عام ٹہاکر دلیپ سنگھہ

جو اظہار مین نے دیا ہے وہ صحیح ہے -

العبد
کاشف علی وکیل و مختار عام

سومت رام پروہت مندر جینیان

دستخط ہندی

خیر اللہ خان رسالدار پنشن یافتہ

(دستخط خیر اللہ خان رسالدار سابق بقلم خود

میر بخشی حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر نصرت جنگ

(دستخط) بخشی محمد حسن خان

غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات ریاست

بیمار ہین

محمد رشید خان تحصیلدار سابق رایسین

(دستخط) محمد رشید خان بقلم خود

پنڈت خوشحال داس جوشی اسسٹنٹ سیول سرجن

دستخط انگریزی

مولوی عبد الباقی سرسوانی

مین نے اظہار درست لکھایا - العبد عبد الباقی

ناصر خان مستاجر بنا بنیان

غیر حاضر

محمد یقین تھانہ دار سابق

(دستخط) محمد یقین بقلم خود

مس نبیل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر

دستخط بخط انگریزی

سیٹھ ہزاری مل تحویلدار حضور تحصیل

دستخط ہندی

غلام مہدی خان پنشن یافتہ

اظہار مین نے جو لکھایا ہے وہ درست ہے -

(دستخط) غلام مہدی خان

پیر سید نیاز احمد قادری

(دستخط) سید نیاز احمد قادری

پیر سید محمد یحیی فرزند پیر سید محمود میان

جو کچھہ میرا بیان ہوا ہے وہ صحیح اور راست ہے - العبد محمد یحیی قادری

فیاض حسین خان برادر زادہ منشی حسین خان مرحوم

حلفیہ اظہار میرا صحیح ہے

(دستخط) محمد فیاض حسین عفی اللہ عنہ

محمد یوسف خان خلف محمد اسحاق خان مرحوم مہتمم سابق تعمیرات

(دستخط محمد یوسف بقلم خود نائب مہتمم تعمیرات

مسٹر ڈیوڈ کوک صاحب انجنیر نہر و مہتمم صفائی

دستخط بخط انگریزی

فقط

نقل حکم ہر ہائینس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا وریس ولاور اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند ورئیسہ بھوپال دامت سلطنتہا مصدورہ نقشہ فوقی منشی حسین خان جاگیردار مرقومہ ہشتم صفر ۱۳۰۸ھ قدسی

(یہہ نقل حکم جناب سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نمبر اوّل مقدمہ جاگیر منشی حسین خان مرحوم ہی)

روداد اس نقشہ ومسل خام سے واضح ہی کہ ابتداً موضع بیرکہیڑی پرگنہ حضور تحصیل جسکی جمع مندرجہ سند مبلغ صمالہ ۹ ۱۲ بجلدوی خیرخواہی زمانہ غدر اور بعدہٗ شش موضع جمعی مندرجہ نقشہ ہذا بالعوض تنخواہ وپرورش رعایتاً ریاست سے منشی حسین خانصاحب مرحوم کی جاگیرمین دیے گیے تھے - وزیر صاحب ریاست نے اپنی تجویز مین لکہا ہے کہ وصیت نامہ کے ذریعہ سے جایداد منقولہ وغیر منقولہ حسب صراحت دستاویز منشی صاحب مرحوم نے وقف کردی ہی اور انتظام مصارف سراے ومسجد وتالاب وباغ ومرمت کل مکانات وخیرات محتاجان وغیرہ سب سپرد نجیب خان کی جایداد وقفیہ سے کردیاہی یہ طریقہ مستحسن ہے چال چلن نجیب خان کا منشی صاحب مرحوم نے بہتر ومتدیّن وامین سمجہہ کر مقرر کیا ہے اسلیے موضع بیرکہیڑی جو بصلہ خیرخواہی زمانہ غدر کے دیا گیا تہا واسطے فائدے اعانت جایداد وقفیہ مسجد وسراے کے معاف کیاجاوی بقیہ دیہات لائق ضبطی ہین اسلیے مطابق تجویز وزیر صاحب ریاست کے موضع بیرکہیڑی واسطے اعانت وصرفہ جایداد وقفیہ کے مقرر کرکے بقیہ دیہات جاگیر منشی حسین خان صاحب مرحوم ضبط کی گئی منشی صاحب مرحوم نے زمانہ حیات مین جایداد کا وقف کرکے اُسکا متولی اور اوسکے انتظام کا تعلق رکہتا نجیب خان اپنے بہائی حقیقی کا ہمسے بہی عرض کیا تہا باین وجہ حسب راے وزیر صاحب ریاست کی جایداد وقفیہ بموجب شرح مندرجہ وصیت نامہ سپرد نجیب خان برادر اونکی کے رہے وہ انتظام اوسکا باہتمام ونگرانی خود رکہین اور

موضع بیرکھیڑی جو واسطے اعانت جائداد مذکور کے دیا جاتا ہے وہ نجیب خان کے تحت تصرف مین بحیثیت
متولی رہیگا نہ وراثتاً کیونکہ نجیب خان وفیاض حسین خان کا مطابق تجویز وزیر صاحب ریاست کے اس جاگیر مین
کوئی حق نہین ہے عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خانصاحب مرحوم جو بعد موقوفی فیاض حسین خان کے قلعدار
آشٹہ مقرر کیے گیے تھے اب اونکی جگہہ تاج الدین حسین خان پسر نجیب خان بطور عوض خدمت کام کرتی ہین
اور آدمی مستعد و ہوشیار ہین اسلیے تاج الدین حسین خان کو بہ در ماہہ پنجاہ روپیہ ۵۰ قلعداری آشٹہ پر مستقل مقرر
کیا گیا اور عظیم اللہ خان کی برطرفی قلعداری سے کر کے مبلغ پنجاہ روپیہ ۵۰ در ماہہ محکمہ مناصب مین مقرر کیا گیا
کوئی گانون عظیم اللہ خان کو جاگیر مین دینے کی ضرورت نہین ہے۔ یہ نقشہ یا مسلخام نزدیک منصرم دفتر
حضور کی جاوے کہ سند موضع بیرکھیڑی پرگنہ حضور تحصیل بصراحت مرقومہ بالا مرتب کر کے سرکار مین بھیجو
نقل حکم کی نزدیک وزیر صاحب ریاست کے جاوے کہ بقیہ دیہات جاگیر منشی حسین خان صاحب مرحوم
بدستور ضبط رہکر زر عمل اونکا داخل خزانہ ریاست ہوتا ہے نقل ثانی حکم کی نزدیک مہتمم مناصب ریاست کے
جاوے کہ غرہ ربیع الاولی ۱۳۰۸ھ ہجری سے مبلغ پنجاہ روپیہ ۵۰ در ماہہ محمد عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان صاحب
مرحوم کا تا خلوہی جگہہ لایقہ مقرر کیا گیا در ماہہ مذکور ماہ بماہ محمد عظیم اللہ خان کو دیتے رہین اور بہ ترتیب مثل
کارروائی ضابطہ کرین نقل ثالث حکم کی نزدیک بخشی مفصلات کے جاوے کہ آخر صفر ۱۳۰۸ھ ہجری سے
برطرفی عظیم اللہ خان کی قلعداری آشٹہ سے تحریر کر کے اور غرہ ربیع الاولی ۱۳۰۸ھ ہجری سے جہدہ
مستقل تاج الدین حسین خان کا بدر ماہہ مبلغ پنجاہ روپیہ لکھکر حسب ضابطہ کارروائی کرو ایک ایک نقل حکم
کی تعمیلاً نزدیک مہتمم خزانہ ریاست کے واطلاعاً نزدیک محمد عظیم اللہ خان پسر و نجیب خان برادر منشی
حسین خانصاحب مرحوم کے جاوے فقط مورخہ ہشتم صفر المظفر ۱۳۰۸ھ

نقل فیصلہ

نسبت تحقیقات اُس پمفلٹ کے جسکو شیخ ضیاء الحق نے شائع کیا ہی یا اُسکے فرضی نام سے شائع کیا گیا ہی حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نے مجھکو حکم دیا تھا اور مین نے اشتہارات واسطے آگاہی خاص و عام کے اکثر نامی اخبارات انگریزی و اُردو مین چھپوا کر اعلان کردیا تھا کہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۳ء سے کھلی عدالت مین تحقیقات کیجائیگی خود ضیاء الحق نیز اُسکے شرکا و دیگر اشخاص کو جو بانی مبانی تحریر و طبع پمفلٹ کے ہون یا کسی قسم کی شکایت رکھتے ہون جو درج پمفلٹ ہوئی ہین اُن سب کو موقع پیش کرنے وجہ ثبوت و شہادت و حاضری اجلاس کا دیا تھا لیکن کوئی شخص ثبوت پیش کرنے کیواسطے حاضر نہین ہوا ضیاء الحق کے نام سے ایک تحریر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۸۹۳ء جسمین اُسنے ہمارے اجلاس مین حاضر ہونے سے انکار کیا اور اپنی حاضری کو محدود و مخصوص پارلیمنٹ سے کمیشن جاری ہونے پر اور توجہ برٹش گورنمنٹ پر قرار دیا آئی ۔

منجملہ شکایتی مقدمات متذکرہ پمفلٹ کے صرف ایک شخص گینت قیدی نے درخواست کی کہ وہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے وہ جیل سے بُلایا گیا لیکن اُسنے کوئی جدید شکایت پیش نہین کی بلکہ وہی باتین بیان کین جو اپنی عرائض سابق موسومہ صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر و محکمہ وزارت مین لکھی تھین اور جنکی تحقیقات ہو کر بے اصل اور جھوٹی قرار پاکر بہ علت مخبری دروغ نظامت مشرق سے اوس کو قید دو سالہ دی گئی تھی اور عدالت معین صدر المہامی سے اپیل مین بحال رہی تھی ۔ اوس معاملے کی نسبت صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر کو خوب واقفیت ہے اور اُس قیدی کو بھی صاحب ممدوح پہچانتے ہین ۔

چونکہ کوئی شخص رعایاے ملک سرکار بھوپال سے دعویدار نہین ہوا ضیاء الحق کو مطابق اپنی درخواست مندرجہ

صفحہ ۲۷ و ۳۷ پمفلٹ اُردو و وعدۂ مندرجہ صفحہ ۱۶ و ۲۰ لغایت صفحہ ۴۴ کے موافق حاضر ہونا چاہیے تھا
مگر ایسا نہین ہوا ہمنے تحقیقات شروع کی تا کہ ہر ایک شکایت مندرجۂ پمفلٹ کی نسبت از سر نو ہمکو اور سرکار
عالیہ کو آگاہی کامل حاصل ہو اور اگر کسی عہدہ دار یا اہلکار کی نسبت کوئی الزام پایا جاوے تو اُسکے متعلق سرزنش
یا سپردگی عدالت کا جیسا حال ہو موقع ملے ہمنے بجز اشخاص سزا یافتہ یا ایسے مفرورین کے جو حاضر نہین
ہوسکتے سب کو طلب کیا اور اظہارات سب کے اپنے دست قلم سے کھلی عدالت مین قلمبند کیے اور وکیل
سرکار کو واسطے لکھنے یادداشت کے نیز واسطے کرنے ضروری سوالات متعلق واقعات مندرجۂ پمفلٹ
کے اجازت دی اور مسٹر ٹی جی بیپک مالک و اڈیٹر اخبار مارننگ پوسٹ کو بھی حسب درخواست اونکے عدالت
مین حاضر ہونے اور اگر وہ چاہین یادداشت لکھنے کا مجاز کیا عام طور پر ہر شخص جو اجلاس مین آنا اور کارروائی کو دیکھنا
یا کوئی یادداشت لکھنا چاہے مجاز کیا گیا اس طریقے سے کل تحقیقات من ابتداے ۱۰ دسمبر ۱۸۹۳ء
لغایت ۲۵ دسمبر ۱۸۹۳ء ہوئی ۲۵ دسمبر ۱۸۹۳ء کے بعد جب کل مقدمات منصرحہ پمفلٹ کی شہادت پیش شدہ
ختم ہوئی اور وکیل سرکار نے عرض کیا کہ اب کوئی شہادت اوسکی دانست مین پیش کرنے سے باقی نہین رہی یا وہ
اب کوئی شہادت پیش کرنا ضروری نہین سمجھتا تب مقدمہ ختم کیا گیا مین نے اس تحقیقات مین نہایت احتیاط سے
اظہارات لکھے ہین نہ صرف تحریر اظہارات مین حاصل مطالب بیان گواہان کا قلمبند کیا ہے بلکہ جو کچھ
گواہون کے مُنہ سے الفاظ نکلے ہین اکثر وہی لکھے گیے ہین بہر ہر ایک گواہ کو اوسکا تحریر شدہ اظہار دیا گیا ہے
کہ خود حرف بحرف پڑھکر اپنے دستخط کرے اور جس گواہ نے اسکو پسند نہین کیا اوسکو پڑھکر اظہار سُنایا گیا اور
دستخط کرا لیے گیے اوسکے بعد عبارت تصدیقی مین نے لکھی ہے ۔ نیز اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ
جہانتک ممکن ہے مقدمات محولہ پمفلٹ کے فریق بھی طلب کیے جاوین اور جہانتک وہ دستیاب ہوسکے
حاضر کیے گیے اور سب کے اظہارات قلمبند ہوے علاوہ بران کل مقدمات کی نقلین طلب کرکے ملاحظہ

کی گئین تاکہ اصلیت ہر معاملے کی منکشف ہوجاے نیز اُن نامی وکلاء کے بھی اظہارات لکھے گیے جنکا کچھہ
تعلق مقدمات محولۂ پمفلٹ سے تھا اور جن کو بوجہ اپنے پیشے کے بہت وسیع موقع ملکی حالات سے آگاہی
کا حاصل تھا یہ سب وہی وکیل ہین جنکو پیشہ کرنے کی اجازت صدر عدالتون مین نیز تمام ملک کی عدالتون
مین حاصل ہے اور ابتک پیشے کے کام مین نیکنام و مرجع خاص و عام ہین نہ اوس طرح کے وکیل ہین جیسے
پمفلٹ مین لکھے ہین یعنی قمر علی و میر نواب جو حراست جایز سے بھاگے ہوئے ہین نہ ایسے مختار ہین جیسے
گنپت سنگھ و جمال الدین قیدی ہین ہم ان چارون شخصون کا خاص موقع مین بہ صراحت ذکر لکھینگے اب ہم
مقدمات متذکرۂ پمفلٹ کا نمبروار حال لکھنا مناسب سمجھتے ہین جس سے ظاہر ہوگا کہ پمفلٹ لکھنے اور لکھوانے
والون نے کہان تک جھوٹ اور پوچ اندراج کیا ہے اور کہان تک عامۂ خلائق و آنریبل ممبران پارلیمنٹ
و برٹش گورنمنٹ کو دھوکا دینا اور فریبی چالون سے ریاست کے کاروبار مین برہمی پیدا کرنا اور حضور سرکار عالیہ
دامت سلطنتہا اور وزیر ریاست کو جھوٹی خبرین دیکر نسبت عہدہ داران ریاست کے غضب مین لاکر نقصان
پہنچانے کا باطل ارادہ کیا ہے۔

مقدمہ نمبر ایک جائداد متروکہ و جاگیر منشی حسین خان مرحوم کا ہے ملاحظہ مثل سے پایا جاتا ہے کہ منشی
حسین خان مرحوم نے ایک وصیت نامہ مورخہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ تحریر کیا تھا جو ذیل مین نقل کیا جاتا ہے
منکہ حسین خان ولد کالیخان جاگیردار والیۂ ریاست بھوپال ام۔

مین بہ صحت نفس و ثبات عقل وصیت کرتا ہون کہ جو کچھہ اللہ جلشانہٗ نے مال مطاع مجھکو عطا فرمایا ہے
مین بحکم اوسی کے اوسکے نام پر کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ مفصل الذیل وقف دائم کو کردی کہ کوئی میرے
ورثا اوس مین دعوی نہ کرے اگر کرے تو باطل ہو اور جو کچھہ مجھکو بحکم خدا اپنے لڑکے عظیم اللہ خان اور برادر
نجیب خان صاحب کو دینا منظور تھا دیدیا اب کوئی دعوی اونکا جایداد وقفی پر نہین رہا اور جو دوکانات تجارتی پارچے

وغیرہ سے منافع آیا کرے وہ بعد میرے خرچ سراے و مسجد و تالاب و باغ و مرمت کل مکانات وخیرات محتاجان

مین مدام صرف ہوا کرے لہذا واسطے انصرام اس کام کے نجیب خان صاحب کو کہ وہ نہایت متدین ہین اپنا

متولی کیا بعد اونکے حاکم ریاست بھوپال اپنے کارپردازان کو حکم دیوین کہ وہ اوسکا بندوبست رکھین اور جمع خرچ

اوسکا سال بسال داخل سرکار کرتے رہین کہ کسی کو مجال وزدی نہو۔

تفصیل جایداد وقفی

سراے پختہ و خام ۔ مسجد ۔ تالاب ۔ باغ ۔ مکان سکونتی بر تالاب ۔ دھرم سالہ واقع باغ ۔

باورچیخانہ متعلقہ سراے پختہ ۔ اصطبل متعلقہ سراے پختہ ۔ پاخانہ پختہ متعلقہ سراے ۔

مکان جھریا براے سکونت مریضان وغیرہ ۔ دوکانات واقع شاہجہان آباد ۔ مکان بیرخان والہ بیرون دروازہ پیر

مکان ملحق پیرخان والہ بیرون دروازہ پیر ۔ مکان باورچی والہ متصل مکان پیرخان بیرون دروازہ پیر ۔

مکان پیرخان والہ اندرون شہر ۔ مکان متصل مسجد مدار وڈونی ۔ دو مکان قریب دروازہ بدھواره ۔

جو کہ جایداد دوکانات تجارتی وغیرہ کا حصر نہین ہو سکتا کبھی کم کبھی زیادہ لہذا اوسکی نگرانی و حساب منافعہ وغیرہ

متولی اور بعد متولی حاکم وقت رکھینگے ۔ مگر آیندہ جو مکانات وغیرہ اور طیار کیے جاوینگے وہ اسمین درج

ہو جاوینگے فقط پنجم ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ ہجری

العبد
حسین خان جاگیردار ریاست بھوپال بقلم خود

جناب منشی حسین خان صاحب نے یہ چہ ہذا کو میرے

مواجہہ مین تحریر کیا ہے اسواسطے مین گواہی دیتا ہون

اور تصدیق کرتا ہون محمد عبد الکریم مہتمم مصارف ڈیوڑہی خاص

میرے روبرو منشی حسین خان صاحب نے اپنے

قلم سے یہ تحریر لکھی اور اپنی زبان سے بھی امور مرقومہ

العبد
اسکے بیان کیے فقط سید محمد مہتمم وظایف

العبد
جو کچھہ اس کاغذ مین لکھا ہے وہ مجھکو منظور ہے

نجیب خان مہتم سیکرزین

العبد
جو کچھہ اس کاغذ مین لکھا ہے وہ مجھکو منظور ہے فقط

محمد عظیم اللہ خان عفی عنہ

اس وصیت نامے کو عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم نے نیز نجیب خان برادر منشی مرحوم نے بروقت تحریر کے منظور کر لیا تھا اور دونون نے اپنے دستخطون کے نیچے یہ عبارت لکھی تھی (جو کچھ اس کاغذ مین لکھا ہے وہ مجھکو منظور ہے) بعد وفات منشی مرحوم کے جب مثل مرتب ہوئی وصیت نامہ میرے اجلاس مین پیش ہوا مین نے خود اپنی قلم سے گواہان حاشیہ کے اظہارات لکھے نیز نجیب خان و عظیم اللہ خان کے سب نے صحت وصیت نامہ کو قبول کیا اور عظیم اللہ خان نے اپنی حلفی شہادت مین قبول کیا کہ یہ عبارت منظوری امور مندرجۂ وصیت نامہ کی خود میرے قلم کی لکھی ہے لہذا صحت وصیت نامہ مین کوئی شک باقی نہین رہا مین نے اپنی تجویز لکھکر بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا بھیجی اور حضور سرکار عالیہ سے اخیر فیصلہ ہوا جسکی نقل اس مثل مین شامل ہے۔ وصیت نامے مین منشی حسین خان مرحوم نے بصراحت لکھا ہے کہ کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ اپنی مین واسطے امورات خیر کے وقف کرتا ہون کوئی شخص میرے وارثون مین سے بعد میرے دعوے نہ کرے اگر کرے تو باطل ہو اور جو کچھ مجھکو بحکم خدا اپنے لڑکے عظیم اللہ خان اور برادر نجیب خان کو دینا منظور تھا دے دیا اب کوئی دعوی اونکا جائداد وقفی پر نہین رہا اور جو دوکانات تجارتی پارچہ وغیرہ سے منافعہ آیا کرے وہ بعد میرے خرچ سرائے و مسجد و تالاب و باغ و مرمت کل مکانات و خیرات محتاجان مین مدام صرف ہوا کرے لہذا واسطے انصرام اس کام کے نجیب خان صاحب کو کہ وہ نہایت متدین ہین اپنا متولی کیا بعد اونکے حاکم ریاست بھوپال اپنے کارپردازون کو حکم دین کہ وہ اسکا بندوبست رکھین اور جمع خرچ اوس کا سال بسال داخل سرکار کرتے رہین کہ کسی کو مجال دزدی نہو۔ حضور سرکار عالیہ نے بموجب حکم مورخہ ۸ صفر ۱۳۰۸ھ اس وصیت نامے کا اجرا فرمایا کیونکہ از روے شرع محمدی تعمیل کرانا وصیت کا لازم تھا اور ایسا وصیت نامہ جسکو وارثان نے خود قبول کر لیا ہو اوسکے خلاف کوئی عذر قابل سماعت نہین ہو سکتا عظیم اللہ خان نے پھر سرکار عالیہ مین براہ راست عرضی دی اور نسبت ناجوازی وقف جایداد منقولہ کے

عذرات پیش کیے اور حضور سرکار عالیہ نے بعد حصول فتواے شرعی حسب فتواے قاضی صاحب جایداد منقولہ کا وقف مین رہنا تجویز فرمایا اور تولیت منشی نجیب خان کی قائم رکھی جسکا حکم اخیر ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۰۱ھ کو ہوا اس کارروائی مین جو نسبت جایداد منقولہ کے ہوئی کوئی تعلق نائب وزیر صاحب بہادر مال کا نہین تہا نہ وصیت نامے کی تحقیقات سے اونکو کچھہ واسطہ تہا اور مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو تو شاید اس سے زیادہ کچھہ معلوم نہوگا کہ منشی حسین خان مرحوم نے وفات پائی اور نجیب خان کو سرکار نے متولی مقرر کر دیا جو عام طور پر مشہور ہوا تہا۔ کیونکہ مرزایان کی رسائی سرکار عالیہ تک نہین ہے پہر وہ کسطرح رشوت نجیب خان سے لے لیتے اور کس حیلے سے لے سکتے نجیب خان خود سرکاری نوکر اور مہتمم میگزین ہے مین نے منشی نجیب خان کا اظہار لیا وہ بحلف انکار کرتا ہے رشوت دینے سے اور یہ بہی کہتا ہے کہ مین کیون کسی کو کچھہ دیتا جبکہ مجھکو کچھہ نہین ملا ہے بلکہ مجھہ پر ایک بار ذمہ داری و انتظام جایداد و قضیہ کا ڈالا گیا ہے جسکا حساب مجھکو دینا پڑتا ہے پہر رشوت بہی ایک لاکہہ روپیہ اور اوس شخص کو جو کچھہ بہی مدد نہین کر سکتا تہا تائید بیان نجیب خان کے شہادتہاے مفصلہ ذیل بہی ہین۔ منشی قدرت علی ناظم ضلع مغرب [گواہ نمبر ۲]۔ مولوی سید احسان حسین [نمبر ۱۶]۔ منشی محمد سعد اللہ [نمبر ۲]۔ منشی محمد عبد العظیم [نمبر ۶]۔ حافظ عبد الکریم [نمبر ۳۱]۔ مولوی ظہور علی احمد وکلار [نمبر ۳۲]۔ غلام محبوب خان مہتمم کارخانہ جات ریاست [نمبر ۴۵]۔ فیاض حسین خان [نمبر ۵۵] برادرزادہ منشی حسین خان مرحوم نسبت جاگیر منشی حسین خان مرحوم کے بہت زور شور سے پمفلٹ مین لکہا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ منشی حسین خان مرحوم ایک خیرخواہ گورنمنٹ برطانیہ کے ثابت کیے جائین اور ایسے خیرخواہ کو کہ بجلدوے اوس خیرخواہی کے عطا ہونا جاگیرات کا قرار دیا جائے اس حیثیت سے کہ گویا سرکار انگریزی نے جاگیرات ریاست سے منشی مرحوم کو دلوائی تہین اس وجہ سے ریاست کو اختیار ضبطی کا نہین تہا یہ بات بالکل غلط ہے شہادت تحریری و تقریری جسقدر موجود ہے اوس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ منشی مرحوم ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے ریاست بہوپال کے ملازم ہو کر بہوپال مین رہتے تہے

اور اونکے بہائی منشی نجیب خان بہی بہوپال مین نوکر ہو گیے تھے وہ بہ لقب منشی حسین خان ماسٹر معروف تھے
کچھہ دنون اون کو بعض تعمیرات کا کام سپرد ہوا تہا لیکن منشی مرحوم کو کبہی کوئی فوجی عہدہ نہین ملا تہا بلا شک کبہی
کبہی بدینوجہ کہ وہ تہوڑی انگریزی جانتے تھے حکام انگریزی کی خدمت مین ڈالی وغیرہ لیکر بہیجے جاتے تہے ایسا بہی
شاذ و نادر اتفاق ہوتا تہا کیونکہ دراصل یہ سب کارروائیان بذریعہ وکیل ریاست ہوا کرتی تہین۔ مگر بعد فرو ہوجانے
مفسدہ ۱۸۵۷ء کے جسمین سرکار بہوپال کو بہت سرگرمی سے امداد سرکار انگریزی مین کوشش کرنی پڑی تہی
سرکار سکندر بیگم صاحبہ نے اپنے ملازمان فوج کو جاگیر و خلعت و تمغہ جات عطا فرمائے تہے اور جن لوگون سے
کسی قسم کا کام اوس زمانے مین لیا تہا اون کو بہی اپنی عطا سے محروم نہین کیا تہا لہذا نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے
بنا بر خیر خواہی ایام غدر ۱۸۵۷ء اون کو ایک گانون بموجب سند سرکار خود مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۲۶۹ فصلی عطا کیا
تہا جسکا نام بیر کہیڑی اور جمعی حالہ ۱۳۱۵ کا تہا سند مین کوئی شرط نسلاً بعد نسلٍ کی نہین تہی نہ کوئی دوسرا لفظ
یعنی دوام کے درج تہا نہ لفظ قابل وراثت درج تہا لہذا خود سرکار عالیہ کو اختیار تہا کہ گانون کو ضبط فرماتین یا بحال
رکہتین حضور سرکار عالیہ نے براہ کمال فیاضی یہ موضع بیر کہیڑی بعد وفات منشی حسین خان مرحوم واسطے ثواب
دائمی کے جسکی خواہش منشی حسین خان مرحوم کو تہی وقف دائمی کر دیا تا کہ مسجد و سرائے و مکانات خیراتی موقوفہ مندرجہ
وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم کی مرمت مین روپیہ اوسکا صرف ہوا کرے سرکار عالیہ نے ہرگز وہ گانون ضبط
نہین فرمایا۔ دیگر دیہات جو بطور مدد معاش بہ عوض تنخواہ منشی حسین خان مرحوم کو رعایتاً عطا فرمائے تہے
جنکا عطا فرمانا محض اس غرض سے تہا کہ منشی مرحوم تا حیات خود مستفید رہین بدین وجہ بعد وفات جاگیردار کے
حسب قواعد ملک بہوپال اونکے بازیافت ہونے کا سرکار سے حکم ہوا اوسکی نسبت کوئی اعتراض نہین ہو سکتا
وصیت نامے سے یہ بات بہت صاف طور پر واضح ہے کہ خود منشی حسین خان مرحوم کا یہ منشا تہا کہ جو کچھہ مجہکو دینا
تہا مین نے عظیم اللہ خان اپنے پسر کو دے دیا آئندہ اوسکو کچھہ نہ ملنا چاہیئے اور حضور سرکار عالیہ کے حکم مورخہ

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ سے ظاہر ہے کہ منشی مرحوم اپنا منشاء حالت حیات مین سرکار عالیہ سے خود بیان کر چکے تھے اور بوجہ بدچلنی کے عظیم اللہ خان سے ناخوش تھے عظیم اللہ خان کی بدچلنی عام طور پر شہر مین شہرت پذیر ہے تاریخ وفات منشی حسین خان مرحوم کی ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۷ہجری ہے مطابق یکم دسمبر ۱۸۸۹ء کے اور تاریخ وصیت نامہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ ہے دو سال دو دن کا تفاوت ہے۔ اس درمیان مین کوئی عذر عظیم اللہ خان نے نہین کیا نہ مورث سے اوس وصیت نامے کی جس پر خود منظوری لکھی تھی تبدیلی کرائی اس سے پایا جاتا ہے کہ جو کچھہ منشی حسین خان مرحوم نے واسطے وجہ معاش کے عظیم اللہ خان کو دیا اور جسکا ذکر وصیت نامے مین درج کیا تھا وہ بہت کافی اور معقول تعداد کا تھا۔ نظر بہ وجوہات بالا جو کچھہ نسبت جاگیر منشی حسین خان مرحوم کے پمفلٹ مین لکھا گیا ہے بالکل غلط ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نسبت مقدمۂ نمبر ۲ متعلق مندر جینیان کے ملاحظۂ مثل و شہادت جینیان مسمیان سومت رام مہتمم مندر نند کرو و بہوگ چند چودہری رتن لال سیٹھہ ہزاری مل سیٹھہ امولک چند سیٹھہ بنیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس سے ثابت ہے کہ نہ کبھی اس مندر پر کوئی درجہ جدید عہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین بنوایا گیا تھا نہ کہدوایا گیا۔ عہد وزارت حال مین کوئی اجازت تعمیر نہین دی گئی تھی بلکہ اسی خاص وجہ پر کہ بلا اجازت مندر کا ایک جزو بنایا گیا ہے مجسٹریٹ شہر و نائب وزیر صاحب بہادر فوجداری	(۲) جین مت والے اپنے قدیم مندر کو جو جامع مسجد کے متصل تھا ایک درجہ اور بلند کرنا چاہتے تھے اور وہ کسی ضابطے سے مجاز نہ تھے اور خود کرنل وارڈ سابق وزیر اعظم ریاست نے جتنا اونہون نے جدید ایزاد کیا تھا مسمار کرا دیا تھا۔ لیکن ان دونون بہائیون نے عہد حالیہ مین اون سے ۵۰۰۰ ہزار رشوت مقرر کر کے اور وزارت کو دہوکہ مین ڈال کر مندر بنانے کی اجازت دیدی اور پردہ ڈالکر بنوانا شروع کیا۔ مگر جب سرکار مین کسی حافظ قرآن کے ذریعے سے مخبری ہوئی تو

نمبر تجویز

دیوانی و محکمۂ وزارت سے متفق تجویز نسبت
کہدوانے تعمیر جدید کے ہوئی جسکو سرکار عالیہ نے
منظور فرمایا پس پچاس ہزار روپیہ رشوت لیکر اجازت
تعمیر دلانے کا مضمون جو نسبت مرزایان کے پمفلٹ
مین لکھا ہے بالکل جہوٹا ہے -

نیز بیانات مولوی سید احسان حسین وکیل و مولوی
ظہور علی احمد وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و حافظ عبد الکریم
وکیل سے بھی تردید بیان مندرجۂ پمفلٹ کی ہوتی ہے

نسبت نمبر (۳) مقدمہ جاگیر راجہ چونوٹیا کے خود
دیوان ہمت سنگہ نے بحلف بیان کیا ہے کہ میرا مقدمہ
اب تک زیر تحقیقات ہے مثل بھی مرتب نہین
ہو چکی اور اوس سے مرزایان افضال علی بیگ و
عنایت علی بیگ سے روشناسی بھی نہین ہے اوسنے
نہ کسی کو کوئی رشوت دی ہے نہ وہ ایسی حالت مین
کسی کو رشوت دے سکتا تھا کیونکہ اب تک اوسکے
مقدمے کا کوئی فیصلہ نہین ہوا اور وہ خوب جانتا ہے
کہ عطا کرنا یا نہ کرنا جاگیر کا خود سرکار عالیہ کے حضور سے

نمبر پمفلٹ

سرکار عالیہ نے بسبب عام فساد و بلوہ و بدنامی بد انتظامی
ریاست اوسکو مسمار کرا دیا تمام جینی اسوقت تک نالان
و گریان ہین کہ اونکا ۵۰۰۰ ہزار روپیے خورد برد کر لیا گیا
اور جسمین نصف نائب مال کو دیا گیا - جو برٹش سروس مین
نیکنام نہ تھا اہل جین مت برٹش گورنمنٹ کو استفسار پر
پوری طرح اسکا ثبوت دے سکتے ہین کہ اونکے ساتھ
کہانتک جبر و ظلم کر کے روپیہ اونکا دبا لیا گیا -

(۳) جبکہ راجہ چنوٹیا فوت ہو گیا - تو اوسکا بہائی جو اب
بلقب دیوان مشہور ہے - وہ وارث قرار پایا - مگر مرزا اون
نے بہ اتفاق نائب مال اس پر یہ دباؤ ڈالا کہ تمکو جاگیر
ورثہ مین نہین پہنچ سکتی اور حقیقی حقدار قرار نہین پا سکتے
ہو مجبور کر کے عــــہ روپیے لیکر نائب مال کے
ساتھ تقسیم کر لیا - جسکا ثبوت یہ راقم پوری طرح دیسکتا ہے
اور اب تک اوسکو سند جاگیر نہین دی گئی - اور نیز
دوسرا مقدمہ جنگلات کے بارہ مین چہیڑ کر ان مرزا اون
نے اسکو زیادہ پریشان کر کہا ہے تا کہ اور روپیہ اس سے

نمبر مفلٹ	نمبر تجویز
رشوت مین لیا جاے۔	ہوتا ہے سند اوسکی دفتر حضور سے مرتب ہوتی ہے نائب وزیر مال کو کچھہ اختیار نہین ہے نہ مرزایان سے کوئی تعلق ہے۔
	ملاحظہ مثل سے دیوان ہمت سنگہ کے بیان حلفی کی تصدیق ہوتی ہے لہذا یہ الزام کہ مرزایان نے ایسے مقدمے مین بائیس ہزار روپیے رشوت کا لیا بالکل غلط ہے۔
(۴) ایسا ہی جب کنور دلیپ سنگہ جاگیردار ریٹھی پرگنہ برونده فوت ہوگیا تو اوسکے بیٹے مسمی بہوپال سنگہ پر بھی جو وارث حقیقی تہا ایسا ہی دباؤ ڈالکر بمبلغ عـــــہ روپیے لیکر نائب مال کے ساتہہ تقسیم کرلیا۔ ثبوت موجود ہے۔	بمقدمہ نمبر ۴ نسبت جاگیر دلیپ سنگہ متوفی کے حکیم کاشف علی وکیل و مختار عام و نصرت خان مختار عام ٹھاکر بہوپال سنگہ پسر دلیپ سنگہ کے اظہارات حلفی قلمبند ہوے اونکا بیان ہے کہ دلیپ سنگہ متوفی کا تنہا وارث بہوپال سنگہ اوسکا بیٹا ہے کوئی دوسرا جانشین تجویز نہ ہوسکتا تہا نہ جانشینی مین کوئی تنازع تہا جاگیر پر بمقدار قرضہ سرکاری مطالبے کا تہا جسکی تعداد تخمیناً ڈیڑہ لاکہہ روپیے کو پہنچتی تھی اور قرضہ مہاجنان کا علاوہ اوسکے۔
	بحالت قرقی جاگیر کچھہ ادا ہوا اور کچھہ اب تک باقی ہے

نمبر تجویز	نمبر مغلیط
ملازمان کی تنخواہین تک چڑہی ہوئی ہین تو بیس ہزار روپیہ کہان سے آتا جو رشوت مین دیا جاتا اور کیون دیا جاتا مرزایان کو کوئی تعلق نہین نہ نائب وزیر ال کا کچھہ اختیار۔	
جاگیرات کے مقدمات کا سرکار عالیہ فیصلہ کرتی ہین۔	
نمبر (۵) پر ناصر خان مستاجر نپانیا کا مقدمہ ہے مثل ملاحظہ ہوئی یہ مقدمہ خودکشی کا ثابت ہوا پہلے منتظم پولیس نے موقع پر تحقیقات کی پھر صدر المہام یعنی سشن جج منشی عنایت حسین خانصاحب نے خود عدالتانہ تحقیقات موقع پر جاکر کی اور کل شہادت و موجودہ حالت موقع سے اون کو ثابت ہوا کہ مقدمہ صریحاً خودکشی کا ہے مثل مرتبہ قاضی صاحب و مفتی صاحب کی عدالت شرعیہ مین بہیجی گئی اور حکام شرع نے بھی اپنے شرعی طریقے سے تحقیقات و طمانیت حاصل کرکے فتوی لکھا تب وہ مثل نیابت وزارت دیوانی فوجداری مین بہیجی گئی اور نیابت وزارت سے	(۵) ناصر خان مستاجر نپانیا پرگنہ اسلام نگر نے اپنے سپاہی کو دیوان گنج مین قتل کرڈالا اونہون نے ۵ ہزار روپیہ لیکر اوسکو چہوڑ دیا اور روپیہ منتظم پولس اور مرزاؤن نے باہم تقسیم کرلیا۔ ثبوت موجود ہے۔

نمبر تجویز	نمبر مفلیٹ
اس محکمے مین اور اخیر کو محکمۂ عالیہ سرکار مین بھیجی گئی بہ اتفاق رائے حکام شرع حضور سرکار عالیہ کے حکم اخیر سے فیصلہ ہوا اب ناصر خان نے رہائی پائی اور شرعی دیت بوجہ وقوع خودکشی جو مکان مین ناصر خان کے ہوئی تھی بمقدار سمہ ۵ مالہ / ۱۳ ار ایک پائی ناصر خان سے وارثان امیر خان سپاہی ہلاک شدہ کو دلائی گئی نہ منتظم پولیس کو اختیار رہا کرنے کا تھانہ مرزا یان کو جن سے کوئی تعلق اس مقدمے کا نہین تھا لیکن باوجود موجودگی مثل کے ہمنے ناصر خان کو اور اوسکے وکیل مولوی احسان حسین کو حلف دیا دونون نے بہ حلف بیان کیا کہ ایک حبہ بھی رشوت کا اوس مقدمے مین کسی کو نہین دیا گیا اس مقدمے کی بابت برابر تحریرات اجنٹی سے آئین اور جوابات بھیجے گئے نیز تجویزین عدالتون کی محکمۂ موصوف مین مناسب وقت پر بھیجی گئی ہین۔ مقدمات قتل مین ریاست بھوپال کی تحقیقات اور فیصلہ بے حد احتیاط سے ہوتا ہے۔	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نمبر(۶) پر احسان اللہ سپاہی کا مقدمہ ہے اس سپاہی کے مضروب یا ہلاک ہونے کی نہ کوئی رپورٹ پولیس مین ہوئی نہ احسان اللہ کبھی کسی شفاخانے مین علاج کو گیا نہ کسی عدالت مین یا محکمۂ عالیہ اجنٹی مین کوئی عرضی گزری لیکن باوجود بے اصل محض ہونے کے ہمنے یار محمد خان برادر احسان اللہ کو جسکا نام غلط پمفلٹ مین احمد یار خان لکھا ہے طلب کیا اوسنے بحلف بیان کیا کہ میرا چھوٹا بھائی احسان اللہ تھا جو مر گیا اوسکے کچھ اندرونی جسم مین چوٹ تھی مجھکو کسی عملہ وزارت یا فوجداری یا پولیس نے دعوی کرنے سے منع نہین کیا اور مین نے خود کسی پر دعوی نہین کیا خدا پر چھوڑ دیا اوس کا بھائی شادی کے زمانے مین گھر سے گیا تھا تب تندرست تھا جب واپس آیا تو آکر پڑ رہا دس بارہ روز بعد مر گیا وہ اب بھی کسی پر دعوی نہین کرتا نہ کچھ ثبوت دیسکتا ہے کیونکہ نالشی اور فریادی نہین ہے ہمنے کھلی عدالت مین اوسکو سمجھایا کہ اگر کچھ بھی اصلیت مقدمے	(۶) اِنکے بیٹے شجاعت علی بیگ تحصیلدار اسلام نگر نے احسان اللہ خان سپاہی متعینہ تحصیل کو اسقدر مشکین بند ہو کر مارا کہ وہ بیہوش ہوتے کے ساتھہ ہی مر گیا جب اوسکے بھائی احمد یار خان نے دعوی کرنا چاہا تو عملہ وزارت و فوجداری و پولیس سے اوسپر دباؤ اور خوف ڈالکر خاموش کرادیا اور وزارت تک اوسکو نہ پہنچنے دیا ثبوت معہ گواہان موجود ہے

نمبر تجویز	نمبر مفلیٹ
کی ہے تو وہ بے خوف بیان کرے کہ تحقیقات منصفانہ کیجاے لیکن اوسنے کچھہ بھی بیان نہین کیا تب ہمنے اوسکے تعلقات دریافت کیے معلوم ہوا کہ وہ پہلے زمرۂ سواران سنج وردی مین سرکاری نوکر تہا وہان سے خود نوکری چہوڑ کر مصاحبت مین میان لطیف محمد خان صاحب اور میان مجید محمد خان صاحب کے نوکر ہوا اور اب تک نوکر ہے ع۵ ماہانہ پاتا ہے کوئی رپورٹ متعلق بیماری یا وفات یا کسی مضروبی کی نہ پولس مین ہوئی نہ شفاخانون مین۔	
نمبر (۷) پرچودہری بہوانی سنگہ جاگیردار و مستاجر پرگنہ بیرسیا کا مقدمہ ہے جسکی نسبت بارہ ہزار روپیہ لینا مرزایان و نائب مال کا بیان کیا گیا ہے منشی علی حسین ناظم ضلع اور منشی عبدالقیوم نائب ناظم کا بہ حلف اظہار ہوا عبدالقیوم نے بحلف بیان کیا کہ چودہری بہوانی سنگہ بدرجۂ غایت مفلوک الحال ہے حتی کہ بارہ روپیے بھی کسی کو نہین دے سکتا۔	(۷) اونہون نے چودہری بہوانی سنگہ جاگیردار و مستاجر پرگنہ بیرسیا سے معافی بقایا مین عــــــــ روپیہ لیا اور نائب مال کے ساتھہ تقسیم کرکے خرد برد کرلیا۔
اور منشی علی حسین ناظم ضلع نے بیان کیا کہ تا کب	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی باقی معاف نہین ہوئی ہوانی سنگہ ایک قلیل جاگیر تخمیناً ہزار روپیہ سال کی رکھتا ہے جسمین اوسکے شرکا بہی ہین ایک مستاجر کا ضامن تھا جسنے باقی ڈالی مستاجر کی جایداد قرق و نیلام ہوئی اوس سے مطالبہ سرکاری وصول نہ ہوا تب ضامن کی جایداد بھی قرق و نیلام ہوئی اوسکی جاگیر بھی قرق ہے لہذا یہ بیان بالکل غلط و بے اصل ہے نہ باقی معاف ہوئی نہ کسی کو کوئی رشوت ملی مثل کے ملاحظہ سے بیان ناظم صاحب کی تصدیق ہوتی ہے اور پمفلٹ کی تکذیب۔	
نمبر (۸) پر مقدمہ ہمشیرہ پیر عباس مرحوم کا ہے جسمین دونون فریق سے رشوت لینے کا بیان ہے ہمنے دونون فریق کو طلب کیا اور دونون فریق کے ارکان یعنی پیر نیاز احمد صاحب و پیرجی صاحب پسر ہمشیرہ پیر عباس مرحوم جو بعد وفات اپنی مان کے اور بروقت دایر ہونے مقدمے کے قائمقام قرار پائے تھے حاضر آئے دونون نے بحلف بیان کیا کہ ہمنے کسی کو رشوت نہین دی نہ ہم سے	(۸) ہمشیرہ پیر عباس متوفی مرحوم سے اونکے ورثا الیاس میان و نیاز احمد پر دعوی ایک جز حصہ کا نیابت مال مین کراکر دو ہزار روپیہ ہمشیرہ پیر عباس سے لیکر الیاس میان و نیاز احمد پر ڈگری کرادی۔ اور باہم تقسیم کر لیا۔ اوسکے بعد مقدمہ کا اپیل کراکر آپ پنچ مقرر ہوگیے اور بارہ سو روپیہ الیاس میان و نیاز احمد سے لیکر اوس ڈگری مین ترمیم کردی اور یہ روپیہ بہ شراکت

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی شخص اس ملک مین کچہ لے سکتا ہے ہم پر سب کے بلکہ خاندان شاہی کے بھی ہین ہمارا ایسا ادب اس ملک مین ہے کہ سب ہمکو نذر دیتے ہین یہ واقعہ مندرجہ پمفلٹ بالکل جہوٹا ہی ہمارے مقدمے مین کثرت راے سے فیصلہ پنچایت کا ہوا ہی اور مفتی عبدالحق صاحب سرپنچ تھے ۔ نیز بیانات مندرجۂ اظہارات سید محمود علی و مولوی ظہور علی احمد وکلا سے بھی تکذیب مضمون مندرجۂ پمفلٹ کی ہوتی ہے ۔	نائب مال تقسیم کرلیا ۔
مقدمہ نمبر (۹) ہزاری مل سیٹھہ و سری کشوری ٹھانی کا ہے جسکی مثل سے پایا جاتا ہی کہ ابتک کوئی فیصلہ نہین ہوا ہزاری مل کا بحلف اظہار ہوا وہ کہتا ہی کہ مضمون مندرجۂ پمفلٹ بالکل جہوٹا ہے نہ مین نے کوئی روپیہ مرزایان کو دیا نہ ٹھانی نے دیا ٹھانی کے پاس اگر روپیہ ہوتا تو اوسکا مکان پونے چہہ سو روپیے مین نیلام کیون ہوجاتا مولوی احسان حسین وکیل ٹھانی کے بیان سے بھی تکذیب و تردید پمفلٹ کی ہوتی ہے ۔ ایک مقدمہ فوجداری مین دوسرا دیوانی عدالت مین ابتک دائر ہے اور کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ مرزایان سے کوئی تعلق ہے	(۹) ہزاری مل سیٹھہ تحویلدار حضور پر سری کشور ٹھانی سے دعوی دفینہ کہودنے کا دائر کراکر ٹھانی سے وعدہ کیا کہ جسقدر تو دعوی کرے گی ۔ وہ ہم تجہکو دلوادینگے مگر تو تین ہزار روپیہ دیدے ۔ چنانچہ یہ روپیہ توا اس سے لے لیا ۔ اور اوس مدعا علیہ سے بھی ۵ ہزار روپیہ لیکر اوسکی مخلصی کرادی ۔

نمبر تجویز

نیز بیان مولوی سید احسان حسین وکیل کا موید
قول ہزاری مل کا ہے اور مبطل مضمون مندرجہ
پمفلٹ کا۔

نمبر (۱۰) سیٹھہ گنبھیر مل سری مل کی قرقی
کی بابت مسل ملاحظہ ہوئی مولوی احسان حسین
وکیل اور مولوی ظہور علی احمد وکیل فریقین کی شہادت
حلفی لی گئی تو ظاہر ہوا کہ مقدمہ صرف بابت
مطالبہ پانچ ہزار روپیہ کے تھا جسکی بابت
قرقی کا حکم ہوا تھا اور [illegible] کی ہنڈی
سیٹھہ سردار مل نے داخل کر دی تھی جب
اصل مقدمے کے منتقل ہونے کا واسطے
فیصلے کے عدالت دیوانی مین محکمہ وزارت سے
حکم دیا گیا تب نیابت مال سے مقدمہ متدائرہ
صیغہ عاملانہ خارج کر دیا گیا ایسی شکل مین غیر
ممکن ہے کہ کوئی شخص رشوت دے پھر مقدمہ
پانچ ہزار کا اور رشوت آٹھہ ہزار دینا بالکل خلاف

نمبر پمفلٹ

(۱۰) سیٹھہ گنبھیر مل سری مل جو ایک لکھہ پتی
ساہوکار ہے عمال نیابت مال قرقی کی غرض سے
اوسکی دوکان پر گئے۔ سیٹھہ مذکور کے اس استفسار
پر کہ ہمین کسی کا دینا نہین ہے۔ کیون قرقی کیجاتی ہے
تو جواب دیا گیا کہ سیٹھہ پونم چند سنگھٹی متوفی نے جو
باقیدار سرکاری تھا اوسنے مبلغ [illegible] روپیہ کا
حوالہ تمہاری دوکان پر بتلایا تھا لہذا بقایا سرکاری
مین قرقی کی جاتی ہے۔ ساہوکار مرزایان کے
پاس گیا جہان مبلغ ۸ ہزار روپیہ دینے پر اوسکی
مخلصی ہوئی۔ روپیہ نائب مال کے ساتھہ تقسیم کر لیا گیا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
عقل ہے۔ مرزایان کا کوئی تعلق مقدمے سے نہین معلوم ہوتا۔ نیز بیان حافظ عبد الکریم و منشی عبد العظیم و کلارک کا مؤید اِس تقریر کا اور مکذّب مضمون مندرجۂ پمفلٹ کا ہے۔	
نمبر ۱۱ یہ ستیل داس مہنت ہوشنگ آباد کا مقدمہ ہے ملاحظۂ امثلہ سے پایا جاتا ہے کہ یہ مہنت ظالم ستیل داس ایک بدچلن اور ظالم و بے اعتبار مقروض آدمی تھا سید محمد علی ناظم ضلع نے رپورٹ کی اور ایک نقشہ بنا کر بھیجا جسکے ذریعے سے غریب و مظلوم کاشتکاران کی فہرست اراضی ظاہر ہوتی تھی جس سے جبراً مستاجر مذکور نے کاشتکاران کو بیدخل کر کے اپنے قبضے مین کر لیا تھا اور کاشتکاران بے رزق کر دیے گیے تھے	(۱۱) ستیل داس مہنت سکنہ ہوشنگ آباد جو ایک ذی عزت ذی وجاہت۔ با اعتبار شخص تھا۔ ایک عرصے سے اسکی مستاجری مین ۱۴ گانون ریاست کے تھے۔ چونکہ وہ ایک متمول اور با دیانت شخص تھا مرزایان نے اسکو بذریعۂ نائب مال بُلا کر یہ دھمکی دی۔ کہ تم علاقۂ غیر کے باشندے ہو یہ گانون جو تمھارے تحت مین ہین واگزار کر لیے جائینگے۔ اور کئی طرح کا دباؤ ڈالکر اس سے مبلغ عہ ہزار روپیہ لیکر کچھہ دن کے لیے سکوت کر گیے۔ چند مدت کے بعد اس وجہ سے کہ گانون آباد اور مفاد کے تھے اور کاشتکار وہان کے خوشحال

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
اور یہ بھی دکھایا کہ میعاد پٹہ جات مستاجری کی گزر گئی ہے کاشتکاران نہین چاہتے کہ آئندہ ایسے مقابلہ کے تحت مین رہین سیتل داس پر دیوانی عدالت مین نالشین دائر ہوئی تہین اور راجہ سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی نالش مین جب قرقی کا حکم ہوا اوسنے اپنی جایداد ملک بھوپال سے ضلع ہوشنگ آباد مین منتقل کردی حضور سرکار عالیہ نے جدید قانون بندوبست مین ایک قاعدۂ خاص بنادیا تھا کہ آئندہ مستاجری دہات کی صرف باشندگان ملک بھوپال کو دی جاے نہ باشندگان ملک غیر کو جو سرکاری مطالبہ و مطالبات رعایای ریاست کو ہضم کرکے دوسرے ملک مین چلے جاتے ہین لہذا مہنت سیتل داس کو واسطے آئندہ کے بعد انقضاے میعاد پٹہ جات مستاجری جدید مستاجری دینے سے انکار کیا گیا	وتمول تھے - وزیر ریاست کو جو اِنکے قبضے مین آہی چکا تھا - کہہ سُنکر اوسکو نہایت بے عزتی کے ساتھ انہون نے ریاست سے نکلوادیا - اور تمام مال مویشی معہ غلّہ وغیرہ کے جو ہزارہا روپیہ کی قیمت کا تھا ضبط کرلیا - اور نائب مال کے ساتھ یہ سب چیزین تقسیم کی گئین - مہنت مذکور ابھی تک ہوشنگ آباد مین ہے اور انصاف طلب ہونے کے لیے ثبوت دینے کو موجود ہے اور دہات اوسکے انہون نے اپنی مستاجری اور قبضے مین کرلیے -

نمبر تجویز	نمبر مفلٹ
اسمین کوئی تعلق مرزایان کا وقت اخراج مستاجری نہین تھا روایت لینے ۱۰ ہزار رشوت کی ویسی ہی جہوٹی ہے جیسے دیگر مقدمات متذکرہ بالا کی نائب وزیر صاحب مال کو از خود مستاجری دینے یا چہین لینے کا اختیار نہین ہے نہ وہ کوئی ابتدائی رپورٹ کرتے ہین بلکہ وہ محکمہ درمیانی ہے ابتدائی رپورٹ تحصیلات و نظامت سے آتی ہے جسکو وہ بعد لکھنے اپنی راے کے اس محکمے مین بغرض فیصلے کے بہیجتے ہین۔	
قرقی کسیقدر مال کی صیغہ اجرا ڈگری مین عدالت دیوانی سے ہوئی ہے جو الضافاً ہونا چاہیئے تھی نیابت مال سے کچہہ واسطہ نہین ہے شہادت ہے مولوی محمد علی ناظم ضلع جنوب و منشی بشیر الدین تحصیلدار شاہ گنج و سید محمود علے وکیل موجود ہین۔	

نمبر تجویز

نمبر ۱۲ پر سید امداد حسین کا مقدمہ ہے امداد حسین نے خود بحلف اظہار دیا ہے کہ اوسنے اپنی زوجہ بسم اللہ کو بخوشی طلاق دیا محکمہ قضا مین اوسکی تصدیق ہوئی اور شہادت منشی سعد اللہ وکیل عدالت و منشی عبد العظیم وکیل و مولوی احسان حسین وکیل سے ثابت ہے کہ طلاق پہلے بوجہ رنجش باہمی کے زوجہ و شوہر مین ہوئی تھی اوسکے بعد بموجودگی ان گواہون کے طلاقنامہ تحریر ہوا مثل دار القضاء کے ملاحظہ سے پایا جاتا ہے کہ دوم ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ کو ایک عرضی مسماۃ بسم اللہ نے محکمہ قضا مین گذرانی بدین مضمون کہ عرصہ دو برس کا ہوا جب سید امداد حسین نے مجھکو طلاق دیکر طلاقنامہ لکھہ دیا تھا اور مین نے اپنا کل زر مہر معاف کر دیا ہے سید شبیر حسین و رجب علے سوداگر و شیخ سعد اللہ وکیل گواہ ہین محکمہ قضا سے تصدیق و اندراج رجسٹر ہونا چاہیئے۔ امداد حسین نے حاضر ہوکر روبروے قاضی صاحب بموجودگی شیخ سعد اللہ و فضل حسین و شبیر حسین کے اقرار کر لیا

نمبر پمفلٹ

(۱۲) سید امداد حسین منصبدار ریاست کی عورت کو جو حسین و شکیلہ تھی۔ افضال بیگ نے اپنے گھر کسی بہانہ سے بلاکر محبوس کر لیا اور پھر اوسکے شوہر کو بلاکر دھمکایا۔ کہ اس کو طلاق دیدے۔ ورنہ تم قید کرادیے جاؤگے۔ یا تمھارا رہنا بھوپال مین مفید نہ ہوگا اور اوس کو مبلغ دو ہزار روپیہ بھی دینا چاہا۔ اوس نے روپیہ لینے سے انکار کیا۔ اور دباؤ سے مجبور ہوکر عورت کو طلاق لکھدی وہ عورت جسکا نام بسم اللہ۔ اور شکور خان فوجدار کی لڑکی ہے۔ ابھی تک اونکے پاس ہے اور سخت ناخوشی و ناراضگی سے بسر کر رہی ہے علی ہذا اسمے امجد علی پسر نظر علی کی زوجہ بھی جبراً چھین رکھی ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کہ دو برس ہوے ہین نے مسماۃ بسم اللہ بنت شکور خان کو بعوض معافی مہر طلاق دی ہے قاضی صاحب نے تصدیق کیا اور رجسٹر مین درج ہوا۔ ۲ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۰ھ کو اوسکے بعد دوسرے رجسٹر سے پایا جاتا ہے کہ ۲۳ر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ کو نکاح مسماۃ بسم اللہ کا ساتھہ مرزا افضال علی بیگ کے بعوض ایکہزار روپیہ مہر کے منعقد ہوا۔ ایک سال پانچ ماہ بعد یہ نکاح ہوا ہے نہ کسی جبر کا وجود پایا جاتا ہے نہ حبس بیجا کا نہ کسی تخویف کا۔	
نمبر ۱۳ پر مقدمہ احمد حسین کا ہے مثل اور شہادت مولوی احسان حسین منشی محمود علی منشی عبد العظیم حافظ عبد الکریم و مولوی ظہور علی احمد وکلاے عدالت گواہان سے صاف ظاہر ہے کہ احمد حسین ایک سال کے واسطے قید نہین ہوا امین احمد حسین و شیخ امیر سپاہی بیڑہ ہفتم کے سر راہ جھگڑہ ہوا جسمین احمد حسین سے ایک چاقو چلایا سپاہی زخمی ہوا احمد حسین کو پولیس نے گرفتار کیا عدالت مین چالان کیا مدعا علیہ زیر حوالات تھا	(۱۳) مسمے احمد حسین جو انکا رشتہ دار بھی ہوتا ہے اُس کو انکے مقابلے مین ایک مقدمہ مین کامیابی ہوئی جسکی وجہ سے انھون نے بدمعاشون سے اپنے گھر مین بلوا کر پٹوایا اور جھوٹا الزام لگا کر اوسکو ایک سال قید کرا دیا۔ جو ایک سال تک بے جرم اور غیر واجب طور پر قید رہا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
باہمی راضی نامے پر فیصلہ ہو گیا۔ اس مین نہ کوئی فریق مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ تھے نہ اونکا کوئی تعلق معلوم ہوتا ہے۔	
نمبر ۱۴ پر مقدمہ محمد اسحاق خان کا ہے اس مقدمے مین جو مخبری ہوئی تھی یہ تھی کہ سرکاری جنگل کی لکڑی یسیین محمد خان کے ہاتھ فروخت کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار عالیہ نے محمد اسحاق خان سے جنگل نکالکر دوسرا مہتمم جنگل مولوی نظیر علی کو مقرر کیا مرزایان سے نہ کوئی تعلق تھا نہ ممکن تھا کہ محمد اسحاق خان کوئی حبہ اونکو دیتا اور کیون دیتا جبکہ حکم ہی برخلاف اوسکے ہوا تھا شہادت گواہان لایق ملاحظہ ہے منشی قدرت علی ناظم مغرب و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و محمد یوسف خان پسر محمد اسحاق خان مرحوم۔	(۱۴) انہون نے محمد اسحاق سابق مہتمم تعمیرات ریاست پر زبانی عبد العزیز و دھرم چند یہ جھوٹی مخبری کراکر کہ یسیین محمد خان جاگیردار اور سلطان دولہ شوہر ولیعہدہ سے ملا ہوا ہے مبلغ عہ ہزار روپیہ اوس سے لے لیا۔
نمبر ۱۵ خود درخواست پر تعزیہ داران پولیس کے سنہ ۱۳۰۸ھ مین وسیع سڑکون سے اجازت لیجانے تعزیون کی دیگئی تھی مطابق اوسکے سنہ ۱۳۰۹ھ مین	(۱۵) انہون نے صرف اپنی عورتون اور لڑکیونکو تماشا دکھلانے اور اونکی رضامندی کے لیے وزارت کو مغالطہ دیکر اس حکم کے نکالنے پر مجبور کیا کہ محرم مین

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
بہی احکام جاری ہوے تہے لیکن چند بدمعاشون نے باہمی رنجشون سے فساد کرنا چاہا اور مختلف راہون سے لیجانا۔ لہذا ہمنے صدرالمہام صاحب و میر بخشی صاحب بہادر نصرت جنگ و منتظم صاحب پولیس کو حکم دیا کہ جس راہ کو سب بالاتفاق پسند کرین وہ جاری کردیجاے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مفسدون کو سزا دی گئی۔	اہل تعزیہ انکے مکان کے سامنے سے نکلین جوکہ دستور قدیم کے خلاف اور سخت ناراض کن اور بلوہ انگیز تہا۔ اور جبراً و قہراً فوجی سپاہی انکے پیچہے لگاکر اونکو اپنے مکان کے سامنے سے نکلنے پر مجبور کیا گیا نزدیک تہا کہ سخت ہنگامہ و بلوہ و فساد برپا ہو لیکن پولیٹیکل ایجنٹ نے جبکہ اونکو تار دیا گیا۔ وزیر کو ایسے مغالطون مین آنے اور فساد انگیز حکم دینے پر تنبیہہ کی اور اونکا جو باقی مبانی فساد تہے کوئی تدارک نہ ہوا۔
نمبر ۱۶ا۔ مقدمہ منشی حسین خان مرحوم کا بنام فیاض حسین خان کے ہے ملاحظہ مثل سے ثابت ہوتا ہے کہ حسین خان نے اپنے برادرزادہ فیاض حسین خان پر دعوے کیا تہا کہ عـــ کے مالیتی نوٹ میری ملکیت کے اوس نے فروخت کرڈالے اور فیاض حسین خان کا جواب تہا کہ نوٹ اوس کے پدری مال سے ملے اس مقدمے مین حسین خان نے ثبوت سے	(۱۶) منشی حسین خان مرحوم نے اپنے عـــ روپیہ کے نوٹ چوری کرلینے کے بارے مین فیاض حسین خان پر دعوے کیا۔ انہون نے نائب مال سے ملکر مبلغ ۸۰۰۰ ہزار روپیہ فیاض حسین خان سے لیکر تقسیم کرلیا۔ اور اس مقدمے کو بالکل زائل کرکے نوٹ واپس نہ ہونے دیے۔

نمبر تجویز	نمبر کمپلنٹ
عاجز ہو کر عدالت مین درخواست کی کہ وہ کچھہ ثبوت نہین دے سکتے مقدمہ خارج کیا جاے عدالت سشن جج نے پولیس سے ثبوت طلب کیا اور جب کوئی شہادت میسر نہ ہوئی مقدمہ خارج کیا نہ مرزایان کا کوئی تعلق مقدمے سے تہا نہ نائب وزیر مال کا نہ ممکن تہا کہ فیاض حسین خان آٹھہ ہزار روپیہ ایسے مقدمے مین کسی کو رشوت دیتا شہادت فیاض حسین خان و مولوی احسان حسین و منشی عبد العظیم وکلاء کی موید اسکی ہے۔	
نمبر ۱۷ یہ مقدمہ جنگلات ریاست کا ہے مولوی محمد اسحاق خان و مولوی محمد علی و منشی علی حسین و منشی قدرت علی چارون ناظمان اضلاع جو حیثیت کلکٹر مجسٹریٹ ضلع کی اس ملک مین رکھتے ہین اور شہادت منشی عبد القیوم نائب ناظم ضلع شمال و منشی عبد الرحمن خان نائب ناظم ضلع مغرب و تحصیلداران و حافظ عبد الکریم وکیل سے ظاہر ہے کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے نیز بمقابلہ	(۱۷) جس جس قدر جنگل کہ ریاست کا دیہات کے متعلق تہا اوسکے بارہ مین قانون خلاف ورزی جنگل کا مرتب کر کے تمام جنگل پر قبضہ کر لیا گیا ہے اس خلاف ورزی کے سلسلے مین لاکہون روپیہ رعایاے ریاست سے بذریعہ ملازمان جنگل و تہانہ قانونی مشکلات مین پہانس کر نائب مال و مرزایان نے وصول کر لیا ہے چونکہ وہ ناواقف اور بالکل ایسے امور سے بیخبر ہین لہذا ہر روز ان پر نئے نئے جرم اور الزام قایم کر کے رشوتین

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
رعایا کے قانون وہی جاری ہے جو عہد کرنل وارڈ صاحب بہادر مین تہا ہمارے عہد مین جس قدر ترمیم اوسکی سرکار عالیہ نے مجلس واضع قانون سے کی ہے مفید بحق کاشتکاران کے ہے نہ مضر ایسے قوانین کی نقلین محکمہ اجنٹی مین بہیجی جاتی ہین کوئی امر مخفی نہین ہے۔	لی جاتی ہین۔ اس کی مشرح کیفیت لکہنے کے لیے کہ کیسے کیسے ظلم اور زبردستیان رعایا پر کی گئی ہین۔ ایک کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ خود مقدمات وضع کرکے اونکے ذمّے لگاکر روپیہ وصول کرتے رہتے ہین۔
نمبر ۱۸ پر مقدمہ ٹہیکہ بست سالہ آبکاری کا ہر جو واراب جی کو دیا گیا ملاحظہ مثل سے اور خود شہادت واراب جی سے ظاہر ہے کہ یہ ٹھیکہ مفید بحق سرکار ہوا ہے [illegible] سالانہ پر ٹہیکہ دیا گیا ہے پچھلے زمانے مین کبہی اس حد تک آمدنی آبکاری کی نہین پہونچی تھی اب یکجائی ٹھیکے سے سرکار کو فائدہ ہوا ہے اور آیندہ ہر پانچ سال پر اضافہ پانچ روپیہ فیصدی کا مشروط ہے جس سے [illegible] تک جمع پہونچ جائیگی ایسی صورت مین یقین نہین ہوسکتا کہ واراب جی کسی کو کچھہ بہی رشوت مین دیتا اور مرزایان سے کوئی تعلق	(۱۸) بست سالہ ٹہیکہ آبکاری کا واراب جی کو کل ملک محروسہ کا معہ دیہات جاگیر دیکر [illegible] روپیہ رشوت مین اوس سے لے لیا اور نیز اوس ٹھیکے مین یہ دونون بہائی بہی شریک ہین۔ دیہات جاگیرداران کو شامل کرنے سے سخت نقصان جاگیرداران کو پہونچا ہے اور جو رشوت واراب جی سے لی گئی ہے وہ نائب مال اور ان دونون نے آپس مین تقسیم کرلی ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نہین وہ خانہ نشین پنشن دار ہین جو سرکار کی فیاضی سے اپنا پیٹ بہرتے اور تجارت وغیرہ کرتے ہین جاگیرداران مین کسی کا نقصان اس ٹہیکے سے نہین ہوا کیونکہ رقومات مندرجۂ اسناد جاگیرداران کا ادا کرنا سرکار نے اپنے ذمّے لیا ہے اور کسی ملک مین ایسی چیزون کا انتظام نہین ہو سکتا اگر ایک ملک مین سیکڑون حکومتین ہون۔ انگریزی ملک مین بہی انتظام آبکاری کے واسطے قوانین جاری ہین اور عام طور پر جاگیرداران معافی داران و زمینداران کو اختیار نہین دیا گیا ہے کہ اپنے اپنے علاقہ جات مین شراب کشید کراوین اور دوکانین قایم کرین۔ ایسا ٹھیکہ دینے کا اختیار نائب وزیر صاحب مال کو نہین ہے بلکہ اوسکی منظوری محکمہ وزارت سے اور اخیر حکم منظوری کا سرکار عالیہ سے ہوا ہے اور سرکار عالیہ سے بعض اخوان ریاست نے عذر کیا تھا اوسکو سمجھکر دوراندیشی سے یکجائی ہونا ٹھیکے کا منظور فرمایا ہے۔	

نمبر تجویز

نمبر ۱۹ بالکل غلط ہے سائر کا روپیہ جس قدر ناکہ داران و
داروغگان سائر وصول کرتے ہین محکمۂ تحصیل مین روزانہ
داخل کرتے ہین اوسکا سیاہہ محکمۂ سائر مین بھی ہوتا ہے
اور تحصیل سے بلا تعلق محکمۂ سائر کے خزانہ سرکاری
مقام بھوپال مین روپیہ بذریعہ ہنڈوی روانہ ہوتا ہے
مہتمم سائر کل مجاز نہین ہے کہ وہ روپیہ پرگنات کا اپنے
پاس منگائے تو کس طرح تغلب کر سکتا ہے۔ علاوہ بران
کاغذات سائر کی جانچ برابر ماہانہ ہوتی رہتی ہے
اور ہمنے ایسے نقشہ جات و قواعد حسابی جاری کر رکھے
ہین کہ اگر ایک پیسہ بھی کوئی شخص تغلب کرتا ہے تو
فوراً پکڑا جاتا ہے اور عدالت سے اوس کو سزا ہوتی ہے
تغلب جو ہوا کرتا ہے وہ نہایت ہی قلیل رقمون کا عین
وقت لینے محصول کے ناکہ دار و سپاہی وغیرہ کرتے
ہین یا کوئی مال بغیر لینے محصول کے نکال دیتے ہین
اون کارروائیون مین بوجہ سخت نگرانی کے اکثر گرفتاری
ہو جاتی ہے کیونکہ ناکہ داران پر داروغہ مقرر ہے اور
داروغگان پر گرداور گشت کنندہ ہے مہتمم سائر کل

نمبر پمفلیٹ

(۱۹) سالگذشتہ مین قریب دو لاکھ روپیہ کے
خاص عین المال سرکاری محاصلۂ سائرہ ان مرزا اون
اور نائب مال نے بہ شراکت مہتمم سائر کل تغلب کیا
مگر کوئی تحقیق اس کی نہین ہوئی اور معاملہ تغلب
صاف و صریح و ظاہر ہے۔ سالگذشتہ مین
سات لاکھ روپیہ بنام نہاد غلہ سرکار سے مجرا
لیا اور امسال اوس غلہ کا سڑ جانا ظاہر کر دیا ہے

نمبر تجویز	نمبر پمفلیٹ
اون سب پر افسر ہے جو دورہ کرکے ہر جگہہ کا حساب جانچتا ہے اور اکثر بہی کہاتون مہاجنی سے درآمد برآمد مال کا مقابلہ ساتھہ کاغذات سائر کے کرتا رہتا ہے تاکہ اوس کو معلوم ہو سکے کہ ٹھیک ٹہیک محصول لیا جاتا ہے درصورت زیادہ ستانی بھی فوجداری سے سزا دی جاتی ہے اور محصول کم لینے پر بہی شہادت منشی عبد العظیم وکیل کی موئد اس تقریر کی ہے۔	
یہ حکایت بالکل غلط ہے کہ سال گذشتہ مین سات لاکھہ روپیہ بنام نہادہ غلہ سرکار سے مجرا لیا اور امسال اوس غلّے کا سٹر جانا ظاہر کردیا شہادت سیٹھہ چنّی لال مہتمم خزانہ نیز اون کاغذات سے جو دفتر سرکاری مین موجود ہین تکذیب اس بیان کی ہوتی ہے۔	
نمبر ۲۰ کی نسبت شہادت منشی مقصود علیخان سابق ناظم حال معین صدر المہام و شہادت ہاے مولوی محمد اسحاق خان و مولوی محمد علی و منشی قدر علے	(۲۰) اختتام سال پران دونون بہائیون نے نائب مال سے ملکر ایک دربار تحصیلداران کا قایم کیا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ ہر تحصیلدار ایک ایک ہزار روپیہ

نمبر تجویز

و منشی علی حسین ہر چہار ناظمان اضلاع جو اس ملک
مین بجاے کلکٹر مجسٹریٹ اضلاع کے عہدہ دار ہین
نیز شہادت گواہان مفصلہ ذیل منشی عبد العزیز و
مولوی سید اعظم حسین و مولوی عین الدین و منشی
سید احمد و منشی بشیر الدین و منشی سید حامد حسین و منشی
سید باقر حسین و حافظ حبیب اللہ خان و منشی ریوا شنکر
تحصیلداران و منشی عبد القیوم و منشی عبد الرحمن خان
نائب ناظمان و مولوی سید احسان حسین و منشی
عبد العظیم وکلاء سے ثابت ہے کہ بیان ہذا جو
پمفلٹ بالکل بے بنیاد ہے مقصود علیخان کا
تحصیلداری سے علحدہ کیا جانا بوجہ اونکی بدچلنی
کے ہوا ہے جسکی مثلین موجود ہین اور بڑی وجہ کہ
اونکی شادی سرکار عالیہ کے رشتہ داران بعید مین
ہوگئی تھی اونکے ساتھ اس قدر سلوک کیا گیا ہے
کہ للعہ ماہانہ سالانہ داران مین بلا شرط خدمت
مقرر کر دیا گیا ہے عبد الحکیم خان اور ضامن علی کو
پنشن دیگئی کیونکہ وہ اب سرکار عالیہ کی راے مین

نمبر پمفلیٹ

دے۔ جو دیگا وہ بحال رہیگا۔ ورنہ موقوف کیا جائیگا
اور دوم یہ کہ جو تحصیلدار ۵ ہزار روپیہ دیگا اوسکی ترقی
عسہ عسے روپیہ تک کیجائیگی۔ چنانچہ جملہ
تحصیلداران نے باستثناء مقصود علیخان ۔
عبد الحکیم خان۔ ضامن علی۔ ایک ایک ہزار اور
پانچ پانچ ہزار دیا جسکا بار رعایا پر ڈالا گیا۔ اور اونکو
شکنجون اور حوالاتون مین ڈال کر روپیہ وصول
کیا گیا۔ اور یہ تینون تحصیلدار بھی جو دیانت دار تھے
اور کارگذار اور ملازم قدیم تھے۔ ان مین سے دو
موقوف کیے گیے اور ضامن علی کی نسبت ابھی تجویز
ہے یہ رقم سال بہ سال وصول کیجاتی ہے مرزا
و نائب مال آپس مین تقسیم کر لیتے ہین۔

نمبر تجویز

لایق کام کے نہین رہے نئے تینون تحصیلدار اونکا
کام سے علحدہ ہونا اور تقرر وظیفہ خاص منظوری
سرکار عالیہ سے ہوا ہے۔

نمبر ۲۱ تہانہ داران کا کوئی دربار سالانہ نہین ہوتا
ہے مگر امتحان لیا جاتا ہے جو شخص پاس ہوجاتا ہو
دوبارہ نہین بلایا جاتا رقم پانچ سو روپیہ فی تہانہ دار
لینا منتظم پولس کا بالکل ایک جھوٹا الزام ہے
عبد القیوم و محمد یقین دونون تہانہ دار انکا بحلف
اظہار لیا گیا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ عبد القیوم
ایک خاص ڈکیتی کے مقدمے مین عدالت صدر المہامی
کی تجویز سے مشکوک ہوا اس امر مین کہ اوس نے
ایک ملزم کا اقبال بالجبر حاصل کیا بدینوجہ واسطے
لینے جواب کے معطل کیا گیا اور محمد یقین کو ہمنے
بدینوجہ تہانہ داری کے کام سے علحدہ کیا کہ وہ نہ
امتحان مین کامیاب ہوسکا نہ وہ کام تہانہ داری کا
انجام دیسکتا تھا اور بوجہ ملازمت سابق کے
اوسکو پوری تنخواہ پر سررشتہ صدر مین تبدیل کردیا

نمبر پمفلٹ

(۲۱) اسی طرح پر تہانہ دارون کا دربار مقرر ہوا۔ اور
پانصد روپیہ فی تہانہ دار مقرر کیے گیے سب تہانہ دارون
نے دیا مگر دو تہانہ دارون نے یعنی محمد یقین و عبد القیوم
نے انکار کیا جس مین سے عبد القیوم کو معطل کیا اور
محمد یقین کا درجہ مرزاؤن نے گھٹوا دیا۔ یہ روپیہ منتظم پولس
اور مرزاؤن نے باہم تقسیم کرلیا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی تنزل نہین ہوا اخرچیہ اسپ سے نجات ہوئی بیانات مولوی محمد اسحاق خان ناظم و منشی قدرت علی ناظم و منشی عبدالقیوم نائب ناظم و منشی بشیرالدین تحصیلدار و منشی عبدالرحمن خان نائب ناظم و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبدالعظیم وکیل و حافظ عبدالکریم وکیل سے اسکی تصدیق ہوتی ہے اور پمفلٹ کی تکذیب۔	
نمبر ۲۲ مرزایان یا نائب وزیر مال کا کوئی اختیار تقرر تہانہ داران و تحصیلداران مین نہین ہے کہ وہ کسی سے رشوت لے سکین ایسا تقرر ہمارے و سرکار عالیہ کے خاص مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارا کوئی قرابت دار تحصیلداری یا تہانہ داری پر آجتک مقرر ہی نہین ہوا۔	(۲۲) جو آدمی تحصیلداری پر مقرر ہو۔ وہ ہزار روپیہ اور تہانہ داری پر جو معین ہو پانصد روپیہ مرزایان و نائب مال کے نذر کرتا ہے۔ اس سے صرف وزیر صاحب کے رشتہ دار مستثنیٰ ہین۔
نمبر ۲۳۔ ذکی الدین تہانہ دار و للّو کا کوئی رشتہ ساتہہ نائب وزیر مال کے نہین ہے بلکہ وہ ہم وطن و ہم مذہب بہی نہین ہین نائب وزیر مال شیعہ مذہب ہین اور ذکی الدین سنی حنفی المذہب ہے ذکی الدین کی	(۲۳) ذکی الدین تہانہ دار ولو دے نے جو نائب مال کا رشتہ دار اور مرزایان کا دوست تھا۔ رام بخش بلائی وہ قوم چمار کی عورت کو جو ابہی کم سن تھی۔ تین دن تک محبوس کرکے زنا بالجبر کرکے مار ڈالا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
رشتہ داری مولوی احسان حسین وکیل و مرزا حسین و علی اوسط و مولوی محمد اسحاق مہتمم بخشی گری صدر سے ہی مثل کا گم کرنا بھی جھوٹھ ہے مثل ہمارے سامنے موجود ہے اوس سے ثابت ہے کہ بخوبی تحقیقات ہوئی رام بخش بلاہی کی عورت کا کنوین مین گر کر مر جانا ثابت ہوا اس وجہ سے کہ نعش اوسکی کنوین سے برآمد ہوئی مدعی رام بخش نے اپنے اظہار حلفی مین بھی ذکی الدین تہانہ دار پر کوئی الزام آشنائی کا یا زنا بالجبر یا مار کر کنوین مین ڈال دینے کا نہین لکھایا بلکہ وہ اپنا اشتباہ آشنائی کا احسان اللہ پر بیان کرتا تھا اور قیاس کرتا تھا کہ احسان اللہ نے مار کر کنوین مین ڈال دیا ہوگا اوسنے تین گواہ لکھائے مسماۃ سورجیا اہیرنی اور فاضل خان و نبی حسین تینون گواہون نے خلاف مدعی کے گواہی دی عدالت نے مزید تحقیقات مین بہت سی شہادت اور بھی لی لیکن کوئی بات برخلاف مدعا علیہ کے پیدا نہین ہوئی نہ نسبت تہانہ دار یا ملازم تہانہ کے کوئی ثبوت ملا لہذا عدالت نے عدم ثبوت مین دعوے خارج کر دیا اجنٹی کے استفسار پر نقل تجویز عدالت بھیجی گئی تھی۔ نمبر ۲۴۔ یہ بیان مندرجہ پمفلٹ ایسا جھوٹھ ہے	اور اوسکی لاش کو کنوین مین ڈلوا دیا شوہر عورت نے ایجنٹی مین فریاد کی۔ وہان سے بازپرس ہونے پر کوئی جواب نہین دیا گیا اور اوس مقدمے کو خراب کر دیا۔ نائب مال نے ایزد بخش سے (جو سراسر بدخواہ وزارت۔ وہمراز مرزایان ہے) مثل لیکر کاغذات مقدسہ کو گم کر دیا۔ (۲۴) نواب یار محمد خان صاحب کے باپ کا ترکہ جو

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
قریب ڈیڑہ کرور کے تھا اور وہ اب تک کسی مصلحت سے تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے ایک مکان محفوظ مین مقفل تھا اوس مین ایک لاکھہ کے قریب چوری ہو گیا۔ اور ایک محافظ مال برآمد ہونے پر پکڑا گیا۔ لیکن ان مرزایان و نائب مال نے بغیر اجازت نواب صاحب موصوف مالک اسباب کے تمام مال و اموال پر قبضہ کر لیا۔ اور تمام اسباب قیمت مذکورہ اپنی حفاظت مین کر کے نواب موصوف کو اس بہانہ سے کہ فہرست اسباب پیش کرین۔ ٹال دیا۔ اور تمام مال آپس مین تقسیم کر کے مخبرون کو سزا دلوا دی۔ مگر ایک کوڑی ڈیڑہ کرور کے اسباب وغیرہ سے نہین دی گئی۔ وہ دعویدار ہین اور کوئی نہین سنتا۔ مرزایان نے مثل مقدمہ ایزد بخش اپنے ہمراز سے لیکر گم کر دی۔ اور مقدمے کے کاغذات بالکل زائل اور مفقود کر دیے گئے ہین۔	جسکی مثال بھی ملنا دشوار ہے شہادت کثیر لیگئی ہے اور اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ میان یار محمد خان ایک نہایت مقروض مفلس صاحب ہین اور کبھی متروکہ پدری اونکا اس قدر نہین تھا اور نہ ممکن تہا کہ ہوا ور جو کچھہ اونکو نیز میان فیض محمد خان اونکے بہائی کو متروکہ پدری مین ملا تھا وہ سب بحیات نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ بہت عرصہ ہوا دونون بہائیون نے تلف کر ڈالا تھا ایک مرتبہ بہت مقروض ہوے تب قدسیہ بیگم صاحبہ نے اپنے پاس سے قرضہ ادا کیا دوبارہ مقروضی پر جاگیر قرق ہوئی اور جب جاگیر قرقی سے چھوٹی پھر قرض لیا گیا اور اب تک وہی حالت ہے اگر اونکے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کیون ذلتین اوٹھاتے اور مالعہ ۱۴۱۰ للعہ روپیہ باقینی سرکار جو ذمہ میان یار محمد خان کے ہے اور مبلغ مالعہ ۱۳۰ للعہ جو ذمہ میان فیض محمد خان کے ہے اوس ڈیڑہ کرور کے مال سے کیون ادا نہ کرتے مثلین قرضے کی ہمارے سامنے رکہی ہین شہادت ہاے رام کشن سیٹھہ و اموک چند منیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس و بلاقو رجی بوہرہ و حافظ حبیب اللہ خان

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
تحصیلدار و مولانا محمد عباس منصبدار و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و میر بخشی حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر نصرت جنگ و غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات سے کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور خصوصاً شہادت مسٹر ڈی۔ کوک صاحب انجنیر ریاست ایک یورپین افسر ہی جو اس ملک مین ۲۵ برس سے زیادہ کے معزز ملازم ہین اور جو بیان کرتے ہین کہ بجاے ڈیڑہ کروڑ کے اونکو شک ہے کہ ڈیڑہ سنو روپیہ مکان سے میان یار محمد خان کے نکل سکے جس مثل کا ذکر ہے ہین نے ملاحظہ کی تو اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۸ھ مین پولس نے ایک چوری کی مخبری پر مکان میان فوجدار محمد خان مرحوم کے دروازے پر جہان بیل گاڑی رہتی ہے تلاشی لی تہی اور عمر خان گاڑیبان میان یار محمد خان نے جو شریک چورونکا تہا گاڑی مین مال چھپا کر رکہا تہا وہ برآمد ہوا تہا اوسی سلسلہ تحقیقات مین دیگر اشخاص کے گہرون سے بہی مال برآمد ہوا تہا کچہہ بہوپال سے دیوان گنج کو جاتے ہوے چور پکڑے گیے تہے مقدمے کی تحقیقات ہو کر عدالت سے سزا دیگیئی تہی مثل موجود ہے اور ہمارے سامنے رکہی ہے گم نہین ہوئی کل تعداد مال برآمد شدہ از دروازہ بیرونی	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
مکان میان فوجدار محمد خان صاحب کا للعہ ہے اور جو دیگر مقامات سے نکالا للعہ ہے - یہ مقدمہ جب زیر تحقیقات عدالت تھا پولس کی رپورٹ پر ہمکو شک پیدا ہوا تھا کہ شاید مامن چورونکا وہ مکان مقفل ہو جو اوسی احاطے مین اور متصل ایک کوٹھی شکستہ کے واقع ہے یا اوسی مکان سے کوئی مال چورونے نکالا ہو لہذا ہمنے بہ اتفاق کرنیل رنیسفورڈ صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل اجنٹ بھوپال کے اوس مکانکو اپنے سامنے کھلوایا اوسمین کوئی چیز بیش قیمت نہین تھی ٹوٹی ہوئی کاٹھ کباڑ کی چیزین اور کچھ شیشہ برتن دیکھا گیا ایک پنکھیا چاندی کی مڈہی ہوئی اور ایک چھوٹی چوکی چاندی کی مڈہی ہوئی نکلی تھی فہرست کا حکم دیا گیا اور اسباب موجودہ بعد فہرست کے پھر مقفل کر دیا گیا بروقت دیکھنے اس مکان کے دو پسر میان یار محمد خان معہ ملازمان علاوہ معتبرین اہل محلہ کے موجود تھے میان یار محمد خان کو حکم دیا گیا تھا کہ جس اسباب کا اونکو دعوے ہو وجہ ثبوت ضابطہ نسبت اپنی ملکیت کے داخل کر کے عدالت سے مال حاصل کرین لیکن میان صاحب نے کوئی کارروائی نہین کی دو سال سے زیادہ جب عرصہ گذرا بمجبوری عدالت نے اشتہار نیلام کا جاری کیا تاکہ مال یا	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
مرزایان سے کوئی تعلق اوسکا نہین ۔ نمبر ۲۵ بالکل بے بنیاد ہے کثیر شہادت سے اوس کی بے اصلی پائی جاتی ہے اور عقل کے بہی خلاف ہے کہ جو مستاجر پچاس روپیہ کا مالگذار ہے وہ بہی پانچ سو دے اور جو دس ہزار کا مالگذار ہے وہ بہی پہر اخراج مستاجری اور تقرر مستاجر کا اختیار نائب وزیر صاحب مال کو نہین ہے پہر نصف ریاست کے مستاجرونکا کل منافع بہی اگر جوڑا جاے جو بحساب دس فیصدی اونکو ملتا ہے وہ ڈیڑہ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا تو تیس لاکھ روپیہ کہان سے دیا گیا ۔ ہم ہر سال دورہ کرتے ہین کہلی عدالت مین روزانہ اجلاس کرتے ہین ۔ کسی نے شور و غوغا رعایا کا نہین سنا نہ تحصیلداران و ناظمان نے سنا نہ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر نے جو ہر سال دورہ فرماتے ہین سنا مگر کان پمفلٹ کے کان تک پہونچ گیا شہادت عہدہ داران مستاجران و مہاجنان کی خلاف پمفلٹ کے ہے ۔ نمبر ۲۶ شہادت ہاے مفصلہ ذیل سے اوسکا جہوٹا ہونا ثابت ہوا ہے منشی محمد مقصود علیخان معین	(۲۵) مرزایان نے باتفاق نائب مال کے رشوت کے لینے کا طریقہ قائم کیا کہ کل مستاجران دیہات ریاست پر اس بات کا دباو ڈالا کہ فی مستاجر پانسو پانسو روپیہ دیوے اور جو نہ دیگا وہ مستاجری سے خارج کیا جاویگا اور گانون اوس سے واگذار کر لیا جاویگا چنانچہ جس مستاجر نے رقم مقررہ دیدی وہ تو بدستور مستاجری پر بحال رہا اور جسنے نہ دی اوس سے دیہات واگذار کر لیے گیے اور وہ مستاجری سے خارج کیا گیا وقتاً فوقتاً جو شخص یہ رقم دیوے وہ مستاجر کر دیا جاتا ہے اسی طرح قریب نصف ریاست کے دیہات واگذار ہو گیے ہین اور اون سے اسامی وار منافع مقررہ وصول ہوتا ہے اس سلسلہ مین قریب تیس لاکھ روپیے کے نائب مال اور مرزایان نے وصول کیا ہے جس سے کہ عام ریاست مین ایک شور غوغا رعایا کی طرف سے برپا ہے اور شنوائی ہونے نہین پاتی ۔ (۲۶) مرزایان نے نائب مال سے ملکر قسط چہارم کے عوض غلہ مقرر کر دیا مستاجران دیہات کو غلہ دینے مین

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
صدر المہام وممبر چہار ناظم صاحبان اضلاع ریاست و مولوی عین الدین و منشی حامد حسین و منشی بشیر الدین و منشی ریواشنکر و منشی سید احمد و حافظ حبیب اللہ خان و مولوی عبد العزیز و سید باقر حسین و مولوی سید اعظم حسین تحصیلداران ریاست بھوپال۔	سراسر نقصان تھا اسلیئے انھون نے مجبوراً فی مانی پیچھے عہ زیادہ دینے منظور کیئے اور وہ زر کسر جو بجائے غلہ دینے کے لیا جاتا ہے تحصیلدار وصول کرتے ہین اور وہ تحصیلدارون کی معرفت مرزایان و نائب مال کو پہونچتا ہے چنانچہ اسکی مقدار قریب چھہ سات لاکھ سالانہ کے ہوتی ہے جس سے غریب وزارت کو بالکل تعلق نہین بلکہ یہ ہی ٹرہٹی یعنی دونون مرزاؤن اور نائب مال کے درمیان تقسیم ہو کر خورد و برد کر لیا جاتا ہے۔
نمبر ۲۷ مثل کے ملاحظے سے ثابت ہوتا ہے کہ گنپت سنگہ ایک مشہور بدمعاش نے جو مختار پرتھی سنگہ ڈکیت کا تھا بر وقت جاری ہونے ایک وارنٹ تحصیل کے جو بمقدمہ تغلب مال امانتی کے تھا مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی سے ناراض ہو کر جھوٹی عرضیان موسومہ وزارت و سرکار عالیہ و صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر و دیگر حکام انگریزی بھیجین اور سپرمین نے منتظم صاحب پولس کو اور مجسٹریٹ ضلع مولوی محمد اسحاق خان کو موقع پر واسطے تحقیقات کے مامور کیا تحصیلدار کو بھی بدل دیا اور	(۲۷) پرگنہ سلوانی کے ستا جبر لالہ پیارے لال کے لڑکے کو مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار ولد مرزا عنایت علی بیگ نے قتل کیا اور اسکے باپ ستا جبر نے بوکالت گنپت سنگہ بمقدمہ قتل رزیڈنٹی و ایجنٹی مین درخواستین گذرانین اسوجہ سے گنپت سنگہ وکیل کو جیلخانہ مین کئی سال کو مقید کر دیا ہے اور پیارے لال والد مقتول کو غلہ گن رقم قیمتی چار ہزار روپیہ کے قریب لیکر اسکو رہا کیا۔ یہ کارروائی صرف اس بنا پر کی گئی۔ کہ انھون نے قتل کے بارے مین کیون استغاثہ کرنا چاہا تھا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
تھانہ دار کو بھی معہ اوسکے محرر کے کیونکہ ان دونوں افسرون مین ہونا مخالفت کا مشہور ہوا تھا۔ اس طریقے سے تحقیقات ہوئی اور وقت تحقیقات کے گنپت سنگھ نے بیان کیا کہ پیارے لال کو تحصیلدار نے لات ماری وہ گر پڑا کوڑے مارے اوسکا تمام بدن سوج گیا تھا اور فوطے سوج گیے تھے وہ اسی مار پیٹ کے سبب سے فوت ہو گیا۔ بروقت تحقیقات سندر لال برادر پیارے لال متوفی نے حلف سے اظہار دیا کہ پیارے لال بعارضہ بخار بیمار تھا اوسی عارضے مین مرا کل شہادت جو پیش ہوئی اُس سے ثابت ہوا کہ پیارے لال جب کچہری تحصیل سے واپس گیا ہی تندرست تھا اور کوئی مار پیٹ تحصیل مین نہین ہوئی جب گنپت سنگھ کی مخبری جھوٹی قرار پائی اور سندر لال برادر پیارے لال متوفے نے کوئی دعوے نہین کیا بلکہ وفات اپنے بھائی کی بیماری بخار سے بیان کی مقدمہ خارج ہو گیا اور محکمہ اجنبٹی مین بھی اوسکی اطلاع دی گئی بعد اُسکے گنپت سنگھ پر مقدمہ ایسی جھوٹھی مخبری الزام قتل	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کا جسکی سزا موت ہی دائر ہوا اور مولوی محمد اسحاق خان ناظم ضلع نے گنپت سنگھ کو دو برس کی قید دی اپیل مین منشی مقصود علیخان اسسٹنٹ سشن جج نے وہ فیصلہ بحال رکھا یہ دونون اوس فہرست کے افسر ہین جنکی ایمانداری پر کاتب پمفلٹ نے بھروسا کیا ہے اور ہمکو ترغیب دی ہی کہ اُنسے مدد لین۔ گنپت سنگھ نے ایک اور مقدمے کی بھی مخبری کی تھی کہ دو سوداگرون کو دلاور حسین ہیڈ می نگار و شجاعت علی بیگ تحصیلدار نے قتل کر کے اونکا مال لاکھون روپیہ کا لے لیا ہی بروقت اظہار کے بیان کیا کہ مین سر راہ جاتا تھا زوجہ دلاور حسین اپنے مکان کے اندر شوہر سے لڑتی اور یہ کہتی تھی کہ سوداگرون کو تو نے قتل کیا ہی مین مخبری کر دونگی مینے یہ بات سُنکر مخبری کی اور تھانے مین رپورٹ لکھائی ثبوت کسی قسم کا نہین دے سکا۔ لہذا مجسٹریٹ نے بمجبوری مقدمہ اوسکا خارج کیا ہمارے اجلاس مین بھی اوسنے ویسے ہی بے سروپا بیانات کیے مگر ایسے بیہودہ	

نمبر تجویز

بیانات کی نسبت جنکی تحقیقات عدالتانہ ہوکر فیصلہ
ہوگیا ہے ہمکو از سر نو تفتیش کی کوئی ضرورت نہین
معلوم ہوئی نسبت غلہ گندم قیمتی چار ہزار روپیہ کے
بھی کوئی ثبوت ہنگام تحقیقات عدالت مین نہین
دیا گیا مولوی سید اعظم حسین تحصیلدار اچھا اور جو سابق
مین تحصیلدار سلوانی بھی رہے ہین اور سید عبد العزیز جعفا
تحصیلدار سابق سلوانی اور دیوان ہمت سنگھ فرزند
راجہ چونٹیا کی شہادت سے بدچلنی گنپت سنگھ کی
بخوبی ثابت ہے اور گنپت سنگھ ناراضی فیصلہ
اسسٹنٹ سشن جج کے اپیل بھی کر سکتا ہے اگر
وہ چاہے۔

نمبر ۲۸ - مین لکھا ہے کہ دس بارہ مقدمات قتل
اسیطرح پر اور ہونگے لیکن نہ کاتب پمفلٹ حاضر ہوا
نہ گنپت سنگھ نے اور مقدمات کا ہمکو نام بتایا کہ
کچھ دریافت کر سکتے اور پمفلٹ کے تمام مقدمات
محولہ جھوٹے اور بے بنیاد پائے گئے اس سبب سے
ہمکو یقین ہوگیا ہے کہ وہ دس بارہ مقدمات بھی

نمبر پمفلٹ

(۲۸) اسی طرح کئی مقدمے قتل کے ہین جوان
مرزاؤن اور انکے ظالم بیٹوں نسے غریب رعایا کے
ہوئے ہین جنکی تعداد دس بارہ سے کم نہین ہے
اور مقدمات زنا بالجبر کی تعداد بھی اس سے کم نہین
ہے اور خاص عورات باعصمت و عفت و
دختران خاندان شریف کا ننگ و ناموس برباد

نمبر تجویز

ایسے ہی خیالی و بے بنیاد ہوگئے۔ شہادت پنڈت
خوشحال داس جوشی کی لائق ملاحظہ ہے۔ درباب
بے عفتی مستورات و دختران شرفاء کے جو ذکر اس
نمبر ۲۸ مین لکھا ہی بالکل جھوٹھا ہی اور ایسا جھوٹھا
الزام بے شرمی سے لگایا گیا ہے جسکے پڑہنے سے
تمام شرفاء بھوپال کو سخت رنج پہونچا ہی مسس
نیبل لیڈی ڈاکٹر مسٹر ڈوی کوک انجنیر ریاست و مہتمم
صفائی شہر میر بخشی حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر
نصرت جنگ سی۔ آئی۔ ای سیٹھہ رام کشن و
سیٹھہ اسولک چند سومت رام بھوکچند چودہری سیٹھہ
رتن لال اعزازی منصف و منشی ریوا شنکر تحصیلدار
و مولانا شیخ محمد عباس منصبدار و منشی عبد القیوم نائب ناظم
منشی سید باقر حسین تحصیلدار و حبیب اللہ خان تحصیلدار
حکیم محمد اشرف خان عرف بندی چھوٹے خان خیر اللہ خان
رسالدار سابق حال پنشندار غلام مہدی خان پنشندار
غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات مولوی سید احسان حسین
منشی عبد العظیم منشی محمد سعد اللہ منشی حافظ عبد الکریم منشی

نمبر پمفلٹ

کرنیکے لیے شہامت خان منتظم جیلخانہ کا گھر قرار دیا ہے
تمام شہر مین اس فحش اور بے شرم کارروائی کا جو
خاندان شریف کی لڑکیون اور عورتون کے ساتھہ کیجاتی
ہے۔ واویلا مچا ہوا ہے اور کوئی اپنی عزت اور
رسوائی کے خوف سے اِن کا دامنگیر نہین ہوتا یہ مسئلہ
نہایت قابل غور اور لایق توجہ کے ہی جس سے
ایک عام فساد اور فتنے کی آگ دلونمین بھڑک رہی ہے

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
سید محمود علی مولوی ظہور علی احمد وکلاء - میر سید محمد یحییٰ قادری میر سید نیاز احمد قادری کی شہادت لایق ملاحظہ ہے	
نمبر ۲۹ - ملاحظہ مثل عبدالرشید خان تحصیلدار سابق سے پایا جاتا ہے کہ اوسکی تحقیقات عدالتانہ ہوئی قاضی صاحب و مفتی صاحب کے فتوی پر عدالتون نے اپنی تجویز لکھی اور بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا مثل بھیجی گئی حضور ممدوحہ نے مطابق فتواے شرعی قتل خطا قرار دیکر عبدالرشید خان کی رہائی کا حکم دیا در حقیقت ایک بھی شہادت مثل مین ایسی نہین ہی جس سے ثابت ہو کہ عبدالرشید خان نے دیدہ و دانستہ چھوٹے† رام کو مار ڈالا مقدمہ کی تحقیقات مولوی محمد اسحاق خان ناظم ضلع و منشی عبد القیوم نائب ناظم بیرسیہ و منشی مقصود علیخان معین صدر المہام نے کی ہی جنکو پمفلٹ نگار نے معتبر قرار دیا ہے نائب وزیر مال یا منشی ایزد بخش کا کوئی تعلق تحقیقات مین نہین ہوا - شہادت ان تینون شخصونکی بحلف قلمبند ہوئی ہے اور نسبت رشوت ستانی کی عبدالرشید خان	(۲۹) انہون نے عبدالرشید خان تحصیلدار راہسین کی معرفت کسی تقریب مین گھی منگوایا تھا - اور جس بنئے سے جسکا نام ناتھو رام ہی گھی لیا گیا تھا - ان مرزاؤن نے کہا کہ اوس سے رسید لیکر بھیجا و جب اوسنے حسب منشا رسید نہ دی اور قیمت طلب کی تحصیلدار نے اصرار کیا کہ قیمت کی ضرورت نہین - رسید بغیر قیمت کے دیدو کیونکہ مرزاؤنکا معاملہ ہے - اسپر اسنے انکار کیا - اور نالش اپنی قیمت پانیکے لیے نظامت مین دائر کر دی - اس نالش کی بعد مرزاؤن نے تحصیلدار کو تحریک کی کہ اسکا قرار واقعی بندوبست کرے جسپر تحصیلدار مذکور نے بید ہٹرک اسکو بندوق سے مار ڈالا - اس اثناء مین وزیر ریاست شملی کو تشریف لیگئے تھے - الغرض تحصیلدار کو مرزاؤن نے اپنی ضمانت پر چھڑوالیا - اور مبلغ چار ہزار پانسو روپیہ تحصیلدار سے بطور رشوت نائب مال و منتظم پولس و

† پمفلٹ مین ناتھو غلط لکھا ہے صحیح نام مقتول کا چھوٹے رام ہے -

نمبر تجویز

تحصیلدار سابق کا بھی اظہار لیا گیا اور میر بخشی صاحب بہادر نصرت جنگ و مولوی احسان حسین وکیل و سیٹھہ داراب جی پارسی و حافظ عبدالکریم وکیل گواہان سے ثابت ہی کہ بالکل جھوٹھا الزام ہی عبدالرشید خان صرف واسطے ضمانت ہونیکے اسقدر روپیہ کہان سے دے سکتا تھا جبکہ وہ بہت مفلس اور نوکر چند روزہ بمشاہرہ للعہ ماہانہ تہا۔

نمبر ۲۰۔ بالکل بے بنیاد ہے منتظم پولس کا کام لایق تعریف ثابت ہوا ہی اور اوسکی جانچ روزانہ ہم خود کرتے ہین نہ تعداد ڈکیتی کی ٹھیک ہے نہ اوسکے حالات کچھ بھی پمفلٹ نگار کو معلوم ہین نہایت مستعدی سے پولس بھوپال نے مقدمات ڈکیتی مین گرفتاری مال و مجرم کی ہے جسکو حکام صیغہ پولیٹکل نے بھی سال بسال تسلیم فرمایا ہی اس کام پر نہ صرف ہماری ہی توجہ خاص رہتی ہی بلکہ حکام صیغہ پولیٹکل کی اور خصوصاً صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کی بیحد توجہ ہی سنہ ۱۸۹۲ء مین بلا شک تعداد ڈکیتی کی یکایک ڈکیتون کے

نمبر پمفلٹ

بابو ایزد بخش کو دلوادیا۔ اور اوسکو رہا کرکے بدستور تحصیل پر بہیجدیا۔ مگر بوقت تشریف لانے وزیر ریاست کے عملۂ وزارت نے اپنی ہوشیاری و بیدار مغزی سے اصل مطلب کو سمجھکر تحصیلدار مذکور کو حراست مین کیا۔ اور تحقیقات مقدمہ شروع ہی مگر چونکہ مرزایان اسمین شامل ہین۔ اسلیے قاتل پر کوئی ایسی دفعہ نہین قایم کیگئی جس سے اسکا قصاص متصور ہو۔

(۲۰) علاوہ ہر قسم کے تغلبات و رشوت ستانی و زنا بالجبر و خون و غصب وغیرہ کی انہون نے ایک بڑا افسانہ عظیم بابت عدم حفظ امن رعایاء ریاست پیدا کر رکہا ہی کہ باتفاق و شراکت منتظم پولس و انسپکٹر سوگیان[۱] و باگریان[۲] و انسپکٹران و تہانہ داران اس سال مین قریب ۹۲ ڈاکہ کے انہون نے جملہ محالات ریاست مین ڈلوا کر رعایا کا لاکہون روپیہ کا مال خورد برد کر گیے اور ان ڈاکون مین بہت سی جانین بھی ضایع ہوئین۔ منتظم پولس جوان کے ہر کام مین شریک اور ہر معاملے مین انکا رازدار ہے۔ اس خیال سے کہ

---

۱ و ۲ یہ اقوام سرقہ پیشہ ہین۔

نمبر تجویز

مجتمع ہوجانے سے بڑہ گئی تھی مگر یہ ترقی ڈکیتی کی نہ
صرف ریاست بھوپال مین ہوگئی تہی بلکہ ریاستہاے
گوالیار و نرسنگہ گڈہ و راج گڈہ وغیرہ و اضلاع سلطنت
انگریزی ہوشنگ آباد و ساگر مین بھی بڑہ گئی تہی اُسکے
انسداد کیواسطے بہت جلد انتظام کیا گیا اور بہرکیف
جہانتک ممکن تہا گرفتاری مجرمان وہان مین کوشش
ہوئی یہانتک کہ عنقریب کل مقدمات برآمد ہوگیے
ملزمون کو سزائین دی گئین عظیم گروہ پتیا و ٹیکا
ڈکیتان کا متفرق کرکے پولس نے گرفتار کرلیا اور
دونون سرغنہ ڈاکوؤن کو سزاے موت دیگئی اُس وقت
سے بخوبی امن قائم ہوگیا ہے۔ پمفلٹ مین جو منتظم
پولس سید بدرالحسن کا دونون کام کرنا ایک وقت
مین یعنی پولس افسری و سشن ججی لکہا ہے غلط ہے
منتظم صاحب موصوف من ابتدای دوم شوال ۱۳۱۰ھ
لغایتہ ۱۴ ذی حجہ ۱۳۱۰ھ جب عہدہ سشن جج
زاید برضرورتاً مقرر کیے گیے تہے کوئی کام منتظمی پولس
کا نہین کرتے تہے بلکہ کام منتظمی پولس کا سپرد سید امراؤ علی

نمبر پمفلٹ

اسکی کارکردگی نمایان ہوا راہ چلتون کو پکڑ کر بلا قصور
بہ اختیار خود سزائین دیدین اور کسیکو دس سال اور
کتنون کو چودہ ۱۴ سال اور بعضونکو حبس دوام کی
قید کی سزا دی جنمین ایک شخص کے پاس بھی
ایک حبہ بھی مال سرقہ کا برآمد نہوا۔ ایسے بیگناہ قریب
ایکسو اشخاص کے ہونگے۔ جب برٹش گورنمنٹ کی
مقرر کردہ افسران محکمہ ٹہگی ڈکیتی نے تحقیقات
کی تو وہ سب لوگ بیگناہ ثابت ہوئے اور خاص
ملزمون نے اونکی عدم شراکت کا اظہار کیا۔ اب
یہ خیال کیا جاوے کہ گورنمنٹ کا وہ انتظام سابق
جو مطابق قانون سرکار انگریزی کے تہا۔ کہان گیا
جو سر لیپل گریفن کیوقت مین بہ اجرای جریدہ دستخطی
نواب محمد عبداللطیف خان بہادر وزیر ریاست
نافذ ہوا تہا۔

اب اُسکے خلاف (جسمین سرکار انگریزی کو لازمی
طور پر دست اندازی و جواب طلب کرنیکا حق لازمی
طور پر ہے) یہ کارروائی منتظم پولس نے اپنی خودسری

نمبر تجویز

کوتوال شہر کے کر دیا گیا تہا بموجب روبکار مورخہ
دوم شوال ۱۳۱۱ھ کے بیگناہ سیکڑون آدمیونکو
سزا دینے کا الزام بہی غلط ہی مقدمات ڈکیتی کی
کل تجویزات عدالت بعد ہمارے ملاحظے کے
محکمۂ اجنٹی مین بہیجی جاتی ہین صرف ایک مقدمہ
لچھمن ہوگیا مین اس بات کا شک ہوا تہا کہ اوسکا
نام بعد گرفتاری دیگر موگیون نے نہین لیا لیکن
بمقابلہ اوسکے اور ثبوت مثل مین موجود ہے اور وہ
جرائم پیشہ بہی ہے بہرحال اگر بعد سزا پاجانے کسی
ملزم کے کوئی دوسری وجہ ثبوت ایسی ملی جس سے
وہ قابل رہائی ٹہیرے تو اوسکے رہا کر دینے مین کسی
عدالت پر الزام نہین آسکتا جسنے پہلی بحالت لاعلمی اوس
وجہ ثبوت کے سزا دی تہی یا اگر عدالت سے کوئی غلطی
ہوجائے جیسی کہ اکثر ہوا کرتی ہے اوسکی اصلاح کیواسطے
اپیل کی عدالتین موجود ہین۔ شہادت منشی سید قدرت علی ناظم
و منشی عبد القیوم نائب ناظم سید احمد تحصیلدار منشی سید
حامد حسین تحصیلدار مولوی عین الدین تحصیلدار مولوی

نمبر پمفلٹ

و خود اختیاری سے کی جو کسی ضابطے سے (خواہ
وہ ریاست کا ہو یا سرکار انگریزی کا) درست
نہین ہے۔ وہ مقدمات جو اس بے ضابطگی
اور خودسری کے ساتہ منتظم پولس نے فیصل
کیے ہین اور جسمین وہ لاکہون کا مال مرزایان کی
شرکت کے ساتہ کہا گیا ہی رزیڈنٹ و پولیٹکل اجنٹ
و خصوصاً محکمۂ ٹہگی و ڈکیتی کے افسران و انسپکٹران
کی غور و توجہ کے لائق ہین۔

نمبر تجویز

سید اعظم حسین تحصیلدار کی بکذب اس دفعہ پمفلٹ کی ہی نمبر ۱۳۱ نسبت رشوت ستانی مہتمم بندوبست کی ہے مگر یہ عہدہ دار ساڑھے چہار سال سے اس ملک مین ہی کوئی نالش رشوت کی اسپر نہین ہوئی نہ کوئی عرضی رشوت ستانی کی اسپر گذری اگرچہ بندوبست کے متعلق بہت چھوٹی چھوٹی باتون کی شکایت مین سیکڑون عرضیان گذرین مہتمم بندوبست نے پرگنات دیوری و جیتہاری و چہپیا تیر مین اضافہ جمع کیا اور پرگنات آشٹہ و جاور مین جمع گھٹادی پرگنہ صدیق گنج مین نسبت بعض مواضع کی اضافہ جمع اور نسبت بعض مواضع کے کمی جمع کی تجویز کی اب ان سب پرگنات سے جمع مجوزہ بندوبست بے وقت وصول ہو رہی ہے لیکن کوئی شخص نہین بیان کرتا کہ مہتمم بندوبست نے رشوت لیکر کچھ کام کیا ہے منشی مقصود علیخان گواہ نمبر ایک و منشی قدرت علی گواہ نمبر ۶ و حبیب اللہ خان نمبر ۱۷ و باقر حسین نمبر ۱۹ و سید احمد نمبر ۲۰ عبد العزیز نمبر ۱۸ حامد حسین نمبر ۲۲ کی شہادت سے ثابت

نمبر پمفلٹ

(۱۳۱) مہتمم بندوبست کی رشوت ستانی کی کوئی انتہا نہین ہے اسکی تنخواہ اقل درجہ کی تین سو روپیہ ہی مگر انتہا سے بڑھکر رشوت لیتا ہے - وزارت پر بھی مخفی نہوگا - اور خصوصاً وہ جائداد جو اوس نے اپنے گھر مین بنائی ہے صاف اس امر کی شہادت دے رہی ہی - تمام ساہوکاران بہوپال کی کہاتے بہی اس امر قبیح کے شاہد ہین غرضکہ صیغۂ بندوبست مین ایک عالم طوفان بے تمیزی اس رشوت خوار نے پیدا کرکے اپنی ذات سے غریب زمینداروں و جاگیردارونکے لیے بیشمار نقصانون اور مصیبتون کا باعث ہوگیا ہے - ایک ادنی سی کارروائی ہے جو اسی سال مین اس مہتمم بندوبست نے مرزایان سے ملکی کی - ایک لاکھ چہتہر ہزار روپیہ صرف زمینداران و مستاجران بریلی و اود پیورہ سے وصول کرلیا جسکا مفصل حساب و کتاب تحویلدار تحصیل بریلی و گویالداس و گوکلداس ساہوکاران کے بہی کہاتہ سے معلوم ہو سکتا

نمبر تجویز

ہے کہ کوئی شکایت نسبت بندوبست اون مقامات
کے نہین ہی جہان بندوبست ختم ہوگیا ہے نسبت
پرگنات اودیپورہ وباڑہی وبریلی وشاگنج کی جہان
کابندوبست درپیش ہے صرف مینڈ ملان آراضی کا
اور ترتیب خسرے کی ہوئی تہی نہ چک بندی ہوئی
تہی نہ ریت بندی جب یہ پمفلٹ چہاپا گیا ہے مولوی
محمد علی ناظم ضلع وبشیر الدین تحصیلدار کی شہادت سے
یہ بات ظاہر ہے پس جبکہ نفع نقصان کاشتکاران
کا مبنی انہین دونون باتون پر ہے توکسطرح ممکن تہا
کہ کاشتکاران کوئی حبہ بہی مہتمم بندوبست یا عملہ بندوبست
کو دیتے اور مستاجران کا تقرر توبعد تکمیل کل کاغذات
کے جب اعلان جمع نکاسی خام کا ہوجاتا ہی خود ہمارے
اجلاس سے کیا جاتا ہے اور منظوری اخیر سرکار عالیہ
سے لیجاتی ہے اوسکا وقت ابتک نہین آیا تو مستاجران
مہتمم بندوبست کو کیون رشوت دیتے یہ سب بیان
مندرجہ پمفلٹ جہوٹہا ہے اور سیٹہہ گوکل داس
گوپال داس کے بہی کہاتون کا حوالہ دیا گیا تہا لہذا ہمنے

نمبر پمفلٹ

ہی اسنے مستاجران پرگنہ ہاے مذکورہ کو پانسو پانسو
روپیہ نذرانہ وزمینداران کو یکصدر روپیہ مالیت کی
زمین پیچہے عہ دینے پر مجبور کیا۔ اور تحصیلداران
کی معرفت بالمشافہ وصول کیا اور مرزایان بہی اسمین
شریک ہین اور دورے مین ساتہ تہے اور اون
غریب زمینداروں کو یہ اطمینان کرایا گیا کہ تمہاری
زمینون کو عمدہ فوائد پہونچانیکے لیے محکمہ کہولا جائیگا
بشیر الدین تحصیلدار شاگنج سے مفصل کیفیت دریافت
ہوسکتی ہے جو اس قسم کی ناجایز وصولی پر راضی
نہوتا تہا روپیہ جمع رکہا گیا تاکہ نائب[1] مال کے آنے پر
تقسیم کیا جاوے اور غریب وزیر کا نام مفت
مین بدنام کیا گیا اور کیا جارہا ہے کہ وہ بہی نصف
کا شریک ہے۔

[1] ان ایام مین نائب مال رخصت پر تہا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
امولک چند منیب کوٹھی مذکور و رام کشن شریک کوٹھی مذکور کے بحلف اظہارات لیے اون سے بھی تردید پمفلٹ کی ہوتی ہے۔	
نمبر ۳۴۲۔ ایک نہایت ہی بیباکی و گستاخی کا جھوٹہا افترا ہی جو بجز اس پمفلٹ کے کسی نے اس ملک بہوپال مین نہ دیکہا نہ سُنا مرزاون کی کیا مجال تھی جو ایسی بے بنیاد بات کبھی زبان پر لا سکتے یہ اوسی قسم کی جہوٹہی روایت واسطے پیدا کرنے افروختگی کے لکھی گئی ہے جیسی وہ روایت ہے کہ بذریعۂ حکیم معز الدین خان افسر الاطبار کے سازش تبدیلی وزارت ایک کمیٹی نے کی تہی جسمین نائب وزیر مال و منتظم پولس و صدر المہام و مرزایان شریک تھے بعد ختم تحقیقات کے جب یہ بات ثابت ہوگی کہ راستی کا نام و نشان بھی اس پمفلٹ مین نہین ہی اور کل واقعات جہوٹھے محض واسطے دشنام دہی کے درج کیگیے ہین صرف نام مقدمات و اشخاص کے اصلی ہین باقی کل باتین خلاف شہادت تحریری مندرجۂ اشلہ کے ہین	(۳۴۲) انہی مرزاؤن نے جب اپنی عزت و توقیر جناب نواب بیگم صاحبہ دام اقبالہ والیہ ریاست کی نظر و عین نہ دیکھی اور کبھی باریابی بھی نصیب نہ ہوئی تو اسپر انہون نے جھوٹھی تہمتین باندہین اور اس جہوٹھے الزام و بہتان کے بانی سباقی و مشہور کرنیوالے بھی یہی تھے کہ والیۂ بہوپال کو محمود نامی پسر فسترن کے ساتھ ناجائز تعلق ہے۔

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	جو نہایت دلیری سے بدین غرض درج کی گئی ہین کہ نام مطبع کا ظاہر نہ کیا جاے گا کاتب کا نام جو درج ہوگا وہ حتی الامکان حاضر نہ کیا جائیگا اور جب تک تحقیقات ہوکر جواب پمفلٹ کا مشتہر نہو بعض ناواقف و ناتجربہ کارون کے خیالات مین تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ ہوسکیگا لہذا یہ کہنا بیجا نہوگا کہ نہایت ہی بدایمانی و بددیانتی سے یہ پمفلٹ لکھا اور شایع کیا گیا ہے ناظرین پمفلٹ جب اس تجویز و شہادت کو ملاحظہ فرمائینگے اور پمفلٹ سے جسکی دفعات فیصلے مین درج ہین مقابلہ کر لینگے تو اون کو اس بات کا بھی یقین ہوجائیگا کہ انتظام ریاست بھوپال کیسا عمدہ ہے کہ باوجود ایسے جوش و خروش و تلاش و کاوش کے جو بغرض بدنامی انتظام ریاست نکتہ چینی سے کی گئی ہے کوئی ایک امر بھی بداندیشان ریاست کو ایسا نہ مل سکا کہ جو پمفلٹ مین درج ہوتا اور سچا قرار پا سکتا کیا ایسے پمفلٹون کے چھاپنے سے حضور ویسراے کی اون اسپیچون کی تردید ہوسکتی

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ہے جنکی نقلین حاشیے پر کیجاتی ہین - پانچ سال سے اس عہد وزارت مین جو ترقیان ہوئی ہین اور جسطرح امن و آسایش سے رعایا نے بسر کی ہے اور جسطرح اور جس آزادی سے کام ہوا ہے رعایا کی تحفظ حقوق و فائدہ رسانی مین کوشش ہوئی ہے جدید کار ہاے رفاہ عام کا اجرا ہوا ہے اور حضور سرکار عالیہ کے افزائش آرام و اعزاز و رضامندی حکام انگریزی بلحوظ رکھکر انجام کار ہوا ہے باعث	

ترجمہ اسپیچ جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و ویسرائے کشور ہند

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء

نواب بیگم صاحبہ - لیڈی صاحبان و جنٹلمین

جو عزت کہ نواب بیگم صاحبہ نے مجھے بخشی اوسکا میرے دلپر نہایت زیادہ اثر ہوا ہے کیونکہ میری نظر مین اس عزت کی اسوجہ سے اور بھی زیادہ وقعت ہی کہ مین یقین کرتا ہون کہ مین ہی پہلا ویسرائے ہون جسکو بھوپال مین نواب بیگم صاحبہ کے مہمان ہونے کی برتری حاصل ہوئی نواب بیگم صاحبہ کی اس عنایت کی اسلیے مین اور بھی زیادہ قدر کرتا ہون کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ ہنوز ایک سخت خانگی غم مین مبتلا ہین اور عالم تنہائی سے باہر آنے مین بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنی طبیعت پر یک گونہ زور دینا پڑا ہوگا - مجھکو یقین کامل تھا کہ مثل اور موقعون کے اس موقع پر بھی نواب بیگم صاحبہ - جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا کی تعظیم کے قول اور فعل سے اظہار کرنے مین جسکو کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ نے ایسے فصیح اور پرجوش الفاظ مین ظاہر فرمایا ہے اپنے ذاتی

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
اشتعال حسد ہوکر یہ نتیجہ پیدا ہونا خلاف قیاس نہین ہوسکتا بلاشک وہ لوگ جو بدخواہ ریاست یا حضور سرکار عالیہ کے ہین اور اپنی مداخلت کے سرکاری انتظام مین خواہان رہا کرتے ہین اور جن بدچلن لوگون کا ہاتھہ بداعمالیون و رشوت ستانیون سے روکا گیا ہے اور جنکو سزائین ملی ہین اونکے بھی گروہ اس ملک مین موجود ہین جیسے دیگر ممالک مین ہین اون سے کوئی تعجب نہین ہوسکتا کہ ازراہ حماقت یا فتنہ انگیزی	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۹) وخانگی رنج وغم کو مانع نہ ہونے دینگی ۔ جس طور سے کہ آج کی شب نواب بیگم صاحبہ نے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کا ذکر فرمایا ہے اسکی اطلاع مین جناب ممدوحہ کی خدمت مین ضرور بالضرور کرونگا ۔

اپنے بارے مین مجھے اس بات سے نہایت زیادہ خوشی حاصل ہوئی کہ خود نواب بیگم صاحبہ کی زبان مبارک سے مینے سنا کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ کے خیال مین جو مختلف معاملات متعلق بہ ریاست بھوپال میرے سامنے پیش ہوے اونمین بیگم صاحبہ ممدوحہ کا لحاظ جیسا چاہیے تھا رکہا گیا ۔ اور مین اس بات کا بیگم صاحبہ موصوفہ سے اقرار کرسکتا ہون کہ جس طور سے بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مجھے اس دلچسپ موقع پر پیش آئی ہین اسکی وجہ سے نواب بیگم صاحبہ کی جو دوستانہ وقعت مجھے ہے اسکا اگر زیادہ ہونا ممکن ہے تو ہوگی رؤساء بھوپال ہمیشہ سے وفاداری ولیاقت انتظامیہ وسخاوت وخیرات مین مشہور رہے ہین ۔ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ نواب بیگم صاحبہ حال نے جو خدمت سرکار انگلشیہ کی ایام غدر مین کی جبکہ اوس خدمت کی ازبس ضرورت تھی ۔ وہ نہ فراموش ہوئی ہے اور نہ ہوسکتی ہے ۔ اور جس خاندان سے ایسے خدمات ظہور مین آئے اوسکی بیگم صاحبہ ممدوحہ ایک لائق

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کینہ کش وبغاوت انگیز خیالات کا اظہار جھوٹھی تدبیرون سے کرین پمفلٹ مین کثیر گواہ وہ لوگ لکھے گیے ہین جو سزایافتہ اور مخروج یا مفرور ہین گنپت سنگھ قیدی کا حال ہینے ضمن مین اوسکے مقدمے کے بہ نمبر ۲۷ لکھا ہی جمال الدین قیدی کو بجرم دفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند مدعی کی دعویداری پر بہ ثبوت اس بات کے کہ اوسنے امراؤ سنگھ مدعی سے ماصک روپیہ جھوٹھہ موٹھہ وکیل سندیافتہ رزیڈنٹی اندور واخذ کی بھوپال	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۰) جانشین ہین۔ بیگم صاحبہ موصوفہ کی کارگذاری وانتظام ریاست سے اون کا ایک عقلمند اور دانا رئیس ہونا ظاہر ہے۔ بیگم صاحبہ موصوفہ نے بہت سے نہایت عمدہ اور مفید کامون مین اپنی فیاضانہ امداد سے اپنی ریاست کی بہبودی کو بہت بڑہایا ہے اور اس حصۂ ہندوستان کی ریلوے کی ترقی مین بیگم صاحبہ نے فیاضی کے ساتھہ مدد دی ہے اور نیز سڑکین بنوائین اور اسپتال تعمیر کرائے اور باشندگان بھوپال کے لیے اچھا پانی بہم پہونچانے کا ایک نہایت عمدہ بندوبست کردیا ہے۔ اور آج ہی نواب بیگم صاحبہ نے اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ کچھ عرصہ ہوا اُسوقت جو بیگم صاحبہ ممدوحہ نے امداد وحفاظت سرکار قیصر ہند کی غرض سے اپنی جنگی فوج کا ایک حصہ سرکار انگریزی کے سپرد کرنیکے بارے مین تحریک کی تھی اوسکی اگر گورنمنٹ عالیہ ہند پسند فرمائے تو اب کارروائی ہوسکتی ہے۔

مین چاہتا ہون کہ حاضرین جلسہ میرے ساتھ نواب بیگم صاحبہ کا جام صحت نوش کرنے اور اس امید کے اظہار کرنے مین شریک ہون کہ جو کچھ رنج وتکلیف نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کو پہونچ چکی ہو وہ کچھ عرصے مین رفع ہوکر فراموش ہوجاوے اور مدت دراز تک

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
وریاست بھوپال بنکر ٹھگ لیا اور ایک دستاویز ہزار روپیہ کی دغابازی سے لکھالی عدالت سشن جج سے قید یکسال شش ماہ کی سزا دی گئی یہ شخص مشہور بدچلن ہے جسکو کرنیل ڈیلی صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ سیہور نے چھاونی سے اخراج کا حکم دیا تہا اور ریاست سے بھی اُسکے اخراج کا حکم ہوچکا تہا مگر وہ دہوکا دیکر بار بار اس ملک مین آجاتا تہا۔ میر نواب ایک قدیم و مشہور بدمعاش ہے جو بار بار مقدمات مین ماخوذ ہوا ہے اور ۲۴ محرم ۱۳۰۸ھ	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱) بیگم صاحبہ موصوفہ کی سلطنت قایم رہے جس سے رعایاے بھوپال کو اسقدر فائدہ پہونچا ہے اور جو گورنمنٹ عالیہ ہند کی امداد اور تحسین کی مستحق ہے۔ حاضرین جلسہ نہایت خوشی کے ساتھ اسمین شریک ہوے۔

ترجمہ اسپیچ حضور والیسراے صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند بموقع دعوت منجانب حضور سرکار عالیہ رئیسہ بھوپال

واقع ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۲ء

جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و لیڈی لینسڈون صاحبہ کے جام صحت کے نوش کرنیکی جو تحریک نواب بیگم صاحبہ مکرمہ رئیسۂ بھوپال نے کی اوس کے جواب مین صاحب ممدوح الشان نے فرمایا۔

لیڈی صاحبان و جنٹلمین۔ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے جن شفقت آمیز الفاظ مین لیڈی لینسڈون صاحبہ و میرے جام صحت کے نوش کرنیکی تحریک کی اوسکا مین پورے طور سے شکریہ ادا نہین کرسکتا ہون اس مرتبہ پھر نواب

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کو اسپر عدالت سشن مین مقدمہ دائر ہوا تھا میر نواب ضمانت پر حاضر عدالت رہتا تھا جب روئداد مسل سے اوسنے سمجھا کہ سزا پاوے گا بھاگ گیا گنپت سنگہ یا جمال الدین یا میر نواب کسی نے نہ امتحان دیا نہ سند وکالت مشروط بہ امتحان ہمارے محکمے سے دی گئی جمال الدین و میر نواب کو مختاری کی بھی اجازت نہین تھی جیسی کہ گنپت سنگہ کو خاص سلوانی مین مختاری کی اجازت تھی قمر علی کو اجازت وکالت کی دی گئی تھی مگر	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۲) بیگم صاحبہ مکرمہ کے مہمان ہونے مین ہمکو بیحد خوشی حاصل ہوئی بارہ مہینے ہوئے اوسوقت جو مہمانداری و مدارات ہماری ریاست بھوپال مین ہوئی اوسکو ہم بھول نہین گئے اور مجھکو یقین ہے کہ جو صاحبان اوس وقت ہمارے ہمراہ تھے وہ بھی نہین بھولے ہونگے جب مین ہندوستا نمین ہون کسی واقعے نے میرے دلپر اس سے زیادہ پکا نقش نہین کیا جیسا کہ اوس موقع پر ہوا جبکہ بہنگام دعوت شاہی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے پُرجوش اور چیدہ الفاظ مین گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کی طرف اپنی جان نثاری اور جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی طرف اپنی وفاداری کا اظہار کیا اوسوقت جو وعدہ مینے کیا تھا اُسکے بموجب نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی تقریر کا پورا منشاء مینے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خدمت مین پیش کیا اور اب مین بخوشی تمام اس امر کا اظہار کر سکتا ہون کہ جو خیالات نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے اُسوقت ظاہر کیے تھے اُنکے سُننے سے جناب ممدوحہ بہت خوش ہوئین اس موقع پر جس مہربانی و عنایت کے ساتھہ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ ہم سے پیش آئین اوسکا مین خاصکر ممنون و مشکور ہون کیونکہ گو جلدی کی حالت مین ہمارا اسوقت ریاست بھوپال مین ہوکر گذرا ہوا اور ہم زیادہ

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
بوجہ ثبوت بدچلنی کے چندروز بعد وہ اجازت مسترد کرلی گئی تھی غلام حسین بوہرہ رشتہ دار قمر علی نے اُسپر دعوی فوجداری مین دائر کیا تہا جسکے خوف سے قمر علی بہاگ گیا اور ابتک روپوش ہے دیوان ٹہاکر پرشاد کو دو مقدمونمین سزا رشوت ستانی و تغلب مال سرکار کی عدالت سے ملی اور الطاف حسین کو چھ مہینے قید کی سزا بجرم رشوت ستانی عدالت سشن جج سے ملی اُسکے بعد وہ اس ملک سے اپنے وطن ضلع فتحپور ہسوا کو چلا گیا	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۳) قیام نہین کرسکتے تہے تاہم جیسے ہی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ آج شب کو ہم یہان ہوکر گذرینگے کہ فوراً نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے اس بابت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ چند ہی منٹ کے لیے ہم یہان ٹھیرین اور نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی مہمانداری کا دوبارہ لطف اُٹھائین نواب بیگم صاحبہ نے اب پہر سر عام اپنی وفاداری کا اظہار فرمایا ہے اور مین بخوشی تمام نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کا یقین دلاتا ہون (حالانکہ اس یقین دلانے کی کچھ ضرورت نہین) کہ ہندوستان کے رئیسونمین ایسا کوئی نہین ہے کہ جسکی وفاداری پر گورنمنٹ عالیہ ہند کو بہ نسبت وفاداری نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے زیادہ تر اعتماد کلی ہو اور جب کبھی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے خیال مین گورنمنٹ عالیہ ہند کی امداد نواب بیگم صاحبہ کے لیے مفید ہوسکے تو اس امداد و تقویت کے پہونچانے مین مجھکو ہمیشہ خوشی ہوگی۔

اب مین حاضرین جلسہ سے استدعا کرتا ہون کہ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے جام صحت کے نوش کرنے مین میرے شریک ہون اور نیز اس خواہش مین کہ نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کی عمر دراز اور ریاست کی بہبودی ہو۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
منشی عبدالعلی خان کے تنزل کی کیفیت جو عہد کرنل وارڈ صاحب بہادر مین ہوئی خود اُنکے اظہار سے ظاہر ہے ایسے گواہون کی بنا پر ثبوت مقدمات مندرج پمفلٹ کا دعویٰ کیا گیا ہے اور راز محکمۂ اجنبی تا حضور سکرٹری آف اسٹیٹ کوئی سماعت کرنیکے قابل کاتب پمفلٹ کی راے مین نہین ہے لہذا پارلیمنٹ سے درخواست اجراے کمیشن کیگئی ہے براہ خباثت پمفلٹ لکھوانے اور چھپوانے والونکا مقصد صرف یہ ہو کہ ایسی خیرخواہ ونیکنام ریاست کو اور حضور سرکار عالیہ کو ناقص کلمات سی یاد کرکے دلی رنج پہونچاوین اور ناواقف وکم عقل افراد رعایا و ناتجربہ کار ملازمان یا باشندگان ملک کو بھڑکاوین مرزایان کا نام اور نائب وزیر مال کا بطور ترجیع بند کے ہر جگہہ لکھا گیا ہے اور بلا سبب دشنام دہی کے ساتھہ مرزایان کا غلط حسب ونسب بھی بیان کیا گیا ہے اوسکی وجہہ بھی یہی ہے کہ کوئی معقول وجہہ نکتہ چینی کی انتظام ریاست مین نہین مل سکی لہذا دونون مرزایان کو جنکا اخراج غلطی سے ایک مرتبہ ہوا تھا	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
مقدمۃ الجیش قرار دیکر اور نائب مال و منتظم پولس کو مصلحتاً شامل کر کے یہ پمفلٹ تیار کیا گیا ہے ہمکو کوئی ضرورت تحقیقات نسب مرزایان کی نہین تہی لہذا ہمنے اوسپر پوری توجہ نہین کی لیکن سلسلۂ شہادت دیگر مطالب ضروری مین بیانات مفصلۂ ذیل سے یہ اکثر ثابت ہو گیا ہے کہ وہ شریف خاندان سے ہین اور اون کی والدہ بھی شریف خاندان کی ہین اون کا اور اُنکے گھر کا چال چلن ایسا ہے کہ اعلیٰ درجے کے شریفون سے اُنکا بدرجۂ مساوات برتاؤ ہے اور یہ امر بھی غلط ہے کہ مرزایان کا اخراج بحکم سر لیپل گریفن صاحب بہادر ہوا تھا بلکہ بحکم کرنل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق بلا لینے کسی شہادت و جوابات مدعا علیہا کے ہوا تھا اور خود کرنل صاحب ہی نے حسب ہدایت ہنوی صاحب بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کے اپنا حکم منسوخ کر کے اجازت واپسی دی تھی جب ہمنے چارج عہدۂ وزارت کا لیا ہے دونون مرزایان شہر بھوپال مین موجود تھے یہ امر بھی صحیح نہین ثابت ہوا کہ مرزایان کے والد سیونی ہردہ	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
سے آئے تھے بلکہ اون کے دادا مرزا ولی بیگ ابتداءً اس ملک بھوپال مین آکر قلعدار ہوشنگ آباد مقرر ہوئے تھے جبکہ ضلع ہوشنگ آباد جزو ریاست بھوپال کا تھا۔ شہادت حکیم محمد اشرف خان عرف بندی چھوٹو خان منشی محمد سعد اللہ وکیل میر بخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ و غلام محبوب خانصاحب مہتمم کارخانجات ریاست و خیر اللہ خان رسالدار و غلام مہدی خان پنشندار و منشی عبد العظیم وکیل و مولوی سید عبد الباقی ساکن بھسوان موئد اس تحریر کی ہے۔ یہ امر بہت کچھ قابل لحاظ ہی کہ پولیٹکل اجنٹ صاحب بہادر ہر سال ملک بھوپال کا دورہ کرتے ہین اور مفصل کی حالتونکو ملاحظہ فرماتے ہین اور اکثر ایام گرما و برشکال مین اُن کا قیام خاص بھوپال مین رہتا ہے۔ اگر رعایا کے پریشان اور مظلوم ہونے کی کچھ بھی اصلیت ہوتی جیسی پمفلٹ مین ظاہر کی گئی ہے تو یہ امر ممکن نہ تھا کہ وہ دورے کی حالت مین اُن کے سامنے	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
فریاد نہ کرتی اور اگر وہ واقعات جو پمفلٹ کے الفاظ مین بیان کیے گیے ہین کچھہ بھی درست ہوتے تو یہ امر محال تھا کہ قیام بہوپال کے زمانے مین کوئی خبر یا کوئی عرضی یا کوئی آواز اُن لوگونکی جنکے معاملات کی خرابی ظاہر کی گئی ہے اون تک نہ پہونچتی۔ یہ کسقدر تعجب کی بات ہے کہ پمفلٹ کے لکھنے والے کو جو اس ملک کا باشندہ نہین ہے اور جسکو کوئی نہین پہچانتا رعایا نے اپنا فریادرس خیال کر لیا اور پولیٹکل اجنٹ صاحب بہادر کے سامنے کبھی یہ شکایتین نہ پیش کین۔ مرزایان کے جبر و اختیار کی نسبت جو کچھہ لکھا گیا ہے وہ اونکی حالت کو دیکھتے کچھہ بھی قابل وثوق نہین ہے نہ اون کو ریاست سے کوئی عہدہ دیا گیا نہ اُنکا کوئی تعلق ریاست کے کسی کام سے ہے۔ وہ صرف پنشن پاتے ہین جو محکمہ مناصب سے اُن کو دیجاتی ہے اور بس۔ اون کا کام صرف اسیقدر ہے کہ سرکار عالیہ کی فیاضی سے خاموشی کے ساتھہ پنشن کھائین اور دعاء دولت مین مصروف رہین۔	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
یہ الزام بالکل غلط ہے کہ سرکار عالیہ کے کانون تک رعایا کی فریاد نہین پہونچ سکتی ہے جس شخص کو کچھ بھی بھوپال کے نظم و نسق سے واقفیت ہی اور جو شخص بہ حیثیت ملازم یا بہ حیثیت رعایا ہونیکے ملک بھوپال مین رہتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ سرکار عالیہ سوا جمعہ کے جو تعطیل عام کا دن ہی ہفتے مین چھ دن برابر خود کام کرتی ہین اور ریاست کے کام کا بڑا حصہ اونکے شاہانہ اختیارات اور احکام کا پابند ہے جن کا حوالہ ہمنے اسی فیصلے مین اکثر موقعون پر دیا ہے۔ وہ تمام عرائض جن پر "ملاحظہ خاص سرکار" کے الفاظ لکھے ہوتے ہین چاہین وہ اعلیٰ شخص کی ہون چاہین ادنے کی۔ بغیر کسی اہلکار کے کھولے ہوے براہ راست سرکار عالیہ کے حضور مین جاتی ہین اور اون کو خود سرکار عالیہ اپنے ہاتھ سے کھولکر خود ہی ملاحظہ کرتی ہین اور بغیر مداخلت کسی دوسرے شخص کے خود ہی اونکی داد رسی کیواسطے احکام صادر فرماتی ہین۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ رعایا کی فریاد اگر وہ واقعی فریادی ہو تو سرکار عالیہ کے حضور تک	

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	نہ پہونچے۔ ہم بہت خوش ہوتے اگر سچائی اور ایمانداری سے انتظامات پر نکتہ چینی کیجاتی جس سے ہمکو موقع کسی اصلاح کا انتظامات مین ملتا لیکن اس بیہودہ پمفلٹ سے صرف ہمارا ہی وقت ضائع نہین ہوا بلکہ اُن سب صاحبون کا بھی جنکے پاس بغرض ملاحظہ بھیجا گیا۔ چونکہ مین نے تحقیقات اس مقدمہ کی بحکم حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کی ہے اور خود سرکار عالیہ نے تصدیق اظہارات اپنے دربار مین بھی کی ہے اور کوئی مقدمہ کسی شخص پر ثابت نہین ہوا جسکی سپردگی واسطے تحقیقات کے بمقابلہ کسی مدعا علیہ کے ضرور ہو لہذا کل مسل مقدمہ معہ اس تجویز کے بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا بغرض صدور حکم مناسب بھیجی جاوے۔ دستخط۔ سید محمد امتیاز علی خانصاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال مورخہ ۲۳۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

نقل حکم ہرہائینس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا رئیس
دلاور اعظم طبقۂ اعلاء ستارۂ ہند و رئیسہ بھوپال دامت سلطنتہا ثبتہ ناصیہ تجویز
وزیر صاحب بہادر ریاست مرقوم ہشتم رجب ۱۳۱۱ ہجری

حکم ہوا کہ

یہ تجویز مع مثل نزدیک وزیر صاحب بہادر ریاست بھوپال کے بھیجی جاوے کہ آپنے مقدمہ متعلقہ
پمفلٹ کی تحقیق کرلی اور گواہان موجودہ بھوپال کی میرے روبرو بھی تصدیق کرادی اب آپ بھی
اسکو چھپوا دین فقط مورخہ ہشتم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۱ ہجری۔

بقلم عبدالرشید

العبد
جوگل کشور

دستخط ۔ منشی حکیم الدین میر منشی